

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226222

UNIVERSAL
LIBRARY

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ

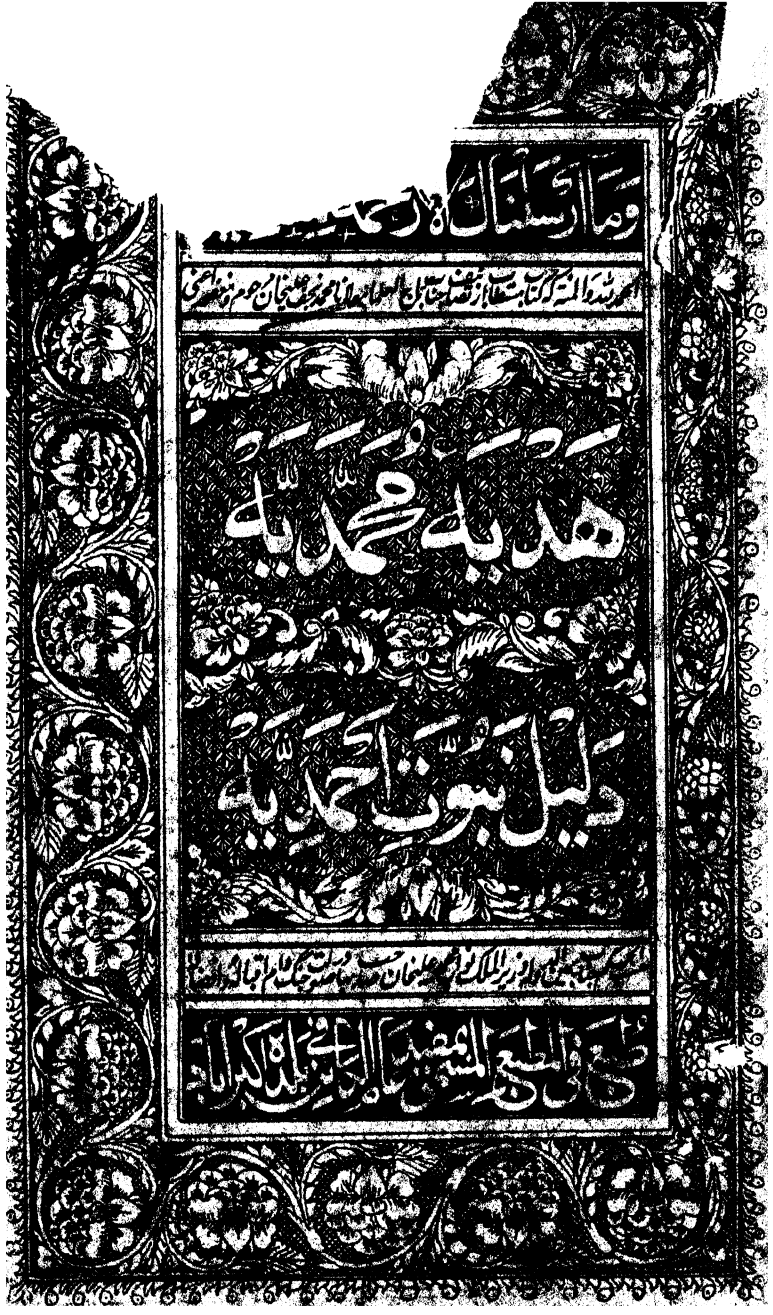
أَمْرًا إِلَّا أَنْزَلْنَا مَعَهُ كِتَابًا يَتْلُوهُ عَلَيْهِمْ قَوْلًا مَعْرُوفًا

هَدَيْنَاهُ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا
وَمَا نُرِيدُ بِالنَّبِيِّينَ إِلَّا الْإِسْلَامَ
وَمَا نُرِيدُ بِالنَّبِيِّينَ إِلَّا الْإِسْلَامَ

كَلِمَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَعَلَّ النَّاسَ يَرْجِعُونَ
وَمَا نُرِيدُ بِالنَّبِيِّينَ إِلَّا الْإِسْلَامَ

وَمَا نُرِيدُ بِالنَّبِيِّينَ إِلَّا الْإِسْلَامَ

وَمَا نُرِيدُ بِالنَّبِيِّينَ إِلَّا الْإِسْلَامَ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي انزل كتابه هدى للناس وحجة منه على من انكر وهو اول
التبيان واخر البرهان وارسل رسوله محمد المصطفى وجعله خاتم الانبياء سيد
المسلمين ليظهر دينه الاسلام على كل الاديان وعهد زمان بثقة المباركة ابدك
الابنة اشرف الانهال صلى الله تعالى عليه وعلى آله واصحابه اجمعين وسلم ما
تداول الملوان اما بعد فقد امرني من الطاعة حكمة فلاح واتجار مرة نجاح واللام
انجاح وكيف لا وهو الامير الكبير ابن الامير ابن الامير المحظي بالخط الخبير للشيد كما ان السلام
والمشيد بضمح الايمان اس الامراء عين الاعيان المرزوقصبا السبق في مضى سرائر التخلي بالفضائل
افرس الفرسان في ميدان احراز مكارم الشماثل الصاعد مصاعدا الاقبال التمام
معاشر الجاه والاجلال امير السلام والمسلمين رئيس المومنين النواب المستطاب
عين الدولة وزير الملك نواب محمد عليخان بهادرسهولت جنك ادام الله تعالى
اقباله وزير اجلاله الرئيس لرياسة داسر السلام محمد اباد المعروف بتونك اللهم
اعده ما ينفعه في الآخرة والاولى وهب له ما يرحوه ويتمني آمين يا ارحم الراحمين

بِحرمه سيدنا محمد سيد الكا ولين واخرين صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه جميعين
الى يوم الدين بان اترجم الرسالة الاتيقته بالعبارة العربية الرشيفة المسماة بالدليل
على اثبات نبوة نبينا محمدا المصطفى صلى الله تعالى عليه وسلم بعد عيسى على نبينا وعليه
السلام للفاضل الكامل الجبر اللوذعي والتجريك المعنى السيد السندي محمد ابراهيم
بن الحسين الحسن الحسيني رحمة الله تعالى عليه بالعبارة الفارسية وتلوها
بالعبارة الهندية المشهورة في ديارها الهند ليعم فادتها ويشيع نفعها واجتهدوا
اعادتها فانتمت بأمره العالی والعت لحكمة المتعالی فحدرت تحت العبارة العربية للتر
المذكورة الترجمة الفارسية ثم الترجمة الهندية المشهورة وارجومس الله تعالى
قبولها وفي محض الاستحسان وصولها وسميتها بالهندية المحمديّة دليل النبوة
لاحمدية على صاحبها الصلوة والسلام وانا المترجم العبد الضعيف القليل بضاعة
والقعيد استطاعة على اسمي اما المتداول بلسان العوام نجف على المخاطب من
حضرة النواب المنولة بالشان بتاج العلماء محمد نجف عليخان اللهم امه ذبوني وستر
عيوبى واجعل ترجمتي تلك ذرية كحصول املى ووسيلة لاستحسان عملى وانت
ارحم الراحمين ما لك يوم الدين اللهم امين ترجمه فارسى ستايش هامر خداوندى
را كه از فراز پهران سپهر فرود آورده نامه خودش برهنه دون سر سر مردم زاد و بر راست پوشان
نا سپاس بهترين فرودوش بر كاشا و اين رساله نامه پالوده ترين گفتارست نهان راز باير كاشا و
پايان ترين رهبر باست سوي فرگاهش راه ما فرستاد مهين برگزیده خودش محمد مصطفی صلی الله علیه
وسلم و برگزیدش بپايان رسان زنجيره پیغمبری در فرازیدش پايه سر و سروری بر مهين پيران
خودش در رهبری و برگزیده پیغمبری فرستادش را نجسته ترين بنگام و بهترين زبان ستوده
ترين درود و پاک ترين زنديش فرستاد بر آن سرور فروهيده نشان فرازين درود و نجسته
زندش بر آن فرازين فرگاه پاک نژاد و بر آل پاکيزه زاد و ياران با دين و داد او جا و يدان باو
سپس فرامم داد سروری که فرمان بردنش سر ما يه دست و سر بفرزانش نهادن دست ما يه گي
به بود و چه سان نمود از بهر آنکه او سروری ست فرازين پايه فرود سروری و ولاي گسری بهر که

عنه العرف

بہرہ برتری استواری و مہندہ کاخ اسلام فرازندہ آسمانہ فرازش ایمان سرفرازان گستران دیدہ
 مہین سروران فراہم کن پیشی و برافرازی بر فرزندیدگان بفرہیدہ خود باد بر فرازندہ از والاد
 پسچان داوری بر کشامی و والائی ماسر فرازندہ محبتہ آئین اسلام باد بر فرازندہ بہرچہ کہ
 فرازش پایہ را در خور بزد سزاوار فرہیدہ گفتار بر سزیدہ کردارہش بار فرازین پایگاہ یزدان پرست
 خدا گاہ ہمایون آئین مہین ترین پیغمبر و گزین ترین و خشور اورا سرمایہ استواری چون مہر در نشان
 بدیش گستری و نوازش پروری در فروغ باری سرور با گوہر نواب مستطاب مین الدرد و وزیر الملک
 نواب محمد علیخان بہادر صولت جنگ سرور داوری کاشانہ محمد آباد عرف ٹونک کہ شش جاویدن
 و خش بار دفرہ فراز ترش فرازی آشکار باد کہ شکر رسالہ مجتہ برس و عمارت و گفتار خوبی نمود ایوہ بدیل
 اشبات نبوت نبینا محمد بن المعطفہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام در بندگزارش کشیدہ
 و بنگارش در آورده و انشومندی نہان راز با دریا بہ مہین فرازندہ بافرہ و فرتاب نازش دانش
 گستران آئین اسلام فرازش پڑوہ و خشور پند شریعت حضرت خیر الانام علیہ التھیجہ و السلام اسید السند
 محمد ابراہیم بن احسن الحنفی رح علیہ را پای جچی کہ لہری زبانش ترجمہ گویند و گانہ گزارش کشاید
 نخستین لغاری زبان شہور سپس در زیر چین عبارت بحاورہ این ہنگام کہ بزبان اردو شہرتی داند
 و مردم روزگار با این داگوہ زبان کشایند بہ تخریر در آرم و این ترجمہ باسان ترین برگزارش و کوتاہ
 ترین گفتار بنگارم کہ سوش ہمہ را فرسدا از انجا کہ فرانش را سودی ہمہ عیان دیدم خود را با ہمہ کین
 یاگی برین کار بر کشیدم و این ترجمہ را ہدیہ محمدیہ دلیل نبوت احمدی نام بردم اینک از یزدان والا خود
 کہ این سچ مرا مزد بخشد کہ در دو گیتی ام سو دیار آید و از بزرہ مندی بدو رم کشیدہ بہرچہ در فرازین
 جہانم بکار آید از انش فرماید و نگارندہ پای جیم را علی نام است و نجف علی بزرگان اقتادہ عوام پرن
 سرور والا گوہر مہر خوانی کہ خطاب باشد پایہ من بر فراخت و من کترین پایہ را بتاج العلماء محمد
 نجف علیخان نامور ساخت سپاس نوازش این فرازین فرگاہ نیارم بر گزارد پاک یزدان ش فرمازین
 پایہ فرازندہ تر از پایہ کہ دارد بر فرازش آراد تراج ترجمہ ہندی ساری تقریفین مین واسطہ
 ایسے خداوند تعالیٰ جلشانہ کے کہ جس نے کہی پاک آسمانی کتاب عوش سے نازل کی واسطہ سبب دیدن
 کے کہ اوس سے سید ہارستہ پادین اور اس مقدس کتاب آخری کو حجت قرار دیا تاکہ منکر آدمی

رسولوں اور وحی خداوندی کے نہ پونچنے کا عذر بعد اسکے زبان پر نہ لایا اور یہہہ برگزیدہ کتا
اولین صاف بیان ہے اور آخرین حجت و برہان اور بھیجا اوس نے اپنے برگزیدہ رسول محمد مصطفیٰ
کو اور بنایا او کو سید المرسلین خاتم الانبیاء تاکہ غالب کرے سب دینوں پر اپنا پاک تر اور برگزیدہ
دین اور شاہ سے سب بیڑے آئینوں کو یہ سید ہی آئین اور مبارک تر اور بہتر بنایا ایسے سید المرسلین
کے زمانہ نبوت کو اور دائمی اور ظاہر تر معجزہ سے روشن کر دیا او کی نبوت اور رسالت کو پاک
درود اور مبارک سلام اون پر اور او کو آل اطہار اور اصحاب انبیاء پر سہون پر جب تک آسمان اور
زمین قائم ہے پاک درود اور پاکیزہ سلام کا نزول اون پر دائم ہے آئین بعد اسکے عرض ہے کہ
ان دنوں مامور فرمایا ایسے عالیجناب معلی القاب نے جنکی اطاعت فرمان سود اور بے سود کی قبول
اور او کی فرمان بری حصول مرادات کی دلیل ہے یعنی ہمارے خداوند نعمت و اقبال باشوکت و
اجلال مخر خاندان والامحی افتخار و دو دمان و نامحی راس الامراء رئیس الکبراء ملاذ الفضلاء کف الصلوات
امیر ابن الامیر ابن الامیر ناصر عدیم النیل عالم عدیم النظیر رئیس المسلمین امیر المؤمنین حضرت نواب
ستباب عالیجناب عین الاعیان عین الدولہ وزیر الملک نواب محمد علی خان بہادر صولت جنگلی
ریاست دارالاسلام محمد آباد عرف نونک دام اقبالہم وزاد اجلاہم نے جنکی محاسن اور مناقب اور
فضائل و کمالات آفتاب سے زیادہ مشہور اور اطرائ اور اقطار ممالک میں کمال شہرت کے ساتھ
مشہر ہیں مجھ خاکسار فلیل البغیاعہ نجف علی نام کو کہ ترجمہ کروں ایک رسالہ کو جسکا مضمون حسنات و
کی حاصل ہو نیکیا موجب اور بہ طرح کی سپاس کا سزاوار ہے اور اسکی عبارت فصاحت اور بلاغت
اور طرز مناظرہ کی تعلیم کو واسطے ایک داناسعلم اور بہترین آموزگار ہے اور نام اس مبارک سالہ
کا دلیل اثبات نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد نبوت حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام
ہے اور یہ مختصر رسالہ مفید علم الاکلام ہے تصنیف کیا اوسکو والابناب فاضل کامل عالم عامل اللہ
انعام الفضل السید السند محمد ابراہیم بن الحسین الحسینی رحمۃ اللہ علیہ نے نظر میں مجھ کہترین
صحیح نیز فی حسب ارشاد ترجمہ کیا اس عربی رسالہ کا اس روش پر کہ عبارت عربیہ کے تحت میں فارسی
ترجمہ اور فارسی عبارت کے نیچے اردو زبان میں ترجمہ لکھا جس سے ہر شخص فائدہ حاصل کرے
عموما اور اہل اسلام باب ایان خصوصاً اور ثواب اسکا عائد ہو طر بہار سے عالیجناب نواب

مستطاب دام اقبالہم کے جو آمر و معین ہیں اس کام کی اور بہ تبعیت جناب مدوح
 کے اس خاکسار مترجم کو برکت اس سال مبارک کلام کی نصیب ہوا اللہ آمین بجزمت حضرت
 خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین و انت ارحم الراحمین اور
 اس ترجمہ کا نام ہدیہ محمدیہ و لیل نبوت احمدیہ بعون اللہ المستعان المنان
 ذی الجود والاحسان ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على من اصبغناه بالرسالة خصوصاً
 نبينا محمد خاتم الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين فارسی یعنی ہشتاد و
 بہر خداوند تعالیٰ پروردگار جانیان و درود و سلام برہر کسی کہ بگزید ایزد تعالیٰ اور ابتر تا گوی
 از سوی خودش مراد از آن سر سر مسلمان خصوصاً پیغمبر یا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین و برآں حضرت
 واصحاب آن سرور و مگنان آرد و سب تعریفین لائق ہیں خداوند تعالیٰ پروردگار عالم کو
 اور درود اور سلام او پر اونکے کہ جنہوں کو قبول فرمایا اور برگزیدہ کیا خداوند تعالیٰ جانشان
 نے خصوصاً او پر ہمارے نبی ختم کرنے والے سب نبیوں اور رسولوں کے حضرت محمد مصطفیٰ اور
 او پر اونکی آل اور اصحاب کے سہوں پر عزمی فقد سألنی بعض اصحاب النصارى ان
 اذکر له ما اعتمد علیہ من الدلیل علی نبوة نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد
 المسیم علی نبینا وعلیہ السلام فارسی یعنی ہر آئینہ سوال کرد از من عالمی از علماء نصاری
 کہ ذکر کنم مرورا آنچه کہ اعتماد داشته باشتم بر آن از زبان بر نبوت نبی ما حضرت محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بعد از مسیح علی نبینا وعلیہ السلام آرد و پس ہر آئینہ سوال کیا مجھے ایک عالم نے
 نظر نیونکے عالموں میں کہ میں ذکر کروں اوس کی واسطے وہ دلیل کہ جس پر میں اعتماد کرتا ہوں لایا
 میں سے او پر نبی ہونے ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مسیح علی نبینا وعلیہ السلام کے
 عزمی فاجبت ان احمر له ذلک عسی ان ینفعہ او ینفع عیدہ من الطالین وانکان
 عندہ جواب فبالکفر برسیدہ عن المنازعة والقیل والقال فانہا من دایا الجہال فارسی
 یعنی ہنس دوست داشتتم انیکہ بنویسم از ہر او این را شاید کہ سود دہد اور یا جز اور از طالبان

و اگر بوده باشد نزدیک او جوابی پس نوشتن آن جواب و ارستہ می ماند از پر خاش مزاج و از قبل
 و قال یعنی گفتار ہرزہ کہ آن خود شیوہ در ہر روش جاہلانست اُردو و پس میں نے قبول کیا کہ میں
 لکھو نگار لطفے اسکے شاید کفر و کفر کو مانع دلو اسکے سو کسی دوسرے کو چاہئے والونین سے اور اگر
 اسکے پاس کوئی جواب ہو تو اسکے لکھنے سے بچ سکتا ہے جگہ سے اور قبل و قال سے جو طریقہ
 جاہلوں کا ہے **عربی** واللہ یمدی من یشاء الی صراط مستقیم وجعلہ وایا نامن
 المنصفین وعن التقليد والجماع محضین **فارسی** و خدای تعالیٰ راہ نمی نماید ہر کرا
 میجو اہد سوی راہ راست و بکند اور او مارا از اہل انصاف و از جملہ اعراض کنندگان از تقلید
 یعنی پیروم شکر کسی را بی دلیل و ازین رہروش رو بر تابندگان اُردو و اور اللہ تعالیٰ
 بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے سید ہا راستہ اور بناوے اسکو یعنی عالم نصرانی طالب دلیل کو اور
 ہر کومو منصفونین سے اور تقلید یعنی بی دلیل پیروی کرنے اور جھگڑا کرنے سے منہ پیرنے والون
 میں سے **عربی** فاقول وبہ نستعین ان ثبوت النبوة لا یجمن لغير النبی الا باظہار
 المبرجۃ وہی عبارتہ عن الامر الخارق للعادة المطابق للدعوی المقرون بالتحدی
فارسی پس مسکوم در حالی کہ از و تعالیٰ یادری می پڑو ہم کہ ہر آئینہ ثابت شدن نبوت
 بہر غیر نبی ممکن نیست مگر با شکارا کردن معجزہ و آن یعنی معجزہ عبارتست از کاری خارق عادت
 یعنی خلوات عادت مردم زاد و آن خارق مطابق بود بدعوی مقرون بود بتحدی یعنی مجادلہ
 و معارضہ فقط مترجم گوید پیمانہ ناماناد کہ قید مطابقت بالدعوی واقع ان بالتحدی از بہر اخرج
 از باص است یعنی خارق عادت کی از پیغمبری پیش از دعوی پیغمبری بطور در آمد و نیز است از
 از کرامت اولیا و آئینگانکہ در کتب مبسوطہ بالفضل بر کشادہ اند اُردو و پس میں کہتا ہوں
 اور اللہ سے مرد چاہتے ہیں ہم کہ بیشک ثابت ہونا نبوت کا واسطے غیر نبی کے ممکن نہیں بدو
 ظاہر کرنے معجزہ کے اور وہ یعنی معجزہ عبارت ہے ایک کام خلوات عادت سے جو مطابق ہوسکتا
 دعوی کے اور مقرون ہوسکتا ہے تحدی اور معارضہ کے یعنی مدعی نبوت کا کہنا منکر و نبوت
 اور رسالت کو کہ اگر تکو اس میں شک ہو تو مثل اسکے تم بھی لاؤ **عربی** ولیس یصح التعریف و بیانہ
 بمطوب ضا و لکن لا یظہر المطلوب الا باظہار امور ثلثۃ الاول ان یعلم ان خارق

لکھ
 خودی حجاز
 کرون پیر
 خاندن صوم
 مارا نصیر
 مارا آئین

العادة الذی یتبنی علیہ المعجزة لا یختص بفن دون فن ولا بشیء دون شیء بل کل
 ما لا یقدر علیہ الا انسان بما هو انسان فهو خارق للعادة فارسی یعنی تصحیح
 تعریف معجزہ و بیان آن این جا مطلوب نیست ولیکن مطلوب ظاہر نہیں و مگر یہ ہویدا کر دین سے
 کا نہ امور نخستین این کہ دانستہ شود کہ ہر آئینہ خارق عادی کہ بر آن معجزہ مبتنی و اساس نہادہ
 میگردد مختص نمی باشد بے فنی بغیر فنی دیگر نہ بیک چیز بدون چیز دیگر بلکہ ہرچہ کہ انسان بحیثیت
 انسانیت خود بر آن قدرت و توانش نداشته باشد ہانت خارق عادت اُردو و اور معجزہ
 کی تعریف کی تصحیح اور بیان یعنی فائدہ قید مطابق دعویٰ اور مقرون بالتحدی کا بیان اس جگہ
 مطلوب نہیں لیکن مطلب ظاہر نہیں ہوتا اگر تین باتوں کے ظاہر کرنے سے پہلی بات تو یہ ہے
 کہ جانا جاوے کہ ہر آئینہ خارق عادت یعنی خلاف عادت جس پر معجزہ مبنی ہوتا ہے خاص نہیں ہوتا
 ساتھ ایک فن خاص کے نہ دوسرے کے اور نہ ساتھ ایک چیز کے نہ دوسری چیز کے بلکہ جو کام کہ
 اوپر انسان اس حیثیت سے کہ وہ انسان ہے قدرت نہ رکھتا ہو وہ ہی خارق عادت ہر عربی
 فلواتی بصنعة او حرفة او صوت او کتابة او غیر ہا ماکلا یقدر علیہ غیرہ فہو خارق
 للعادة فارسی پس اگر بیارو کہ دایمی صنعت یا حرفتہ یا آواز یا کتابت یا جران از آنچه کہ بر آن قدرت
 نداشته باشد غیر آن آرنہ پس آنت خارق عادت اُردو و پس اگر لاوے کوئی صفت یا حرفتہ
 یا کوئی آواز یا کتابت یعنی انشا یا سوا اسکے ایسا کام جس پر قدرت نہ رکھتا ہو سوا اسکے دوسرے آدمی
 پس وہ ہے خارق عادت عربی ثم ان کان مقرونا بالتحدی فهو المعجزة والا فلکلمتہ فارسی
 یعنی اگر آن خارق بالتحدی مقرون ہو دانستہ معجزہ ورنہ یعنی اگر بالتحدی مقرون نباشد پس آن
 کرامت ست معجزہ نیست اُردو و پھر وہ خارق عادت اگر مقرون بالتحدی ہو یعنی مجاہد اور حاضر
 اور مقابلہ میں ظہور کرے پس وہ ہے معجزہ اور نہیں تو یعنی اگر مقرون بالتحدی نہ ہو تو وہ ہے
 کرامت عربی و اما قلنا بعد مخصصا صہا بشیء اذ کادلیل علی التخصیص و معہ کان
 الذی صحیح محکا فارسی یعنی جہاں نیست کہ قائل شدید مخصوص ہونہ معجزہ پچہری خاص از ہر
 آنکہ دلیل بر تخصیص قائم نیست و بادلیل ترجیح محال بود مترجم گوید ملاویش آنکہ اگر بر تخصیص معجزہ بیک
 چیز خاص مجوز انقلاب عصا بصورت ثعبان و حیہ و لیلی قائم کنیم و گوئیم کہ خارق عادت ہمہ نسبت

کہ دیگر یہی جز آن مدعی نبوت بر آن قدرت ندارد درین صورت اگر استدلی دیگر احیاء است را بر
 تخصیص معجزہ بر بہین خارق عادت دلیلی بیارد و استدلی دیگر بر تخصیص آن در بہین معجزیت برانی
 دیگر قائم کند و علی ہذا القیاس استدلالات دیگر پس بغیر اہمی دلائل واجتماع استدلالات ترجیح یک
 دلیل بر دلیل دیگر محال بود و اگر یک دلیل برابر دلیل دیگر بلا ترجیح برگزینند بر ادب نبوت دعوی تخصیص
 معجزہ در بہین صورت خاص و از دلیل مثبت تخصیص معجزہ بصورت دیگر انکار کنند ترجیح بلا مرجح لازم
 آید و آن خود خلاف عقل است پس ناچار ہمہ دلائل را بتساوی پایہ بر شمرده تخصیص را از میان بردارند
 و بہین است مطلوب یعنی این کہ در خارق بودن تخصیص را مدخلی و اختصاص را عملی نیست خرق
 عادت من حیث الخرقیۃ عامست باز بستہ بامری و منحصر بر کاری نمی باشد اورد و اور اسکے سوا نہیں
 کہ ہم نے کہا خاص نہوں ساتھ کسی چیز کے اس واسطے کہ خاص ہونے کی کوئی دلیل نہیں اور اگر دلیل
 کے ساتھ ہو تو ترجیح محال مترجم کتاب ہے کہ محال ہونے ترجیح اور فوقیت ایک دلیل کی اور دلیل دوسرے
 کے تشریح اور تفصیل یہ ہے کہ اگر کسی خاص طریق سے خارق عادت کے صادر ہونے کو معجزہ کہیں
 نہ دوسرے طریق سے مثلاً نصاریٰ اگر اندہی کے سوا نکھارنے کو یا مردہ کے زندہ کرنے کو خاص معجزہ
 جانین اور دوسرے طریق سے خارق عادت کے ظہور کو معجزہ نہ سمجھیں اور یہ شخص جو ایک ہی طریق
 خاص سے صادر ہونے خارق عادت کو معجزہ سمجھتا ہے اور دوسرے طریق سے صادر ہونے کو معجزہ نہیں
 مانتا اپنے اس شخص کے دعویٰ پر دلیل لاوے اور پھر دوسرا شخص دوسرے طریق خاص سے سمجھنے
 والا معجزہ کا ایک اور دلیل لاوے اور دونوں دلیلین برابر ہوں پس در صورت برابری کے
 ترجیح محال اور بدون ترجیح کے ان دونوں دلیلوں میں سے ایک کو راجح اور نائق سمجھا اور دوسرے
 کو مرجح کہنا خلاف عقل پس در صورت مساوی اور برابر ہونے دلیلوں کے تخصیص باطل ہو اور
 مدعا یعنی تمہیم ثابت ہو اس بیان سے کہ معجزہ کا ظہور کسی خاص امر اور خاص طریق پر وابستہ اور منحصر
 نہیں ہوتا عمومی و ایضاً ندی اختلاف معجزات الانبیاء علیہم السلام بحیث بختم بعدم
 الاختصاص ولا شترک الجمع فی افادۃ المطلوب الی غیر ذلک فارسی یعنی وزیر می بنیم
 مختلف بودن معجزات انبیا علیہم السلام بر وشیکہ یقین می کنیم بخاص نبودن وزیر بسبب مشترک
 بودن سراسر معجزات در افادہ مطلوب الخیر ازین مترجم گوید مثلاً کہ غو و نصاریٰ بہ نبوت موسیٰ

و نیز بر سالت مسیح علی نبینا وعلیہم السلام قائل و معترف اند با وجودیکہ از موسی علیہ السلام انقلاب عصا
 بصورت حیمہ و ثعبان و انفلاق بحر و جزآن آیات تسعة بطور رسید و از عیسی علیہ السلام یکے ہم
 ازین معجزات بہ پیدائی نمکشید و همچنین از مسیح علیہ السلام احبابیت و شفاء اکمہ و ابرص و ہمین
 نشان دیگر معجزات ہویدا شدند کہ از موسی علیہ السلام ہویدائی کیکی ہم ازین خوارق عادت پیدا
 نشد پس اگر خوارق عادت کیکی را بحیال اختصاص خوارق در ہمین صور خاصہ معتبر انکارند و
 خوارق عادت دیگر کیکی کہ غیر خوارق اول باشند از پایہ اعتبار ساقط شمارند پس باید کہ بہ نبوت
 یکی ازین دو معترف نشوند نظر با اختصاص خوارق در صور خاصہ کہ تسلیم کنند و آنچه کہ ازین صور مخصوص
 بیرون بود خوارق عادت نشدند چہ نماز نبی ندانند و اگر ہر دوگونہ خوارق عادت را
 معجزات اعتبار کنند عدم اختصاص خوارق در صور خاصہ ناگزیر لازم آید و ہمین است مطلوب و اگر
 ہمین صورت ہائے مختصہ را کہ از حضرت موسی و عیسی علیہما السلام ہویدائی رسیدند خوارق عادت
 حساب کنند و از خوارق دیگر کہ بصورت دیگر خلاف صور تہامی مذکورہ ہویدا شدند انکار و رزند
 محض لغت و جہل بود کہ باوصف وجود خارق عادت در صورت دیگر ہم آن خارق را خارق ندانستن
 نشان دہد از نادانی منکر و آشکارا کند لغت و راست پوشی او و قولہ والا شترک الجمع تا آخرہ علیہ
 است دیگر یعنی ہر گاہ مطلوب یعنی صدق دعوی از ہر صورت حاصل شدن می تواند تخصیص ناچہ بود
 و اختصاص را چہ کار آورد و اور نیز ہم دیکتہ ہن مختلف اور جداگانہ طور سے پیدا ہونا انبیاء
 علیہم السلام کے معجزات کا ایسا کہ یقین کرتی ہے عقل خاص نہونیکی اور سوا اسکے سبب مشترک ہوئے
 سب معجزوں کے مطلب کے فائدہ دینے میں اور سوا اسکے یعنی جب ساری خوارق عادتوں سے
 نبی ہونا مدعی نبوت کا سمجھا جاتا ہو تو تخصیص کی حاجت کیا ہے مترجم کہتا ہے کہ مثلاً مسیحی عالم کہے کہ
 صرف مہرے کا زندہ کرنا یا اندھ کو سوا نکھانا اور مہر و ص کو چنگا کرنا اور اسطرح دوسرے
 معجزے جو حضرت مسیح علیہ السلام سے صادر ہوئے معجزے ہیں اور دوسری قسم کے خوارق عادت
 معجزے نہیں تو لازم آتا ہے کہ لکڑی کو سانپ بنانا یا دوسرے معجزے کہ حضرت موسی سے واقع
 ہوئے اور حضرت مسیح سے اونکا ظہور نہیں ہوا و سے معجزے نہیں ہیں اس صورت میں موسی
 علیہ السلام سچوں کے نزدیک نبی نہوئے اور حال یہ کہ یہ لوگ یعنی سچی مذہب والے موسی کی

نبوت کے صحیح قائل ہیں اور توریت کو آسمانی مقدس کتاب مانتے ہیں اور اس کتاب کے مندرجات کو سوامی اور نکمی کامون کے جنگی تکمیل کے بابت حضرت مسیح نے ترمیم فرمائی واجب العمل جانتے ہیں بموجب حکم اپنی انجیل کے پس اس تقریر سے معجزہ کی تفصیص ساتھ ایک فن خاص یا بطریق خاص کے باطل ہوئی اور تعمیم ثابت ہوئی عربی و لسانی ان حصول العلم بلکہ معجزہ انما یقتضون وجہین احدہما کون الشخص من اهل تلك الصنعة والحرفة لکونہ ساحراً من السحرة بالنسبة الی ما صمد مر عن موسی علیہ السلام من المعجزات او کونہ طبیباً الاطباء بالنسبة الی غالب ما صمد مر عن عیسی علیہ السلام او کونہ عالماً بفضن الموسیقی بالنسبة الی ما صمد مر عن داؤد علیہ السلام فارسی یعنی دیوی از آن سہ امور است کہ ہر آئینہ حاصل شدن علم معجزہ بودن آن خارق عادت بد و وجہ تصور میشود یکی ازین بودن کسی از اہل آن صنعت و حرت پتھر بودنش جادوگری از جادوگران بہ نسبت آنچه کہ از موسی علیہ السلام از معجزات ظاہر شدہ یا بودنش طبیبی از جملہ طبیبان نسبت نال معجزات عیسی علیہ السلام یا بودنش دانا و ماہر بعلم موسیقی و لغتہ سرای بہ نسبت آنچه کہ صادر شد از داؤد علیہ السلام و بہین سان مترجم گوید مرادش اہست کہ چین ماہران ہر گاہ مدعی رسالت را بنگرند کہ کاری از قبیل صنعت و حرفتہ آمان بکار آورد کسی دیگر از اہل آن صنعت و خودشان ہم از آوردن مثل آن زبوانان و ناتوانان بہتند این کار اورا معجزہ دانند امانا گاہان آن صنعت و جاہلان آن حرفتہ باین گاہ پی بردن نتوانند آر و یعنی دور امر اورن تینون امر و نین سے جسے مطلب ظاہر ہوتا ہے یہ ہے کہ معجزہ کو معجزہ جاننا سوا اسکے نہیں کہ دو وجہوں سے تصور ہوتا ہے ایک تو اس جانتے والیکہ ماہر اور عالم ہونا اور صنعت اور حرت سے جسکی جنس سے وہ معجزہ گمان کیا جاتا ہو جیسے ساحر ہونا بہ نسبت اورن معجزون کے جو موسی علیہ السلام سے صادر ہوے یا طبیب ہونا بہ نسبت غالب معجزون حضرت مسیح کے یا راگ کے فن کا ماہر اور عالم ہونا بہ نسبت اورن معجزہ کے جو صادر ہوا حضرت داؤد علیہ السلام مترجم کہتا ہے کہ کسی معجزہ کا دیکھنے والا جب تک عالم نہوگا تو وہ قادر نہوگا اس صنعت اور حرفتہ کے عالمون کا ایسے کام پر جو نبی سے صادر ہوا کیونکہ سچا گوار جب ایسا نہ سمجھتا تو ایسے کام عجیب کو معجزہ کیونکہ تصور کر گیا عربی و تانیما ان یعلم ذلک باتفاق

اهل الفریقہ لا اذ المرین الشخص سحرًا فقد حصل له العلم باتفاق السحره یكون ذلك
 مما لا یمکن ان یحصل یفن السحر فان جعل العصا حبة انما یعلم کونہ معجزۃ لا سحرًا اما السحرۃ
 فلعلہم بالسحر واما لغيرہم فلا قرأ السحرۃ بحیث ینعم وعلامة نواطوعہم علی الکذب
 انه لیس من فن السحر والا فتم قطع النظر عنہما کیف یمکن الفرق بینہما اذ الجاہل بالسحر
 یحتمل کون کل معجزۃ سحرًا اذ احکان من جنس التفریق فی الصور وکذا الجاہل بالطب
 یحتمل کون کل معجزۃ طبًا اذ اکانت من فن القصر فی الابدان ویکذا فلوقای بالسماء الی
 الارض اورفع الارض الی السماء فلا یرفع عنہما هذا الاحتمال عند الجاہل بالفن
 فارسی یعنی دومی آن دانستہ شدن آن خارق مادوت است باتفاق اہل فن مثلاً اگر شخصی
 خود سحر نمود پس اورا حاصل میشود علم بالمعجزیت بسبب متفق شدن ساحران براینکہ این کار از آ
 قبیل است کہ ممکن نبود حصول آن یفن سحر پس عصا را یعنی ساختن ہر آئینہ معجزہ بودن وسحر نمودن
 دانستہ میگردد و ساحران را بسبب علم آنان بسحر وغیر سحر از بسبب اقرار کردن ساحران باین کہ
 اینکار از فن سحر نیست بروشیکہ عادتہ متع بود ساز و ارتفق بودن آن بگمان بر کذب ورنہ
 با قطع نظر ازین دو طریق یعنی کیے بسبب علم خود دانستن ودومی باقرار ماہران این فن شناسا این
 د عالم شدن بود چگونہ ممکن بود فرق کردن درین دو یعنی معجزہ را از اجاد و جدا دانستن زیرا کہ ناگاہ
 از فن سحر محمول خواہد کرد ہر معجزہ را بر سحر ہر گاہ آن معجزہ از قبیل دیگرگون کردن صورتها خواہد بود
 وچنین نادان فن طب ہر معجزہ را محمول خواہد کرد بر طب ہر گاہ خواہد بود آن معجزہ از قبیل تصرن
 کردن در بدن او ہمین سان پس اگر بیار د یعنی صاحب معجزہ آسمان را سوی زمین ویا بر فراز
 برو زمین رانا آسمان دور خواہد شد ازین دو یعنی از سحر و طب این احتمال نزدیک جاہل فن آرد
 اور دوسر امر معجزہ پہچاننے کا یہ ہے کہ ایسی غلات عادت عجیب کام کو معجزہ جان لین ماوس فن
 کی جس فن کی جنس سے وہ معجزہ صادر ہوا ہو عالمون اور ماہرون کے اقرار کرنے اور بالاتفاق کہنے
 سے کہ یہ کام بیشک معجزہ ہے کسی صفت اور حرفہ سے نہیں مثلاً جب کوئی شخص خود سحر نہ تو
 او سکو یہ جاننا حاصل ہوگا ساحرون کے اتفاق کرنے سے کہ ایسا کام سحر کے فن سے ممکن نہیں
 پس بالتحقیق عصا کا سانپ بنجانا معجزہ سمجھا جاوگا اور سحر بنانا جانیگا ساحرون کو تو اپنے عالم اور ماہر

ہونے کے فن سحر سے اور غیر ساحر و نکو اترار کرنے سے ساحر و ن کے اس امر پر کہ یہ عجیب کام سحر
 نہیں اس واسطے کہ عادتہ متع ہے ایک چوٹی بات پر متفق ہو جانا ایک گروہ کثیر کا یعنی سلیم عقل
 اس بات کو تسلیم نہیں کرتی اور جب ان دونوں کاموں سے قطع نظر کریں یعنی ان دونوں فنوں
 میں سے ایک کو بھی نہ مانیں تو سحر اور معجزہ میں فرق کرنا ممکن نہوگا اس واسطے کہ جو شخص سحر کے
 فن سے ناواقف ہوگا وہ تو ہر معجزہ کو سحر ہی سمجھ لے گا جب وہ معجزہ متغیر اور تبدیل ہو جائے صورتوں
 کے جنس اور قبیل سے ہوگا اور ایسے ہی علم طب کا بخانے والا ہر معجزہ کا طب ہی سے ہونا امکان
 کر گیا جب وہ معجزہ ہوگا جس تصرف فی الابدان سے یعنی تصرف کرنا بدو نہیں جیسے چنگا کرنا مجذوم کا
 یا شفا دینا تب زدہ کا یا زندہ کرنا مردہ کا اور ایسے ہی اور سحر ہے اگر صاحب معجزہ آسمان کو
 زمین پر لے آوے یا زمین کو آسمان تک اوٹھالے جو اسے تو اس فن کے جاہل اور ناواقف سے
 یہ گمان ہرگز دور نہوگا عوامی فہم اذا کان الشخص ساحراً وطیباً مثلاً فقد حصل
 له العلم بكون ما اتى به معجزه لا سحر ولا طباً بل كلفه ومشقة وكذا اذا اجتمع عليه
 جمع من السحرة والاطباء بحيث لا يحتلوا طوهم على الخطأ واقرب والده بذلك نقده
 حصل له العلم ايضاً فارسی یعنی ہر گاہ آن شخص خود مثلاً ساحر یا طبیب خواہد بود حاصل
 خواہد شد اور ابلا کلفت و بی شقت علم بمعجزہ بودن و سحر و طب بودن امریکہ بیار د آرزو می معجزہ
 و همین سان ہر گاہ مجتمع و متفق شود گروہی از ساحران و طبیبان بر و شکیہ محتمل نبود اتفاق کردن
 آنان بر خطا و اقرار کنند آنان باین سحر و طب بودن و معجزہ بودن آن کاریں حاصل خواہد شد
 اور یعنی جاہل زنا آگاہ را نیز علم آرد و یعنی بان اگر وہ شخص خود ساحر یا طبیب ہو مثلاً تو بے شقت
 اور بے کلفت جان لیگا کہ یہ کام جو مدعی رسالت لایا ہے معجزہ ہے سحر یا طب نہیں اور اس طرح
 جب اس قدر ساحر کہ جبکا متفق ہو جائے ناخطا بر احتمال نہ کرے ہوا متفق ہو جائے یعنی متفق الکلم
 سب ایک ہی بات کہیں اور اترار کریں کہ یہ کام سحر اور طب سے نہیں بلکہ معجزہ ہے تو اس
 صورت میں بھی ناواقفوں کو علم حاصل ہوگا اور معجزہ کے معجزہ ہونے پر عوامی و لیس
 الطریق الاول باقوی من الثانی فی افادۃ العالم بل لك منهما جهة قوة لبست اللغز
 اذ الاول من حيث كونه ناشياً من اتفاق جميع كثير و جمع غفیر لا يحتل اتفاقهم

علی الخطا تکون اقوی من الاول و علم غیر السحرۃ و الاطباء بنسبتہما من قبیل الثانی
 فارسی طریق اول یعنی معجزہ راز سحر و طب جہاد استن ماہران فن قوی تر نیست در افادہ
 علم از طریق دویمین یعنی پی بردن غیر ماہران باعجاز آن کار بسبب دریافتن اتفاق ماہران
 برین کہ اینکار از سحر و طب نیست ہمانا معجزہ است بلکہ ہر یکے رازین و دوطریق جیسے از قوت است
 کہ آن جہت قوت دیگر طریق را نیست زیرا کہ طریق اول بسبب دانستہ شدن بیواسطہ دیگری
 قوی تر است از طریق دویمین کہ بواسطہ اتفاق ماہران علم آن حاصل شود و دویمین از جہت
 حاصل شدن این علم بسبب متفق و مجتمع شدن جمیع کثیر و جم غفیر کہ متفق شدن آنان بر خطا
 ندارد پس این دویمین اقوی بود از اول و علم غیر ساحر و غیر طبیبان بہ نبوت آن دو یعنی حضرت
 موسی و عیسی علیہم السلام از قبیل ثانی است مترجم گوید زیرا کہ ہر گاہ کا ملان فن سحر بالاتفاق و باجماع
 اقرار نمودند کہ با ساختن عصا و ہمین سان آیات دیگر کہ از موسی علیہ السلام نپہور در آمدند از قبیل
 سحر نیستند و ہمچنین جمیع کثیر از ماہران فن طب زبان کشادند کہ احیاءیت از باب علم طب نیست پس
 اینک نا آگاہان فن سحر و نا واقفان فن طب را علم بالمعجزہ از اقرار ساحران و طبیبان حاصل شود
 اُردو و پہلا طریق یعنی اوس صنعت اور حرفہ کے ماہر اور عالم کا معجزہ کو معجزہ جاننا قوی تر نہیں
 دوسرے طریق سے یعنی ماہران فن کے متفق الکلمہ کہ دینے سے بلکہ ہر ایک کو ان دونوں طریقوں
 میں سے ایک طرح کی قوت کی جہت حاصل ہے جو دوسرے طریق کو وہ جہت حاصل نہیں اسلئے
 کہ اول قوی تر ہوگا دوسرے بسبب حاصل ہونے اوکے علم کے بدون واسطہ غیر کے اور دوسرا
 قوی تر ہوگا پہلے سے بسبب حاصل ہونے اس علم کے ایک بڑی جماعت اور کثیر گروہ کے متفق ہونے
 کہنے اور اقرار کرنے سے جنکا خطا پر متفق ہو جانا احتمال نہیں رکھتا پس یہ دوسرا اس جہت سے
 زیادہ قوی ہوگا اس پہلے سے پس غیر ساحرون اور غیر طبیبوں کا واقف اور عالم ہونا واقف ہونے
 یعنی حضرت موسی اور عیسی کی نبوت سے دوسرے طریق سے ہوگا یعنی اس بنا پر کہ یہ گروہ کثیر
 بالاتفاق اقرار کرتے ہیں کہ یہ کام معجزہ ہے سحر یا طب سے نہیں اور ایسے گروہ کثیر کا خطا پر ہونا
 محتمل نہیں عربی فانالما علمنا اجمالا اتفاق السحرۃ و الاطباء علی ان ماکصدہما عنہما
 لیس لسحر ولا بطب فجز منا بنبوئہما ولو لا هذا العلم اجمالا لا حملتا کوئہما ساحرا و

طیباً لکما احتملنا بنبوہما فارسی یعنی ہر آئینہ ہر گاہ دانستیم اجلاً مستغن شدن ساحران و طیبان
 بریکہ ہر چہ صادر شد از ان دو یعنی موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام جادو و وطب نیست پس یقین کر دیم
 بر نبوت آن ہر دو و اگر این علم اجملی مارائی بود ہر آئینہ احتمال میکردیم ساحر و طیبیب بودن آن
 ہر دو و آنچنانکہ احتمال میداشتیم ما یہ نبوت آن ہر دو مترجم گوید کہ درین صورت یعنی دو صورت سادی و جزو
 احتمال نبوت آنان و ساحری و طبابت آنان در پائید احتمال تساوی داشتی اقرار بالنبوۃ و جزو
 بآن صورت نمی بست چہ مارا میرسد زبان کشادہ باین کہ عالم بالبحر و ماہر بالطب نیستیم و سخن ماران
 و اتفاق علمار آن فن را با ورنہی داریم درین صورت سبیل تصدیق چہ سان پدید آمدی آرو و
 پس ہمینے جب جان لیا شفق ہو جاناساحرون اور طیبینو کا اس بات پر کہ جو کام صادر ہوئے ان
 دونوں سے وہ سحر اور طب سے نہیں یعنی عصا کا سانپ بنجانا حضرت موسیٰ سے سحر کے فن سے
 نہیں بلکہ معجزہ ہے اور برص والے کو فی الفور چمکا کر ناعیسی کا طب سے نہیں بلکہ معجزہ ہے پس ہمینے
 یقین کی اون دونوں کی پیغمبری اور جو ایسا علم اجملی ہو تو ہوتا تو ہوگا احتمال ہوتا اونکے ساحر اور
 طیبیب ہونے کا جیسے کہ احتمال ہوتا اونکے پیغمبری ہونیکا مترجم کہتا ہے کہ جب دونوں احتمال برابر ہوئے
 تو اونکی پیغمبری اور رسالت بالیقین اور بالجزم معلوم نہوتی ہم ان دونوں احتمالوں میں ڈالوں
 ڈروں اور مذہب رہتے کہی تو کہتے کہ یہ سانپ بنجانا عصا کا حضرت موسیٰ سے بسبب سحر کے ہے اور
 چمکا کر ناعیسی علیہ السلام کا برص والے کو اور سو آنکھا کرنا اندھی کا طب سے ہے اور کہی کہتے کہ
 شاید معجزہ ہے درنصورت انکی نبوت ہمارے نزدیک یقینی اور جزئی نہوتی محولی فلو کہ ان
 آمن السحرة موسیٰ علیہ السلام اولاً بعد ملاحظۃ البينات عنده فلا تتم حجة الله تعالى
 على فرعون ولا يستحق العذاب لافي الدنيا ولا في الآخرة بانكسر ما جاء به موسى عليه
 السلام لاحتمال السحر في نظر الا لكن لما آمن السحرة به ولا فغدا ذلك قد تم حجة
 الله تعالى عليه اذ لا يجتلي العقل كون اتفا قهم على الاقرار بالمعجزة من باب الاتفاق
 على الخطاء فاستحق العقاب في الدارين لذلك فارسی یعنی اگر نمی بود ایان آردن
 ساحران بر موسیٰ علیہ السلام پس از دیدن معجزات ظاہرہ از آن علیہ السلام ہمانا نامی شد صحبت
 الہی جلشانہ بر فرعون و استحق عذاب دنیا و آخرت نجی گشت بانکار کردن آنچه کہ موسیٰ علیہ السلام

آورد یعنی معجزات باہرہ بنمود بسبب احتمال محدود شدن این معجزات در نظر فرعون و لیکن ہر گاہ کہ
 ساحران اول ایمان آوردند موسی علیہ السلام پس این وقت ہر آئینہ نام شد حجت آبی جلالت بر فرعون
 از ہر آئینہ کہ احتمال نیکند عقل متفق بودن آن ہنگی ساحران بر اقرار کردن معجزہ از قبیل اتفاق کردن
 آنان بر خطا پس ستمی شد فرعون عذاب دارین را از بہرین اردو پس اگر ساحر لوگ اول
 بعد دیکھنے ایسے ظاہر نشانوں اور معجزوں حضرت موسی علیہ السلام کے اونپر ایمان نہ لانے تو خدا
 تعالیٰ کی حجت فرعون پر پوری ہوئی اور وہ دنیا اور آخرت میں عذاب کا مستحق ہوتا بلکہ کما
 کرنے اپنے کے اون کاموں سے جو موسی علیہ السلام لانے بسبب محتمل ہونے سحر کے اوسکی نظریں
 لیکن جب ساحر ایمان لانے موسی علیہ السلام پر اول تو اس وقت پوری ہوئی اللہ تعالیٰ کی
 حجت فرعون پر اس واسطے کہ احتمال نہیں رکھتا تھا اون سبکا متفق ہو جانا خطا پر معجزہ کے اقرار
 کرنے میں اس واسطے فرعون دونوں جہانین عذاب کا مستحق ہوا عوالمی والتائت ان یعلم
 ان عاذاۃ اللہ تعالیٰ کم یحرف فی اظہار المعجزۃ علی ایدی الانبیاء بالاکتفاء علی القسم
 الاول والا فقد وجب علی الانبیاء الاتیان بالمعجزۃ ککل احد من جنس فنہ و حرفة
 فلا تثبت نبوة موسی تبارک المعجزات الا للسمیۃ ولا نبوة عیسیٰ بہ الا لاطباء اذا
 کان مبعوثین علی غیرہما من اصناف الخلق فلا بد لہما من الاتیان بالمعجزۃ ککل ذی
 فن من جنس فنہ و لیس کک فقد علم ان اللہ تعالیٰ التفی فی استبانۃ معجزۃ الانبیاء
 بما یحصل العلم بہ سواء کان بدون الواسطۃ او بواسطۃ العالمین بہ لعدم الفرقۃ
 بینہما فیما هو المقصد من البقۃ و هو العلم لیکون فاعلہ نبیاً لا متنبیاً و ما جاء بہ
 معجزۃ لا صنعة ولا حرفة ولا شاک ان علم الغلب بالمعجزۃ انما هو من القسم الثانی
 فارسی سومین امر از سہ گانہ امور کہ ظاہر نیشو و مطلب گر باظہار آن این است کہ دانستہ شود
 کہ ہر آئینہ عادت اللہ جاری نشدہ در ظاہر کردن معجزات بر دستہاے انبیاء بکفایت کردن بر قسم
 اول یعنی صرف دانستن ساحران معجزہ موسی پر اکہ بر صورت ما را ساختن عصا بود و دانستن طبیبان
 معجزہ عیسی علیہ السلام را بزندہ کردن مردہ ورنہ یعنی اگر برہین اکتفا رفتی پس ہر آئینہ واجب
 یشد بر انبیاء علیہم السلام آوردن معجزہ بر ہر گروہی از جنس فن آن و حرفت آن مترجم گوید

مثلاً برآنگران معجزه آنبگری و بیغنیان و سر و در سایر آن معجزه فن موسیقی و بر اهل انشاء و شعر
 غوامض فن بلاغت و دیگر فنون متعلقه آن و همین سان بطوائف اهل فنون که لا تعد و لا تحصی اند
 پس ثابت نمی شد نبوت موسی علیه السلام مگر بر ساحران و نیز ثابت نیشد نبوت عیسی علیه السلام مگر بر
 طیبیان و هر گاه این هر دو علیهما السلام مبعوث بودند بر غیر آن دو یعنی ساحران و طیبیان نیز
 از اصناف خلق الله پس ناگزیری میبود این هر دو را آوردن معجزات بر هر صاحب فن از جنس
 فن او و چنین نیست یعنی این هر دو علیهما السلام معجزات از سر اصناف و حزن نیاورده اند
 پس دانسته شد که هر آئینه این دو تعلقه آن کفاز نمود در هر دو یکا کردن معجزه انبیا علیهم السلام بر آن
 وجه که حاصل شود آن علم بالمعجزات بر ابرست که آن علم بدون واسطه بود یعنی همچو دانستن خود
 ساحران و طیبیان چنین انجازه را بجزوات خود بآبی و ساطت دیگری یا بواسطت دانندگان آن
 یعنی بسبب متفق الکلمه بیان کردن مثلاً ساحران و طیبیان که این کار از قبیل سحر و طب نبوده
 است بلکه معجزه است بسبب فرق نبودن در میان این هر دو یعنی علم بلا واسطه و علم بالواسطه
 در آنچه که مقصود و مطلوب بود از بعثت انبیا علیهم السلام و آن علم بود بر نبی بودن آن معجزه
 آورنده و تبیینی نابودن او یعنی دعوی نبوت بدروغ کننده نبودن آن معجزه تا معجزه بودن
 آن نماید شده و صنعت و حرفت بنفون آن کار و خشک نیست که علم اغلب بالمعجزه از قسم ثانی
 می باشد یعنی با تکرار و اعتراف کردن کمالان نمی که معجزه از قبیل آن فن گمان برده شود باینکه معجزه
 است حرفت و صنعت نیست مترجم گوید که راز در اغلبیت طریق ثانی یعنی حصول علم بالا معجزات نشینند
 از زبان جم غفیر که بسبب صهارت خودشان در صنعتی و حرفتی که چنین معجزه از جنس آن گمان
 کرده شود بر راست بودن معجزه پی برده و بصدق آن تصدیق کرده باشند انیست که حضور همه
 کسان از مبعوث علیهم در مجلس ظهور معجزه و شواہل محال پس غیر حاضرین را علمی که حاصل میشود نشینند
 از زبان حاضرین ما برین این فن بهره میگرد و و معنداً بعد القراض قرون و انقضای دیور
 نو آمدگان عرصه هستی را علم بالمشاهده محال صرف علم بالسمع که از جم غفیر حاصل شده باشد
 مورد تصدیق میگردد آرد و یعنی تیسر امر جنس سے مطلب ظاہر ہو جاوے یہ ہے کہ جانا جاوے
 کہ ہر آئینہ عادت آہی جلشانہ جاری نہیں ہونی معجزوں کے ظاہر کرنے میں جو پیغمبروں کے ہاتھ

سے ظاہر ہوتے ہیں اور پر کافی ہونے کے قسم اول پر یعنی اوس صنعت اور حرفت کے جاننے پر علم اور تصدیق معجزہ کا منحصہ ہونا نہ دوسری قسم یعنی ماہرون کے اقرار سے جان لینے پر اور زمین تو ہر آئینہ واجب ہوتا اور پر نبیوں کے معجزوں کا دکھانا ہر ایک گروہ کو اور فن والوں میں سے کہ جن جنس سے وہ معجزے گمان کیے جاتے مثلاً لوہار و نکو معجزہ لوہاری کا اور سناروں کو معجزہ سناریکا اور موسیقی جاننے والوں کو معجزہ موسیقی کا اور اسی طرح ہر قسم کے فن اور ہنر والوں کو جدا جدا معجزہ دکھایا جاتا اور صنعتیں اور حرفی اور ہنریشمار میں پس اس سبب سے دکھانا اور دکھانے دشوار بلکہ محال در نہ صورت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت ثابت نہوتی مگر ساحر و سحر اور عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت مگر طیبیوں پر اور جبکہ وہ دونوں مبعوث ہوئے تھے طرف غیر ان دونوں کے ہی یعنی موسیٰ علیہ السلام مبعوث تھے طرف ساحر و ان غیر ساحر و ان کے اور عیسیٰ علیہ السلام طرف طیبیوں اور غیر طیبیوں کے مختلف مخلوق میں سے تو اس صورت میں یا تو ایسی دشوار بلکہ محال کام کرنے اور نکو واجب ہوتے یا نبوت اونکی ناتمام رہتی اور ایسا نہیں ہو یعنی ہر ہنر اور صنعت اور حرفت کی جنس سے جو دنیا میں ہیں معجزے نہیں دکھلائے پس بیشک جانا گیا کہ ہر آئینہ اللہ تعالیٰ نے ظاہر ہو جانے معجزوں انبیاء علیہم السلام میں اسی امر پر کفایت کی جس سے علم اور تصدیق محال ہو جائے در باب معجزہ ہونے اوس خارق عادت کے جو مدعی نبوت ظاہر کرے برابر ہے کہ نبوت واسطہ کے ہو یعنی اوس فن کے ماہر کو خود معلوم ہو جانا کہ یہ کام اس فن کا نہیں بلکہ معجزہ ہے یا بالواسطہ ہو یعنی اوس فن کے عالموں کے اقرار کرنے اور سفوق الکلمہ کہہ دینے سے کہ یہ کام صنعت اور حرفت سے نہیں بیشک معجزہ ہے کہ واسطہ کہ ان دونوں طریقوں یعنی بے واسطہ معلوم ہو جانے یا بالواسطہ دریافت ہونے میں کچھ فرق نہیں در باب حاصل ہونے اوس کام کے جو مقصود ہوتا ہے بشت انبیاء علیہم السلام سے یعنی اوس معجزہ کے فاعل کا نبی معلوم ہو جانا نہ مستثنیٰ یعنی جو ماہر و نبی کہ نبی الا نبوت کا کچھ شعبہ سے منتر دکھا کر اور یہہ جانشا کہ جو کام پیشخص نبوت کا مدعی لایا ہے معجزہ ہے حرفت اور صنعت نہیں اور بیشک نہیں کہ اغلب علم بالمعجزہ اسی دوسری قسم سے متعلق ہوتا ہے یعنی ماہرون اوس فن کے بالاتفاق اقرار کرنے سے کہ یہ کام معجزہ ہے مترجم کتاب ہے کہ اغلب ہوناس دوسرے طرف کا ہے سبب ہوتا ہے کہ جب اوس نبی کا زمانہ گذر جاتا ہے اور اوس زمانہ کے لوگوں

میں سے جنہوں نے بسبب مہارت اور اپنے علم کے اوس معجزہ کا معجزہ ہونا جان لیا ہو جو کچھ باقی رہتا ہے
 ہیں تو ان پھیلوں کو ان ہی اگلوں سے یہ علم اور تصدیق حاصل ہوتی ہے بلکہ خود نبی کے
 زمانہ میں بروقت ظہور معجزے کے سارے آدمی حکمی طور پر وہ نبی سمعوت ہوتا ہے مجلس معجزین
 موجود نہیں ہوتے پس بالفرض دیگر حاضرین کو ان ہی حاضرین کے بیان اور اقرار سے معجزوں
 کی تصدیق حاصل ہوتی ہے جس سے اوس نبی پر ایمان لاتے ہیں ومنہ بظہرانہ بینہی ان تکون
 معجزہ کل نبی من جنس ما هو الشائم المتعارف فی امثال تلك الاثر مان مکاھو الواقع
 علی ما قبل فجعل معجزہ موسیٰ علیہ السلام من جنس ما یجتمعت کونہ سحرًا فاعلمت السحر
 وشیاء فہ فی زمانہ اذ الفرق بین تلك المعجزات و بین السحر انما یجتمعت للسحر لئلا یفہم
 بالسحر وللغیر تصدیق ہو اداء العلماء فقد تم حجة الله علی الناس جميعًا العالم من ہم
 والجاهل بخلاف الاول لیکن فی السحر شائعا فی زمانہ فلا یجتمعت من تلك العلم بكونها
 معجزہ تکون سحرًا احدی حتی تثبت نبوة ومثله یقال بالنسبة الی معجزات عیسیٰ علیہ السلام
 ولو عکس الامر فجعل معجزات موسیٰ علیہ السلام لعیسیٰ ومعجزات عیسیٰ لموسیٰ فلا
 ینفعہما فی زمانہما ولا یکن لهما اثبات نبوتہما بہا علی احد من الناس بحیث یخبر
 بہا فی الواقع ونفس الامر فلا یتیم حجة الله علی احد فارسی یعنی وازان ہو یدریشود کہ
 سزاوارست بودن معجزہ ہر نبی از جنس انچه کہ شائع و متعارف بود در حیثان اوقات انچنانکہ واقع شد
 پس گردانیدہ شد معجزہ موسیٰ علیہ السلام از جنس انچه کہ احتمال داشت سحر و جادو بودن آن بسبب غالب
 و شائع بودن فن سحر در زمان موسیٰ از بہر آنکہ فرق در میانہ معجزات و در میانہ سحر جز این نیست کہ
 ہو یدریشود در سحر از بسبب عالم بودن آنان بسحر امام غیر آن از بسبب تصدیق کردن عالمان آن
 فن پس ہر آئینہ تمام شد تحت الہی جلشانہ بر سلسلہ مردمان ہم بر عالمان آنان ہم بر جاہلان آنان چنان
 آنکہ اگر در آن زمان سحر را شیوع نمی بود کسی را بسحر بودن یا معجزہ بودن انکار یعنی عصا را بصورت
 حیۃ ساختن علم حاصل نمی شد تا نبوت موسیٰ علیہ السلام ثابت شود و ہمین سان گفتگو کردہ آید نسبت
 معجزات عیسیٰ علیہ السلام و اگر کار بر عکس شدی کہ معجزات موسیٰ بر عیسیٰ و معجزات عیسیٰ بر موسیٰ
 بر ساخته شدی آن ہر دو در زمان خودشان نیز سود بار نیامدی مترجم گوید مردوش آنکہ

اگر معجزہ انقلاب عصا بصورت حیۃ کہ در ظاہر از قبیل سحر گمان کرده میشود بر عیسی علیہ السلام دادہ شدی چونکہ در زمان این حضرت سحر شیوع و غلبہ نمود مر این معجزہ اورا معجزیت در یافتہ نمیکشت زیرا کہ تمیز بین السحر و المعجزہ وابستہ میباشد کمال مہارت در سحر و آن زمان غلبہ سحر نبود پس تمیز مفقود بودی و معجزہ سود ندادی و ہمین سان اگر معجزہ احیاء موتی موسی علیہ السلام دادہ شدی پس بسبب عدم شیوع فن طب در زمان آن علیہ السلام فرقی در میان معجزہ و طب پدید نمی شد و مقصود از معجزہ کہ نبوت صدق رسالت بود پدید آئی نمی کشید لہذا مؤلف فرمود کہ این معجزہا ممکن نبود آن ہر دور را ثابت کردن نبوت خود بایں نام نمی شد حجت اینزد تعالیٰ بر کسی از مردمان بروشی کہ جز ہم و یقین کردی بآن فی الواقع و مطابق نفس الامر آرد و اورا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر نبی کا معجزہ اون کامون کی جنس سے ہوتا ہے جو شائع اور بت مشہور اور متعارف ہوتے ہیں اون زمانون میں جیسے کہ واقع ہونے اور کہا گیا یعنی سابق اس سے پس تر اردے گئے موسی علیہ السلام کے معجزے اور جنس سے جس سے سحر ہونا معجزہ کا متحمل تھا بسبب غالب ہونے سحر کے اور شائع ہونے اس فن کے اون کے زمانہ میں اس واسطے کہ معجزون اور جادون میں فرق حاصل ہوتا ہے ساحر و نکو بسبب علم سحر کے جسکے وے ماہر اور عالم ہوتے ہیں اور غیر و نکو یعنی اون آدمیوں کو جو اس صنعت اور حرفت سے واقف اور ماہر نہیں ہوتے بسبب تصدیق کر لینے اور اقرار کرنے ان عالمون اور ماہرون کے اس بیان سے کہ یہ کام معجزہ ہے اونکے فن میں سے نہیں پس پوری ہو جاتی حق تعالیٰ سجادہ کی حجت سہو نپرا وینن سے عالمون پرا ورجالون پر بخلاف اوسکے کہ سحر کا فن اونکے زمانے میں شائع اور مشہور نہوتا تو معجزہ ہونے اور سحر ہونے کا علم کسی کو بھی حاصل نہوتا یعنی کوئی بھی بالیقین نجاشا کہ یہ سانپ نجاشا عصا کا سحر سے ہے یا معجزہ ہے تاکہ موسی علیہ السلام کی نبوت ثابت ہو جاوے اور ایسے ہی کہا جاوے بہ نسبت معجزون عیسی علیہ السلام کے اور اگر بالعکس ہوتا یعنی موسی کے معجزے عیسی کو دئے جاتے اور عیسی کے معجزے موسی کو تو یہ امر اون دونوں کو نفع نہ دیتا خود اون ہی کے زمانون میں اور ممکن نہوتا اور اون دونوں کو اپنی نبوت کا ثابت کرنا کسی آدمی پر ایسا کہ بالیقین اور بالجزم مطابق واقع اور موافق نفس الامر کے تصدیق کر لیتا پس حجت آتی جلتا زیور کی نہوتی کسی پر عجزی و اذا علمتک المقدمات فنقول قد جاء رجل من العرب و ادعى النبوة

وجعل محجة الاتيان بكلام عجز الخلق عن الاتيان بمثله اما فصاحة و بلاغة بصير فقيه او
 بما او لغويهما بحيث قلنا بعد م اختصاص المعجزة بغير دون فن ما يليق بشان الانبياء
 فلا بأس بمجمله محجة تثبت به نبوت وحيث قلنا ان العلم بالمعجزة انما يحصل اما
 من العلم بهذا الفن او باقرار اهل الفن على العجز عن الاتيان بمثله وقلنا بعد م الاكتفاء
 في العلم بالاعجاز بالتقسيم الاول فقد ثبت بنونه على العرب والعجم والترك والدليل ما
 على العرب فلعلهم بلسان العرب ومعرفتهم فنون الفصاحة والبلاغة فلو كان ما جاء
 به من تلك الفنون لا يمكن لهم الاتيان بمثله ولا تولا مع كثرة فصحاءهم وبلغاؤهم وخطابهم
 وشهرة فمهما في زمانه من بينهم وغاية عداوتهم له كما هو العادة في مدعيها واما على
 غير العرب فلا قرار اهل الفن واعتراف فصحاء العرب وبلغاؤهم مع كثرة تفهم وسعة
 مملكتهم وكثرة امصارهم وبلادهم بالعجز عن الاتيان بمثله بحيث لم يحدث عن
 احد منهم الاتيان بمثله منذ الف دما في عام مع نداء فقهاء الاسلام طر ابا على
 اصواتهم في كل زمان على وجوب تحدى القرآن على كل احد لا يكون اعلى غير العلم
 في امر النبوة وانه لا بد من العلم فيه فقد حصل لهم العلم على الملل الوجود لعدم تقدم
 الناس بالاتيان بمثله كما اوعا صلى الله عليه وسلم فيه ثبت نبوته على العرب قارى
 يعني وبرگاه دانسته شد نماين سه مقدمه پس ميگويم که هر آينه آمد بر ما مردی از عرب و دعوی بود
 کرد و معجزة خود فراداد آوردن خود کلامی که عاجز باشد همه خلق از آوردن همچون آن کلام یا از
 به فصاحت و بلاغت آن صرت یعنی صرف فصاحت یا صرف بلاغت یا هر دو یعنی فصاحت و بلاغت
 یا غیر آن هر دو مترجم گوید که علاوه از کمال فصاحت و غایت بلاغت اشاره است بسوی تشریح
 شریعت خرد پسند رفاہ بار مستصون از خلل و زلل و نوا میسر سرمایه انتظام امور جهان و ر هر قطر
 توحید خالص و تجمید مخصوص و مسالک حسنت و برهوش طاعات و شایع احسان از سبب
 و مصالح و دفعه فاسد حال و کمال و بین سان قوانین آئیه که در قرآن مجید مذکور و مسطور اند
 و معند اخبارات بالنبی که سر اسر و سر بسزنی تفاوت بظهور رسیدند و فرقی میان نشند و معند از آب
 مضامین قرآنی و روایع تلمیحات قرآنی که ناسته الحصر و خارجة الاحصاء هر نقطه هر زمانی که دیده

عطف على
 قوله تعالى
 انما يلقى بشان الانبياء
 على قوله تعالى
 انما يلقى بشان الانبياء
 على قوله تعالى
 انما يلقى بشان الانبياء
 على قوله تعالى
 انما يلقى بشان الانبياء
 على قوله تعالى
 انما يلقى بشان الانبياء

شوند هوش افزا و در ایام باشند اما بر چنین دیدن نظری باید بجالی توفیق یزدانی و لوامع خوشتر
 بار و جانی تابش کشیده و بروشنی در آورده شده و رنه کوشمان تیره درونش بنگرند دیده بر
 بستگان چگونه نگاه بسویش کشاد و نوانند که چشم بینا و دل دانان دارند هر که توفیق باری بسیار
 بود آتش کار ببند و بهوید بر کشاید فقط پس هر گاه قائلیم بخص نبودن معجزه بفسی بی فن دیگر از آنچه
 که در خور بود نشان انبیا پس با که و حرجی و مضائقه نیست در قرار دادن آن معجزه که ثابت
 شود بآن نبوت آن مرد عرب مدعی نبوت و هر گاه گفتیم که هر آینه علم بالمعجزه جز این نیست که حاصل
 میشود یا سبب علم باین فن یا سبب اقرار اهل فن بر عاجز شدن از آوردن مثل آن و هر گاه قائل
 ایم بعدم الکفاره و عدم اختصاص علم بالا عجاز در قسم اول پس هر آینه نبوت آن علیه الصلوة والسلام
 ثابت شد بر عرب و عجم و ترک و دلیلم لیکن بر عرب پس اسبب عالم بودن آنان بزبان عرب و معرفت
 آنان بفضیون فصاحت و بلاغت پس اگر آنچه که آورد آنرا یعنی قرآن مجید ازین فنون می بود هر
 آینه توانش می بود آنرا بر مثل آن آوردن و هر آینه می آوردند آن را سبب کثرت فصیحان
 و بلیغان و خطیبان آنان و مشهور بودن این بر دوفن یعنی فن فصاحت و بلاغت در زمان آن
 مدعی نبوت در میان آنان و نیز غایت عداوت آنان با وی اینچنانکه عادت است در باره مدعی آن
 یعنی هر مدعی نبوت مترجم گوید که رسم ستمه است که گرد و با کرده از مردمان زمان با هر بنی عداوتها ساز
 میکنند لیکن بر غیر عرب ثابت شدن این نبوت سبب عاجز شدن اهل فن یعنی اعتراف کردن
 فصیحان عرب و بلیغان آنان با وصف کثرت آمان و فراخی ملک آمان و کثرت امصار و بلاد آنان
 بعاجز بودن خود با از آوردن مثل آن کلام بر و شکیه گفتار و روایت نکرد کسی از آمان از کس
 باظهار آوردن کسی مثل چنین کلام یعنی از کسی بمجمله بلیغان و فصیحان عرب تا زمان دوازده صد
 سال با وجود با ننگ زدن و ناکردن سراسر علماء اسلام تا دوازده صد خود با در هر زمان بر وجوب تحدی
 قرآن بر هر یک تا که نباشند آمان بر غیر علم در امر نبوت و هر آینه ناگزیر است علم در آن پس هر آینه
 حاصل شد آنرا از علم با کمال و وجه سبب قادر نبودن و توانش نداشتن سراسر مردم زاد با آوردن
 آنچه تا آنکه دعوی کرد آنرا آنحضرت صلی الله علیه و سلم پس باین بیان ثابت شد نبوت آنحضرت علیه
 و السلام بر غیر عرب نیز از دوا و ارجب بیعتیون مقدسه معلوم بود چنانکه تو هم گفته ہیں که ایک مرد

عرب سے آیا اور نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنا معجزہ بنایا ایسا کلام کہ جس کے مثل لانے سے خلق اللہ عاجز ہوئی یلتوا و سکی فصاحت اور بلاغت سے ہر واحد سے یا دونوں یعنی فصاحت اور بلاغت کے آپس میں ملنے سے یا سوای ان دونوں یعنی اور امر سوای فصاحت اور بلاغت کے جیسے نہار بالغیب یعنی پیش گوئیوں وغیرہ پس جب ہم قائل ہیں کہ معجزہ محقق اور خاص نہیں ہوتا ایک فن کے ساتھ اس قبیل سے جو انبیاء علیہم السلام کی شان کے لائق ہو پس مضائقہ اور خون نہیں ایسے کلام کے معجزہ قرار دینے میں جس سے مدعی نبوت کی نبوت ثابت ہو جاوے اور جب ہم کہہ چکے کہ معجزہ کا جان لینا حاصل ہوتا ہے یا تو اس فن کے ماہر اور عالم ہونے سے یا اس فن کے ماہروں کے اقرار کرنے سے اپنے عاجز ہونے اور قدرت نہ رکھنے سے ویسے کام کے لانے پر اور ہم کہہ چکے کہ کافی اور مختصر نہیں معجزہ کو معجزہ جان لینا اور پر قسم اول کے یعنی صرف اس فن کے ماہر اور عالم ہونے پر بلکہ نا واقف اور نا آگاہ کو اس فن کے عالموں کے اقرار کرنے اور اپنی عاجزی بیان کرنے سے کہ وہ اپنے اس فن سے ایسا کام ہرگز نہیں کر سکتے معجزہ ہونے کا علم حاصل ہوتا ہے پس تحقیق ثابت ہوئی نبوت اور نبی یعنی نبوت مرد عرب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور عرب اور عجم اور ترک اور دیکھ کے عرب پر تو اونکے عالم ہونے سے زبان عرب پر اور فنون فصاحت اور بلاغت کے عارف اور ماہر ہونے سے اس سبب سے کہ وہ یعنی وہ کلام اگر ان فنون فصاحت اور بلاغت سے ہوتا تو اونکو بھی قدرت ہوتی اور پھر ویسی ہی کلام لانے کے اور بیشک وہ لاتے اور سکو یعنی اس کلام کے مثل کو سبب کثیر ہونے اور انکے فصیحوں اور لہجوں اور خطیبوں کے اور نیز سبب مشہور ہونے فنون فصاحت و بلاغت کے اس زمانے میں دریا ہونے اور سبب نہایت عداوت اور انکی کے ساتھ اور مدعی نبوت کے جیسی کہ وہ عادت ہے در باب مدعی نبوت کے یعنی ہر زمانے میں ہر نبی کے اکثر آدمی دشمن ہو جاتے ہیں کہ واسطے کہ نبی اور انکو تعلیم کرتا ہے توحید اور تمجید خداوند کی اور وہ عادت کردہ ہوتے ہیں شرک کے جو کوشش کے دہوکہ دینے سے اور انکے دلوں میں بہت مستحکم اور مضبوط ہو جاتا ہے اور نیز ہدایت کرتا ہے ترک کرنے رسموں کفر اور فسق و فجور کے اور ایسی بدرسمیں اور انکی مانوس اور مالوف ہو جاتی ہیں اور نیز بیشتر بے عقل آدمی اپنے گمراہ باپ اور دادوں کی لکیر پیٹتے ہیں اور انکی معقول

پیروی کو اپنی سعادت مندی گمان کر کے اوسکا چھوڑنا ہر چند وہ بدرسم صریح برقعہ اور گمراہی
 سے جاری ہوئی ہو شاق اور سخت جانتے ہیں اس سبب سے کم آدمی جبکو اللہ تعالیٰ نے نیک
 سمجھ اور ذلی سعادت سے بہرہ مند کیا ہو نبی کو مان کر اپنے جان و مال و فرزند سے زیادہ دوست
 رکھتے ہیں لیکن بہت سے آدمی اُنکے دلی دشمن بن کر ہر وقت اُنکے زیاں بلکہ جان کے خواہان
 ہو جاتے ہیں اوسط مولف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بقولہ کما ہو العادۃ فی مدعیہا لیکن
 غیر عرب پر یہی ثابت ہوتی ہے اوسکی نبوت اور عجم کے سبب اقرار اور اعتراض کرنے عرب کے
 نصیحتوں اور بلیغوں کے باوصف اوسکی کثرت اور اُنکے ملک کی وسعت اور اُنکے شہروں اور
 بلدوں کے کثیر ہونیکے ایسا اقرار کہ وہ عاجز ہیں ایسے کلام کی مانند لانے سے اس حیثیت سے
 کہ کسی نے روایت اور حدیث نہیں کی کہ کوئی اومنین سے کبھی مثل اس مخلوق مندی کلام کے لایا ہو
 بارہ سو برس سے یعنی اب تک کہ بہ رسالہ تالیف کیا جاتا ہے باوصف پیکار نے اسلامی عالموں کے
 سرسرا اور سرسرا بڑی آواز سے ہر زمانے میں کہ واجب ہے لانا مثل قرآن کے یعنی جسکو قرآن
 مجید کے معجزہ ہونے اور اوسکی منزل من اللہ ہونے میں شک ہو وہ اپنی تشنی کر لے اوسپر جب
 ہے کہ اگر اپنے آپ کو اس امر پر قادر جانتا ہو تو مثل اس کلام کے بنا لائے تاکہ امر نبوت کا جاہل نہ
 کہنا گزیر اور ضروری ہے حاصل ہونا علم کا اس میں پس تحقیق حاصل ہوا انکو یعنی اہل عجم کو کامل تر وہ
 ساتھ قدرت نہ کہنے سارے آدمیوں کے ایسے کلام کی مثل لانے پر جسکی کہ دعویٰ کیا اسکا نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے یعنی ظاہر کیا قول الہی جلت شانہ اس مبانی اور عبارت سے وان کنتم فی ریب مما نزلنا
 علی عبدنا فانآقوا بسورۃ من مثله یعنی اگر ہو تم شک میں اوس سے کہ ہم نے اتارا اپنے بندہ
 پر یعنی حضرت خاتم الانبیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جس تم بھی ایسا ہی کلام لاؤ وان لم
 یأتوا ولن تاتوا فانآقوا الناس الی وقودھا الناس والجماعۃ یعنی پس اگر ناسکو اور جماعۃ
 تلاو گے پس ڈرو اوس آگ سے کہ ایندہن اوسکا آدمی اور پتھر میں پس اس سے ثابت ہوگی
 نبوت اوان صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر عرب پر بھی عربی ولیس لہم ان یقولوا انہ ادعی الی جماعۃ
 فی فنون لنا علیہن بہا فانہ ادعی فی فنون الفصاحة والبلاغۃ فی لسان العرب و
 نحن من الاعاجم فلا تلبث معجزۃ بالنسبۃ الی لاننا بحیب عنہ او لا بالنقض بالکم

لکھتے ہیں لسان العرب و قائلہ کہ لکھتے ہیں غیر الطیب صنفه الطبابة و فوفها
 فله ان يقول لعل ما اتى به عيسى عليه السلام في مقام التمدى من علاج الابوص
 و الامكه و احياء الاموات يكون من الطب لامن المعجزه و عدم اتيان غير ه من الاطباء
 الايمان في هذا الاحتمال لجواز كونه اعلمهم فلا يقدر عليه غير ذلك و كذلك القول مثله
 في شان موسى عليه السلام و معجزاته فلا تثبت بنو قضا عليه بتلك الاعمال و قد
 جعل الله تلك الاعمال برهاناً لاثبات بنو قضا على العموم فارسي و نيت آنا زباني بنو قضا
 گفت که ہر آئینہ آن مدعی رسالت صلی اللہ علیہ وسلم دعوی اعجاز کرد و رفتیکہ ما عالم آن نیستیم ہر
 ہر آئینہ آنحضرت دعوی کرد و رفتون نصاحت و بلاغت زبان عرب و ما از ملک عجم ہستم پس نسبت
 با معجزہ ہچنین مدعی رسالت ثابت نمی شود از ہر آنکہ یعنی از بن سبب گفتن نمی توانند منکر آن اعجاز
 قرآنی کہ با جواب گوئیم اولاً بطریق نقض و الزام بانیکہ ہر آئینہ آنچنانکہ شما نمیدانید زبان عرب
 و دقائق آن بہین سان غیر طیب صنفه طبابت و فنون آن نمیدانند پس ادعی تواند گفت کہ شاید
 ہر جہ کہ عیسی علیہ السلام در مقام تمدی و دعوی اعجاز آورد از بہ کردن ابرص و شفا دادن مجذوم
 و بینا کردن کور مادر زاد و زنده کردن مردگان از فن طبابت بودہ از قبیل معجزہ و نیا ورودن کسی
 دیگر از طبیبان چنین کار این احتمال را منافی نیست زیرا کہ آن علیہ السلام داناترین طبیبان زمان خود
 باشند ازین غیر او برین کار با تو انان شد و ہمین سان در شان موسی علیہ السلام و معجزات او گفتار آنا زبانی
 پس ثابت نشود نبوت آن ہر دو علیہا السلام بر آنا یعنی بر غیر ساحران و غیر طبیبان باین کار با و
 حالانکہ این دو قائل بہین کار باین معجزات آنا برابرمان قرار داد بہر ثابت کردن نبوت آنا علی العکس
 یعنی بر ساحران و غیر ساحران و طبیبان و غیر طبیبان آورد و اور نہیں پہنچتا اونکو یہ کہنا کہ حقیر
 او ن مدعی نبوت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعجاز کا دعوی کیا اور فنون ہیں جسکے ہم عالم نہیں ہیں تحقیق
 او ہوں نے دعوی کیا زبان عرب کی فصاحت اور بلاغت کا اور ہم تو عجمی ہیں یعنی خود عرب
 کی زبان ہی نہیں جانتے و دقائق او سکے کیونکہ جانین پس ہماری نسبت اونکا معجزہ ثابت نہیں ہوتا
 اس واسطے کہ ہم جواب دینگے بر سبیل نقض اور الزام کے اس تقریر سے کہ جیسے تم نہیں جانتے عرب کی
 زبان ویسے ہی جو شخص کہ نہیں جانتا طبابت اور او سکے فن وہ کہہ سکتا ہو کہ جو کام حضرت علی

کے جیسے برص والے اور کوڑھی کا اچھا کرنا اور ماہر زادن ہے کہ سوا نگہا بنا نام روے کو زندہ کرنا
 شاید روے سب طب سے ہوں معجزہ سے نہوں اور کسی دوسرے طبیب کا ایسے کام نانا یعنی ہا جز
 ہونا ایسے عجیب کاموں سے اس احتمال کا منافی نہیں اس واسطے کہ ممکن ہے کہ حضرت عبد علی السلام
 اور سب طبیبوں میں سے زیادہ تر عالم اور ماہر ہوں پس اس سبب سے دوسرا قادر نہوا ایسے کام کرنے
 پر اور ایسا ہی کہہ سکتا ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے معجزوں کے باب میں پس اور دونوں
 کی نبوت نہیں ثابت ہوتی ان کاموں سے ایسے آدمیوں یعنی ناقصوں فن طبابت اور فن سحر
 پر اور حال یہ کہ خداوند تعالیٰ نے ان ہی کا منکر برہان اور حجت ٹھہرایا انکی نبوت کی واسطے علی التمام
 و تائیداً بالحل بیان المقصود من الاتیان بامثال تلك الاعمال اثبات النبوة والعلیم ہوں تلك
 الاعمال من قبل الله تعالى الامن باب الاكتساب كما يحصل بفنون الفصاحة والبلاغة بعد العلم
 بأصل اللغة كذلك يحصل بأقوال الفصحاء والبلاغاء طر او هم علماء الفن يكونه معجزه لا
 فصاحة ولا بلاغة علماء یونانیہ شك كعلمنا معجزات سائر الانبیاء ببلغات بل هذا اقوال
 لكون اعجازہ بالنسبة للذات كما اذا كنا حاضرين مجلس المعجزه لعدم زوال تلك المعجزه بل ہی باقیۃ
 الی الابد كما كانت فی الصدراک اسلام بخلاف معجزات سائر الانبیاء انذلیس لنا منها الا الحكایة
 عنہا بان موسیٰ مثلاً فعل کذا وعیسیٰ کذا فی سنۃ کذا اولیست الحكایة کاللیان فارسی و دوی
 جو بطریق معلوم یعنی واشکان اصل حال بدون تعرض الزام این است کہ مقصود از معجزین کار با یعنی معجزات آوردن
 اثبات کردن نبوت میباشد و نسبت این معنی کہ این کار از جانب خداوند تعالیٰ است و از بابا کتابت است چنانکہ علم
 میشود علم فصاحت و بلاغت بعد حصول علم باصل لغت ہمین سان حاصل میشود باقرا کردن نصیحاں و بلیغان سراسر و حال آنکہ
 از ان علم آن فن میباشد این کہ بر آئین معجزین کلام معجزہ است فصاحت و بلاغت نیست و این علم کہ باقرا علمای
 آن فن حاصل میشود علمی میباشد جازم کہ شک نزدیک آن نمی آید بچو علم بالمعجزات سراسر بچویر ان
 بی تفاوت بلکہ این یعنی علم باعجاز قرآن قوی تر میباشد بسبب بودن اعجاز آن نسبت ماہر و شیکہ
 گو یا بستیم از حاضران مجلس نزول معجزہ بسبب زائل نشدن این معجزہ بلکہ این معجزہ باقی ماندہ بود
 ماہر و جویزان جاوید بر انسان کہ بود در آغاز اسلام بخلاف معجزات دیگر انبیاء علیہم السلام از ہر
 نیست نزد ما از آن جز حکایت کردن از آن باینکہ موسیٰ چنین کرد و عیسیٰ چنین در فلان سال حالاً

حکایت مانند چشم دیدن نباشد مترجم گوید کہ حکایات و روایات بسبب تداول از منہ و از دیگر مہلول
 اغلاط و عروص نسیان و زیادت و نقصان را منطقتہ و محل میباشد لہذا در اعتبار ہر سنگی معائنہ کہ در
 آن ہاہ شہادت برستہ و سبیل تصرفات روایات مسدود میباشد چگونہ در ترازوی قیاس برستہ گذرد
 بر خلاف عیان کہ خود نفس الامری حال خود را حاکی در راوی میباشد اُردو و دوسرا جواب بطریق محال
 کے یعنی ذاتگان محال بدون تعرض الزام و اعتراض کے کسی پر ایسا ہے کہ مقصد اصلی ایسے
 کاموں کے لانے یعنی معجزے ظاہر کرنے سے نبوت کا ثابت کر دینا ہوتا ہے اور یہ جاننا کہ یہ محال
 خارق عادات یعنی قرآنی معجزہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کچھ کسی فن سے بنایا ہوا نہیں ہے
 جیسا کہ حاصل ہوتا ہے فصاحت اور بلاغت کے جاننے سے بعد جاننے اصل لغات کے ویسا ہی
 حاصل ہوتا ہے فصیحون اور بلغیوں کے اقرار کرنے سے اس امر پر کہ بیشک معجزہ ہے فصاحت
 بلاغت کے فن سے بنایا ہوا نہیں ہے اور یہی فصیح بلغی عالم ہوتے ہیں اس فن کے اور یہی
 علم جازم ایسا حاصل ہوتا ہے کہ شک اس کے پاس ہی نہیں جاتا مثل علم ہمارے کے نسبت معجزوں
 دوسرے پیغمبروں کے بے تفاوت بلکہ یہ جاننا یعنی قرآنی اعجاز کی تصدیق تو ہی ترہوتی ہے
 اس واسطے کہ اسکا اعجاز تو ہماری نسبت ایسا ظاہر اور باہر ہے کہ گویا ہم مجلس معجزہ کے حاضرین
 میں سے ہیں اس واسطے کہ یہ معجزہ زائل نہیں ہو دیکھا بلکہ ہمیشہ ہمیش باقی ہے یعنی تاقیامت نشا
 اللہ تعالیٰ ویسا ہی جیسا کہ تھا آغاز اور اول اسلام میں برخلاف معجزوں دوسرے پیغمبروں
 کے اس واسطے کہ ان معجزوں سے ہمارے پاس کچھ ہی باقی نہیں سوای اس حکایت اور روایات
 کے کہ موسیٰ علیہ السلام نے سنہ و سال میں اور حکایت مثل معائنہ اور شاہدہ کے نہیں مترجم
 کتاب ہے کہ حکایتوں اور روایتوں میں جبکہ دارصنعت پر ہوتا ہے تصرفات ہوتے ہیں اس واسطے
 کہ پیشی اور غلطی سے محفوظ نہیں رہتے اور بسبب اختلاف بیانی راویوں کے اصل حال کے کشف
 ہونے کی صورت غیر متصور برخلاف معائنہ اور شاہدہ کے کہ ہر دیکھنے والا دیکھ کر اپنی تسلی اور تسفی
 کر سکتا ہے مثلاً قرآن مجید موجود ہے اسکا اعجاز کمال بلاغت وغیرہ امور سے متعلق اور یہ سب
 امور بالفعل موجود ہیں اسکے معجز ہونے میں کیا شک عروہی بل فقول ان معجزات سائنز لا نبیاء
 مع ضعفها بالنسبة الى تلك المعجزات كما ذكره تلمون كلما طال الزمان وبعد عهد ها انما اد

ضعیفها اذ بطول الزمان قهضت الحکایة وان معجزة القرآن على عکس ذالک اذ بطول الزمان
 یصیر الفصحاء والبلغاء اکثر مع اعترافهم بالجزء عنه ووجود اصل المعجزة لما کان صدق
 السلف فیصیر الحزم به اقوی فارسی بلکہ میگویند کہ ہر آئینہ معجزات ہمہ انبیا علیہم السلام
 باوجود ضعیف بودن خود با نسبت این معجزہ قرآنی آنچنانکہ ذکر کردہ اند ہر قدر کہ زمانہ دراز
 خواہر کشید و عہد بعید خواہد شد ضعیف اینہا افزون خواہد شد یعنی اول خود در اصل ضعیف اند بقیامت
 این دائمی معجزہ موجودہ قرآنی دوم بدر از کشیدن روزگار ضعیف آنرا افزایش بخار خواہد رسید
 از ہر آنکہ بدر از کشیدہ شدن زمانہ حکایت ضعیف میشود اما معجزہ قرآن بر عکس نیست از ہر آنکہ
 آنکہ بہ درازی زمانہ فصیحان و بلیغان بسیار میشوند و بر تقدیر کثرت بلیغان و اقرار کردگان
 بجز و ناتوانی خود با آنرا آوردن کلامی مماثل چنین خداوندی کلام و معنی موجود بودن اصل
 معجزہ بر انسان کہ در نخستین ہنگام بود جزم و تصدیق استوار تر خواہد شد مترجم گوید کہ تفاوت
 در میانہ معجزات انبیا گذشتہ روزگار و این معجزہ اعجاز آشکار کہ گفتار خداوندگار باشد
 دیدنی و بتر از وی انصاف و تقیاس خرد سنجیدنی است کہ یکی بگذشت روزگاری ناتوان تر
 شود و دویں بدر از کشیدہ شدن روزگاران روزگار استوار تر پدید آید و درین حال
 با عتماد معجزات زائلہ ضعیفہ ایمان آوردن و از معجزہ قویہ موجودہ رو بہ ترافتن خواستہ کدام
 انصاف و فرمان کہ این خردست آرد و بلکہ ہم کہتے ہین کہ البتہ معجزے سارے پیغمبروں
 علیہم السلام کے باوجود ضعیف ہونے کے نسبت اس معجزہ کے جیسے کہ ذکر کیا گیا جس قدر کہ زمانہ
 کچھتا جاوے گا اکھا ضعیف بڑھتا جاوے گا اس واسطے کہ زمانے کے کچھنے سے حکایت ضعیف ہوتی جاتی
 ہے لیکن قرآن مجید کا معجزہ اسکے برعکس ہے اس واسطے کہ زمانے کے کچھنے اور دراز ہونے
 سے فصیح بلیغ بہت ہوتے ہین یعنی اگلے بلیغوں کی تصنیفات بڑھ کر اور جبکہ بہت سے بلیغ اقرار
 کرتے ہون کہ فن بلاغت سے ایسا کلام لانا ممکن نہیں سب بلیغ اور فصیح اس سے عاجز ہین اور
 سو اسکے معجزہ جو موجود ہو دیا ہی جیسا کہ اول تمام توفیقین اور تصدیق اسکے اعجاز کی قوی
 ہوتی جاوے گی مترجم کتاب ہے کہ در میان معجزوں پہلے پیغمبروں کے اور در میان اس معجزہ دیگر
 قرآنی کے جو تفاوت کہتے ہین قابل دیکھنے کے اور انصاف کے اور عقل کے پیمانے ہین تو لےنے کے قابل

کہ ایک یعنی انبار گذشتہ کے معجزے زمانہ کے دراز کھینچنے سے ضعیف ہوتے جاویں اور کبھی اور اس معجزہ
 کے جقدر زمانہ گذرے اور وقت کچھ استواری زیادہ ہو دین صورت قوی ہو ایسے معجزہ
 موجودہ اور ضعیف ہو گئے گذشتہ معجزے دوسرے پیغمبروں کے پس گذشتہ ضعیف اور معجزوں
 کو سچا مان کر اور معجزات والوں پر ایمان لانا اور دائمی معجزہ موجود حال کو جبکہ اعتقاد اور جزم
 جقدر کہ زمانہ گذرے بڑھتا جاوے اپنا رہبر اور راہنما قرار نہ دیکر گمراہی میں رہنا کونسی عقل کا
 مقتضا ہے اور کون سے انصاف کا حکم ہے علی ومن هنا یظهر سر کون هذا اللہی صلے اللہ
 علیہ وسلم خاتم النبیین دون غیر من الانبیاء اذ نبیاً عهد ہم سبب لضعف معجز
 الی ان یتھی الی نہمان کا یحصل العلم عن معجز ہم فوجب علی اللہ تعالیٰ ارسال
 نبی اخر و معجزۃ اخری کیلایکون للناس علی اللہ حجة بعد الرسل بخلاف
 هذا اللہی صلعم وهذه المعجزۃ فانها باقیۃ الی یوم القیامۃ کما کان اولاً بل
 اقوی نلاحاجة الی نبی اخر و معجزۃ اخری الا ان الابد فی ابد فلیس هذا المعجزۃ
 کمعجزۃ سائر الانبیاء ومن انکر اعجاز فهو من انکر اعجاز سائر المعجزات بعد ان سراء
 بعین العیان بل اقوی کما عرفت فارسی و از زمین جا ہو ہوا میشود و بر میکشاید نہلا
 را کہ کہ ابن نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر خاتم النبیین شد و پیغمبری دیگر چہ را این پایہ نرسید پس
 دانستہ بار کہ دوری زمان آمان سبب میشود و ضعیف شدن معجزات آمان اما اینکه
 منتهی میشود بر روزگار کہ در ان حاصل نماند علم بمعجزات آمان یعنی از معجزات آمان نشانی جز
 حکایت باقی نماندہ است و حکایت بہ تادی زمان و طول آوان روز بروز ضعف و اتون
 می پذیرد و آخرین ضعف را کلام بجای سیکشد کہ مردم آرزو گزارا آگاہی نمی مانند بمعجزات آمان
 پس واجب شود بر ایزد تعالیٰ فرستادن پیغمبری دیگر و نازل کردن معجزہ آخر نامردمان را
 حجت تمام نشود بر ایزد تعالیٰ بعد از رسولان یعنی اگر او تعالیٰ رسول نفرستد و بر تصدیق
 چنین رسول معجزہ نہ برگزیند مگر از عذری و حجتی پدید آید کہ خداوند اگر رسولی از تو بر آید
 شرک و کفر بکار نمی گردیم آن فرستادہ تو ما را بتو ای خداوند کار را نمود چون تو پیغمبری که ما را
 بتوراہ ناید نفرستادی بشرک و کفر در شریکیم غرض باین سبب سلسلہ نبوت مسلسل بود بخلاف

این نبی و این معجزه پس هر آینه باقی است تا روز قیامت آنچنانکه اول بود یعنی زمان نزول بلکه
 استوار تر پس حاجت نبود بسوی ارسال رسولی دیگر و انزال معجزه آخر تا جاوید ماند و بعد پس این معجزه
 یعنی معجزه قرآنی همچو معجزه دیگر پیغمبران نبوده است و سیکه اعجاز این معجزه را منکر شود پس بودن
 آن کس مانند کسی که کار بکار آرد و از اعجاز سراسر معجزات پس از آن که دیده باشد آنرا بچشم ظاهر
 بلکه قوی تر آنچنانکه بشناختی مترجم گوید که قول مولف رحمه الله بل قوی کما عرفت خواهان گشتی با
 بسط کلام است چنانکه گویم بتوفیق الله تعالی به پنهانی مانا و کمراد حضرت مولف رحمه الله تعالی
 همین است که اگر راست پوشی از راه دریایش بد و راقداه چنین معجزه قرآنی را که بوضوح بر این
 موجوده و ظهور دلائل مشهوده اعجازش هنوز مشهود دیده ادراک در می چشم دریایش است و از
 بذاتها پیش بسوی حکایت کسی اقتضای و احتیاجی و بروایت منفسی ناشی و نیازی ندارد
 دیده و دانسته انکار کند همانا بیگان در شماره آن کسان بر شمرده گردد که معجزات پیشین
 را خود پیشم صورت بین می دیدند و انکاری ورزیدند از بهر این که این معجزه موجوده قرآنی
 و آن معجزه پاستانی در نفس معجزیت مشترک دارند چه هر دو از آن قبیل اند که دیگران جز مدعی
 نبوت از آوردن مانند آن فرمانندگان و زبوان بودند و معجزات در اصل معاینه و مشاهده
 هم مشترک از بهر آنکه آنچنان که آن معجزات ماضیه را چشم حسی دیدند یعنی این معجزه را دیده عقلی
 نگریستن میتوان فرق همین است که آن دیدن طرفه العینی بود که پس از ساعتی نشانش پیدا نماند
 همچو از داشتن عصای موسی و زنده شدن مرده باعجاز عیسوی و این دیدن بر زمان موجود از زمان نزول
 قرآن الی الآن همان اعجاز نامائی و راست بر کثائی دل و دیده بجز آنرا اولی الالاب است
 پس بالضرور و بالبدته موجود اتقوی میباشد از معدوم و مسموع و فزق دیگر آنکه ادراک معجزات
 ماضیه پیشین پنهان تعلق داشت بحواس ظاهری چون دیدن انقلاب عصاب بصورت ثعبان و
 همچنین دیدن شفا یابی بر رصان و عیسان و دریایش معجزه قرآنی منطلق کمال عقلی و خود ظاهر
 که معقول اشرف و اتقوی میباشد از محسوس که بشائبه او مام حکم کردنش درختین پایه تصدیق
 و اذعان بر شمرده نمیکرد در برطلان حکم عقل که در اولین مراتب اذعان جای همه استوار دارد
 پس باین هر دو لحاظ فرمود بل اتقوی احتیاج آن محمول گردند که در نهایت که براد دور کرد

شفقت تامل و کلفت احتیاج پر پیشین برگزہارش خلاصہ لاش بر کشادیم باری دانا تو انا خداوند اوردو
 اور اسی سے کہتا ہے سید خاتم النبیین ہونے حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 نہ کسی دوسرے پیغمبر کا پیغمبر نہ علی نبینا وعلیہم السلام ہیں آسمان سے کہ دورا وربعید ہوئے جاننا
 پیغمبروں کے زمانوں کا اونکے معجزوں کے ضعیف ہونیکا سبب ہوتا ہے یہاں تک کہ ایک ایسا زمانہ
 آتا ہے کہ جس میں بالکل اونکے معجزے نامعلوم ہو جاوین یعنی طول مدت کے سبب یا دہی نہیں کہ
 کوئی معجزہ کسی پیغمبر سے ظاہر ہوا تھا یا نہیں اور جب دوسے معجزے یاد سے جاتے رہتے ہیں نبوت
 کی دلیل کمان اس حالت میں واجب ہوتا ہے اور پر سجانہ تعالیٰ کے یعنی جو جو تفصیلی بھیجا اور
 نبی کا اور اتانا دوسرے معجزہ کا تاکہ آدمیوں کو حجت پیدا نہوا اور اللہ تعالیٰ کے ان رسولوں
 کے بعد یعنی جب اگلے پیغمبروں کے معجزے جو توڑی سی دیر یعنی بعد نزول کے صرف حجت
 اور روایتیں اونکی رہجاتی ہیں اور دوسرے سبب نشان ہو جاتے ہیں یاد سے جاتے رہیں اور نبوت
 کی دلیل بے نشان ہو جاوے اور شیطان کے بکاتے سے پچھلے زمانے کے آدمی مشرک کا فریب کا رہتا
 تو درنیصورت اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے بمقتضای رحمت اور فضل اپنی کے اپنے اوپر واجب کیا دوسرے
 رسولوں کا بھیجا اور اونکی نبوت کی تصدیق کیواسطے اور معجزوں کا اوزان کا واسطے کہ اگر ایسا نہ ہوتی
 نہ کوئی اور رسول بھیجا جو اسے اور نہ کوئی معجزہ اتارا جو اسے تو بیشک آدمیوں کو حجت پیدا ہوتی
 ہے اور خداوند تعالیٰ جل شانہ کے کہ سبب نہونے کسی پیغمبر یا نہانہ کہ ہم تو حید اور نیک کرداری سے
 محروم ہے اور شرک اور بدکاری میں پھنسے ہیں بڑا داتا م حجت اور باقی نہ رکھنے عذر کے ایک رسول
 کے بعد دوسرے رسول کا بھیجا تو رہا یا ہے اور اونکی نبوت اور رسالت کی تصدیق کیواسطے ہر ایک
 نبی کے زمانے میں معجزہ کا ظاہر ہونا ضرورات ان نبی یعنی حضرت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اور نیز جملات اس معجزہ قرآنی کتاب فرقانی کے بیشک یہ باقی ہے قیامت کے دن تک
 انشاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ تھا اول یعنی آسمان سے اترنے کے وقت بل زیادہ قوی پر حاجت میں
 طرف دوسرے نبی کے بھیجنے اور دوسرے معجزے اتارنے کی طرف یعنی جب حجت خداوندی یعنی
 قرآنی معجزہ اب تک ویسا ہی موجود ہے جیسا کہ اپنی اعجاز غائی میں اول تھا اسواسطے نبوت موجود یعنی
 نبوت عامہ اور رسالت کا نہ درنیصورت اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ جو حکیم حقیقی ہے باوجود موجود ہونے

ہدایت نبوت اور تعلیم رسالت عامہ کے دوسرے رسول بھیجے اور اس رسول کی رسالت کی تصدیق
 کیواسطے دوسرا معجزہ اوتارے تو ظاہر ہے فائدہ کام تصور اور حکیم حقیقی سے بے فائدہ کام
 کا ظہور خلاف حکمت پس اس سے صاف ظاہر کہ جب تک یہ قرآنی معجزہ باقی ہے کسی معجزہ اور کسی
 نبی کے تشریف لانے کی حاجت نہیں اور یہ معجزہ ہے ابدی دائمی پس اب تک حاجت نہیں
 طرف کسی دوسرے رسول کے اور طرف کسی دوسرے معجزے کے پس یہی معنی ہیں ختم نبوت
 اور رسالت رسالت کے جسکے ساتھ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی
 برگزیدگی سے اس منصب پر بالخصوص ہرگز ہونے کسی دوسرے نبی و رسول کو یہ منصب
 نہوایہ مرتبہ نصیب نہوایں اس تقریر سے کھل گیا بسید ختم نبوت کا پس یہ معجزہ نہیں مانند معجزہ
 دوسرے پیغمبروں کے یعنی وہ معجزے موجود نہیں یہ موجود ہے اور غیر موجود کب برابر
 ہو سکتا ہے ساتھ موجود کے تو وہ منکر یعنی جو کوئی ناسمجھ یا سمجھ دار نا انصاف اس موجود
 معجزے کی معجزیت سے انکار کرے تو وہ ہوا نما ایسے آدمی کے جس نے انکار کیا ہوسارے
 معجزوں کے بعد اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے جیسا کہ تو نے پہچان لیا مترجم کتاب ہے کہ مولف رحمۃ اللہ
 کا یہ قول بل اقویٰ کما عرفت چاہتا ہے تو بڑا سادہ کلام مناسب تمام جیسا کہ میں کتابوں
 اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی توفیق اور عنایت و ہدایت سے پوشیدہ ہے کہ مراد حضرت مولف رحمۃ اللہ
 تعالیٰ کی یہ ہے کہ اگر کوئی بے سمجھ یا سمجھ دار اپنی ہٹ دہرمی سے ایسے معجزے موجود کے
 معجزہ ہونے سے انکار کرے اور اسکے اعجاز بلاغت اور کمالات کو جو آفتاب سے زیادہ ظاہر
 ہیں اور چونکہ خود بنیاد ظاہر اور آشکارا ہیں کسی روایت اور حکایت کی حاجت نہیں کہ جس سے
 اسکی معجزیت بیان کیجاوے نا دیدہ نادانستہ شمار کرے وہ تو ایسا ہے جیسا کہ اس نے اگلے
 پیغمبروں کے معجزوں کو دیکھا انکار کیا ہو کواسطے کہ دیکھے جانے میں یہ معجزہ قرآنی اور در
 معجزے اگلے زمانے کے برابر ہیں فرق اتنا ہی ہے کہ اوں اگلے معجزہ دیکھا جانا ایک ساعت
 کا تھا کہ بروقت طور اور نزول کے چند آدمیوں نے جو وہاں حاضر ہونگے دیکھ لیا اور پھر
 دم بہر کے بعد وہ بے نشان ہو گیا دیکھنا کمان چیسے کہ سانپ نجانا حضرت موسیٰ کے عصا کا
 کہ اوسی مجمع کے حاضرین نے اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ بھی ایک ساعت سے کم پہر جب وہ

عصا ویسا ہی ہو گیا جیسا کہ تمنا سب کی صورت نہا تو اس معجزہ سے سوائے حکایت اور روایت
 کے باقی نہیں اور ایسے ہی اور دوسرے معجزے یعنی تسخیرات جیسے ٹڈیوں کا آنا اور قبطیوں
 کے کعبیتوں کو کما جانا اور ایسے ہی مینڈکوں کا عاجز کرنا قبطیوں کو اور باقی دوسرے معجزے جو
 آئی اور سامعی تھے اور علی ہذا القیاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اندھے کو سوا نکھارنا جی
 کو چھپا کر دینا مردے کو زندہ کر دینا کئی آدمیوں نے دیکھا بلکہ بعضے معجزوں کو تو ان حضرت کے
 ایک دو حواریوں کے سوانہایت دس گیارہ تک اور کسی نے نہ دیکھا الغرض باوجود شرت ان
 دونوں کے دیکھے جانے میں بل تو ہی تر ہونے اس معجزہ موجود حال کے جسکو لاکھوں کروڑوں
 اہل عقل انصاف دوست خود ظاہر دیکھ رہے ہیں اسکا انکار کرنا اور ان معجزوں کے نشان
 کا اقرار کچھ معنی نہیں رکھتا بلکہ ایسے منکر کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ ان معجزوں کو ہی اگر اپنی
 آنکھ سے دیکھتا تو ان سے بھی انکار کرتا جیسے کہ اس موجود معجزہ کو دیکھتا ہے اور اسکی
 معجزیت کا منکر ہے چونکہ ان معجزوں کی حکایتیں سنی ہیں یا دہری میں اسواسطے ان کا
 اقرار کرنا ہے اور آنکھ سے دیکھے ہوئے کا انکار یہ امر عجیب ہے ومنہ یظہر ایضاً لزوم
 کون معجزہ خاتم الانبیاء بالکلام لا غیر للزوم بقائماً وما بقی نوعہ منحصراً فی ہذا
 الفرع اذ غیرہ فی معرض الزوال فلا یصلح لکونہ معجزۃ فہذا ہوا المرئی فی کون معجزۃ
 من غیر جنس معجزۃ سائر الانبیاء وان ہذا لا المعجزۃ لا تصلح لغیرہ والا کا نوا خاتم
 الانبیاء ولا معجزۃ النبی یصلح لہذا النبی والاکملین خاتم الانبیاء فاعتبر وایا ولی
 الا بصائر فاند حجتہ اللہ تمام علیکم الی یوم القیامۃ فارسی وازہمین ہویدا میشود از
 لازم بودن این کہ معجزہ خاتم الانبیاء از جنس کلام بود نہ از غیر کلام ازہر لازم ہون قبای چینی و پنج
 کہ باقی ماند نوع آن منحصراً درین فرد ازہر آنکہ غیر کلام در معرض زوال میباشد پس آن غیر
 کہ در معرض زوال بود صلاحیت و لیاقت ندارد ازہر معجزہ شدن برای خاتم انبیاء و ہمین راز
 پیدانست در زوار یافتن معجزہ حضرت خاتم الانبیاء از غیر جنس معجزات ہر انبیاء علیہم السلام
 و ہر آئینہ آن ہم ہویدا میشود کہ ہر آئینہ این معجزہ یعنی معجزہ متعلق بالکلام صلاحیت و شایستگی
 ندارد باینکہ معجزہ قرار یابد بہر نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء ورنہ یعنی اگر برای نبی دیگر غیر خاتم الانبیاء

قرار داده شود باید که آنان یعنی انبیا را دیگر غیر خاتم الانبیا خاتم الانبیا نشوند و این هم بود که گوید
 که معجزه دیگر پیغمبر آن آنچه از جنس کلام نبوده صلاحیت ندارد و معجزه شدن را به این نبی یعنی
 خاتم الانبیا ورنه یعنی اگر بگویم معجزه دیگر پیغمبر آن معجزه خاتم الانبیا بود پس این خاتم الانبیا و خاتم الانبیا
 نباشند پس هوش پذیریدای باینشان پس بر آئینه آن حجت خداوند تعالی بر شما تمام شد تا
 روز رستاخیز مترجم گوید که خلاصه کلام همین است که آنچه آن که ختم نبوت را استمرار معجزه لازم
 یعنی هرگاه حکمت این روی جلشانه اقتضا کند سلسله نبوت یک بنی خاص تا دامان قیامت دراز
 کند و بعثت نبی دیگر نماند که در در صورت چنین نبی را که خاتم الانبیا را قرار بد معجزه دهند
 که سپری نشود زائل نگردد هر زمان مستمر ماند تا آنکه رستاخیز روز برسد تا در هر زمان بدیدن
 آن معجزه موجوده سپری نشده تصدیق رسالت و اذعان نبوت چنین خاتم الانبیا رسالت
 یاب گردند پس این معجزه داعی الوجودند بندگان خاتم الانبیا را چنانکه کلامی که دیگری از کمال
 فنون فصاحت و بلاغت با وصف تحدی و معارضه و کمال عداوت بر آوردن همچو آن کلام قدر
 نداشت و ندارد معجزه قرار یافت به حضرت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم یعنی قرآن مجید که
 فصحاء و بزرگان و بلخار قطمان با وصف یگانه روزگار شمرده شدن آنان در جاد و کلامی و
 غایت بغض و عداوت آنان با حضرت خیر الانامی از آوردن مثل آن همه زبون شدند و سلسله
 در ماندند و الی الآن بهمان اعجاز کتای است که بود و الی بیامونش نگشته تغیری ملامه یسویس
 نمکشاده همچنین استمرار معجزه را ختم نبوت لازم است چه در صورت موجود بودن معجزه مصدق رسالت
 وجود رسالت ناگزیر و بر تقدیر وجود رسالت رسولی لایسما مصلی بر رسالت عامه بعثت رسول دیگر
 ظاهرا منافی حکمت و دانا خداوند گاری نمکند که مخالف و مبین حکمت تصور کرده شود پس هوش پذیر
 شد تلازم در میانه استمرار معجزه و ختم رسالت و ازین تلازم خود پدید آید که معجزه حضرت خاتم النبیین
 راس المرسلین محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم همین قرآن بود که داعی و مستمر در هر زمان موجود
 و چون معجزه مستمره است ناگزیر آنحضرت علیه الصلوٰة والسلام خاتم النبیین بود برین تقدیر و باین
 تقدیر اهل ایمان را سوسه معجزات دیگر سوا سے قرآن مجید که بشماره الوت مردم زاد صد و در
 ظهور آن ازین خلاصه عالم و عالمیان برگزیده ترین پیغمبران زمان صلی الله تعالی علیه

وسلم داعی نماید حاجت نیست چه آن معجزات ہیچو معجزات انبیاء سابقین سیری شدند و این خود
 موجود است این نقد بگیر و از آن کمین گشته و نابود شده دست بردار آرد و او را اس سے
 یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ضروری اور ناگزیری ہے کہ خاتم الانبیاء کا معجزہ کلام ہی کی مجلس
 سے ہونہ دوسری جنس سے تاکہ وہ معجزہ ہمیشہ باقی رہے اور وہ معجزہ کے نوع باقی ہے
 کلام ہی ہے اس فرد میں منحصر ہے اس واسطے کہ جو غیر کلام ہوتا ہے وہ تو زوال کے معرض میں
 رہتا ہے اس واسطے ایسا معجزہ خاتم الانبیاء کا معجزہ نہیں ہو سکتا ہے بسبب زوال پذیر
 ہونے معجزہ کے باوصف دائمی ہونے رسالت عامہ کے پس ایسا معجزہ زوال پذیر صلاحیت
 اور قابلیت نہیں رکھتا خاتم الرسالت کے معجزہ ہونے کے پس ہی بہید ہے معجزہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونے میں غیر جنس سے اون معجزہ ون کے جو تھے واسطے سارے
 پیغمبروں کے یعنی کلام کے جنس سے معجزہ نہیں دیا گیا کسی پیغمبر کو سوائے حضرت خاتم الانبیاء
 صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نیز یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معجزہ کلامی دائمی صلاحیت نہیں
 رکھتا معجزہ ہونے کی واسطے غیر خاتم الانبیاء کے اور نہیں تو وہ خاتم الانبیاء ہوتے ورنہ
 غیر خاتم النبیین کا معجزہ صلاحیت رکھتا ہے واسطے خاتم الانبیاء کے اور نہیں تو خاتم الانبیاء
 نہوں پس ہوش بکڑا دے ہوشمند و پس تحقیق حجت الہی تمہارے اوپر پوری ہوئی قیامت
 تک مترجم کتاب ہے کہ خلاصہ کلام یہ ہے کہ ختم نبوت اور معجزہ کلامی میں تلازم کی نسبت ہی یعنی
 ایک دوسرے کو لازم اس تفصیل سے کہ دائمی اور مستمر الوجود معجزہ نہیں دیا جاتا مگر اس ہی
 کو جسکی نبوت قیامت تک باقی رکھیں خداوند تعالیٰ کو منظور ہو اور جس نبی کی نبوت دائمی نہ
 اوسکو یہ دائمی معجزہ نہیں دیا جاتا اب دوسری طرف سے قیاس کرنا چاہئے کہ جس نبی کو خاتم
 الانبیاء قرار دینا منظور ہوتا ہے اوسکو ایسا معجزہ نہیں دیتے جو زوال کے معرض میں ہو یعنی معجزہ
 دائمی کو سوائے کہ اگر خاتم الانبیاء کا معجزہ ایسا ہو تو قابل زوال ہو پس در صورت زوال کے نشا
 اور صدق اوسکی رسالت دائمی اور نبوت عامہ کا کیا ہو اس واسطے خداوند تعالیٰ نے حضرت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا معجزہ مرحمت کیا جو موجود ہی اور قیامت تک نثار رہے
 تعالیٰ باقی رہیگا اور یہ معجزہ دوسرے کسی نبی کو نہیں دیا کو سوائے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کسی نبی کی نبوت قیامت تک باقی رکھنی منظور اور مقتضای حکمت الہی
 رہتی پس اس کے صاف ظاہر ہوا کہ اگرچہ اور یہی ہزاروں معجزے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 علیہ آکر ہوئے ہیں اور جن سے ظہور میں آئے جس سے جو معجزے تھے اور پیغمبروں کے مگر صدقہ
 نبوت دائمی اور برہان رسالت عامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی دائمی ہمیشہ باقیامت
 موجود رہنے والا معجزہ یعنی قرآن مجید ہے اور اثبات نبوت اور دعوی رسالت میں یہی
 معجزہ کافی وافی اور دوسرے معجزات صادرہ کی طرف حاجت نہیں جسکے دلکی آنکھیں کھلی
 ہوں وہ دیکھے جسکے کان سنے کے ہوں وہ سنے جسکا دل غفلت کی نیند اور زنا انسانی کے
 نشہ سے ہوشیار ہو اور بیدار ہو وہ سمجھے بوجہ اور صل تو یہ ہے کہ جسکو اللہ تعالیٰ سید
 راستہ بناوے وہی شخص راہ پاوے عربی واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم
 وغایۃ جو ابکم لانعلم اتفاق العرب وفضحا نھم علی عدم امکان الاتیان
 بالمثل فنیہ اول النقص بان الجاهل بالسحر والطب ایضا لا یعلم اتفاق السحرة
 والاطباء علی العجز عن الاتیان بمثل ما یتاہبہ وثانیا نہ یلغی للعلم اتفاق من یحزم
 العقل بعدم تواطئھم علی الکذب لکما یلغی ذلک فی حق الا ولین ایضا وذلک
 یحصل بخص قلیل فعلیکم بالفحص حتی یحصل لکم العلم مع ان صدق هذا
 القول عنکم مستفید فان لجاج طباع العرب لظہر من الشمس ونداء فقہاء الامم
 بوجوب نحدای القرآن علی کل احد ابین من الامس ومع ذلک الفقہاء علی الامم
 بہ ہذا المعجزۃ فکیف یفتی الشاک فیکم ایھا الناس فانقوا اللہ لعلکم تفلحون واری
 وپایان جواب شمایں بود کہ ما نمیدانیم یعنی آگاہ یمیم متفق شدن عرب و نصیبان آنان بقدرت
 نداشتن خود با بر آوردن کلامی مثل این کلام یعنی قرآن مجید پس در ان یعنی در جواب شما
 اول بطور نقض والزام باین تقریر کہ نا آگاہ از فن سحر و ما دان از فن طب نیز نمیدانند
 اتفاق کردن ہمہ ساحران یعنی در معجزات موسوی و نیز اجماع و اتفاق ہمہ طبیبان یعنی
 در معجزات موسویہ موسوی علیہ السلام بہ عاجز شدن خود با از آوردن مثل آنچه کہ آبن دو
 یعنی موسوی و عیسی علیہما السلام آوردند خلاصہ جواب این است کہ شما بہ نبوت حضرت موسوی و

نیز به نبوت حضرت عیسی ایانندارید و استدلال شما را ثبات نبوت این هر دو علیهما السلام همین است که از
 ایشان کار با نظمو رسید که دیگران جز این هر دو از آوردن مثل آن زبون شدند پس بقصص این استدلال
 گفتندی می توان که ما را معلوم نیست که ساحران آن زمان سرسرا عاجز و زبون شده باشند از تقلیب عصا به
 پیکر چه یا همه طیبیان آن عصر زبون شده باشند از زنده کردن مرده پس جواب شما چه باشد و در همین جواب
 بر سبیل حل و کشف حال چنین که اتفاق کردن گروهبی که برور و غ مستغف نشدن آنان عقل بالجمهم میداند
 بسند است و کفایت میکند بر حصول علم بصدق نبوت آنچه آن که کفایت میکند همین در حق آن دو اول
 یعنی موسی و عیسی علیهما السلام و این حاصل می تواند شد باند که از پش و هش و جستجویش بر شاست جستجو
 که بکارش گیرید تا شمارا هم علم حاصل شود با اینکه راستی این گفتار از شما فائده بخش است که هر آینه منشع
 با صرا و در شتی است بهود پدید آید از نور شید و بانگ بلند آواز کردن دانشمندان اسلام بواجب بودن معارضه
 بالقرآن یعنی بر تقدیر شک و انکار پدید آید از دیر و زگذشت بر کسی و با این همه متفق شدند برایمان
 آوردن آن نبی صلی الله علیه و آله و سلم همین معجزه پس چگونه باقی ماند شک در شما سه مردمان از خداست گفتار
 بر رسیدن که فلاح یا بیدتر هر گوید که گفتار مولف رحمه الله تعالی متضمن است سه گانه جواب را نخستین بر سبیل
 الزام و دو دیگر بر سبیل حل کی باین تقریر که خود از قول شماست که عرب در شت منش و با صرا را ندید پس خود
 ظاهر است که مردم در شت طبع تا وقتیکه خود بین بود از و ما بهیت کما فی سخن نمی رسند تصدیق نمیکند
 و آنان بدیدن چنین معجزه بر رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم ایمان آوردند پس حقیقت این معجزه ظاهر شد و تقریر
 حقیقت معجزه صدق رسالت و نظر بوجود دشمن و استدانت معجزه ختم نبوت و عموم رسالت پدید آید و پدید آمد
 جواب دیگر اینکه خود همه میدانند و سرسرا آشکار است که علماء اسلام در بر زمان و بر تعلیم بانگ بلندند از بر کشیدند
 که هر که را در اعجاز قرآن مجید کار مانشکی بوده باشد او معارضه و تحدی پیش آورد و اقصا سوره مثل قرآن مجید
 در غایت درجه بلاغت و احتواء مقاصد جمه و احاطه مصاد و آمارب عالی که کفیل خوبی بر دو جهان تواند
 شد بسیار و کس نمی آرد پس ازین هم صدق رسالت و حقیقت معجزه همه پدید آید زیرا که هر که دلیل خود
 استوار نمی داند چنین بی باکانه در معرض تحدی مخالفان دین را که اطفا نور قرآنی در سرداشته باشند نیز خواهد
 بل نظر بر ضعف استدلال بر خود مخالفان گفتار میکنند پس در همین دلیل نیست از کلام که بر سبیل حل پس از الهی
 گفته شد آورد و غایت مرتبه جواب تمهید را بهی هوگا که هم نیند جانته که عرب او را و کس نصیح بلیغ متفق

ہوں اس امر پر کہ وہ عاجزین ایسے کلام لانے سے پس اس میں جواب اول تو اوپر طریقہ الزام اور نقض کے
یہ ہے کہ ناواقف سحر کے فن سے اور نا آگاہ طب کے علم سے ہی نہیں جانتا کہ سارے ساحر اور سارے
طیب عاجز ہوئے تھے لانے سے ایسے کاموں کے جیسے کہ وہ دونوں یعنی حضرت موسیٰ و عیسیٰ لائے
یعنی ایسا شخص کہہ سکتا ہے کہ اگر بلکہ بالیقین معلوم ہو جاوے کہ زمانے میں موسیٰ علیہ السلام کے سارے
ساحر عاجز ہو گئے تھے سائیکو اوڑھا بنانے سے یا زمانے میں حضرت عیسیٰ کے سارے طیب عاجز ہو گئے
تھے مادریا و اندر ہے کہ سو انکما کرنے سے اور انہوں نے بالاتفاق بیان کیا تھا اپنا عاجز ہونا ایسے
کاموں کے لانے سے اور اقرار کیا تھا کہ یہ کام سحر یا طب کے فن سے تعلق نہیں رکھتے تو میں ان دونوں
پر ایمان لانا ہوں لیکن مجھے معلوم نہیں کہ سب ساحروں اور طیبوں نے اپنا عجز ظاہر کیا تھا یا نہی صورت
میں کیونکہ ان دونوں پیغمبروں پر جنکی نبوت کے تم قائل ہو ایمان لاسکتا ہوں پس جو تمہارا جواب ہو گا
اس شخص کو وہی جواب ہو گا ہمارا تلمو حفظ اور میں جواب برسپیل حل کے اول بقولہ انہ کیغنی یعنی ایسے اور
اس قدر آدمیوں کا کہ جنکی نسبت عقل حکم جزئی کرتی ہے جوٹ پر متفق ہونے کا اتفاق کرنا جیسا کہ کفایت
کرتا ہے اور ان دونوں کے حق میں ایسا ہی کفایت کرتا ہے اخیر کی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
حق میں اور یہ امر حاصل ہو سکتا ہے تو ٹری سی جستجو سے پس تم کہ جستجو یعنی جب ہلکو معلوم ہو جاوے
کہ لاکھوں آدمی اہل عقل خدا پرست تھے متفق ہیں اس امر پر کہ سارے عرب اور ان کے کامل البلاغیت
ہو گئے ایسے کلام لانے سے جو مثل ہو قرآن مجید کے پس یہ اتفاق ان کا ہلکو علم جزئی دیتا ہے اور صدق
اس امر کے کہ بیشک سارے عرب اور اسکے فصیح و بلیغ عاجز ہو گئے ایسے کلام لانے سے جیسے کہ مسیحیوں
نے ہی ایسے ہی تو اثر سے دریافت کیا سچا ہونا موسوی اور عیسوی معجزوں کا مع اس کے کہ یہ امر تم
ہی سے ہلکو فائدہ دیتا ہے کہ عرب کے باشندے سخت طبیعت ہوتے ہیں یعنی جب تک آپ خوب سمجھتے تو
نہیں لیتے نرم طبیعت سے کسی بات کو قبول نہیں کرتے اور عرب نے جب تک خوب سمجھتے تو جوہ نہیں لیا ایمان
نلائے ہاں جب یہ داعی معجزہ دیکھا تب صاحب معجزہ پر ایمان لائے پس یہ بھی دلیل ہے اور صدق
اس معجزے اور سچے ہونے دعویٰ نبوت کے اور پھر یہ جواب دوسرے بقولہ و نداد فقہاء الاسلام یعنی
ایک یہ بھی دلیل ہے کہ علماء اسلامی بزمانے میں اور ہر ملک میں بلند آواز سے پکار کر کہتے ہیں کہ
جسکو شک اس داعی موجود معجزے کے معجزہ ہونے میں ہو اور سپر واجب ہے معارضہ اور تحدی کرنا

یعنی لانا کوئی سورہ مثل اس قرآن کے پس باوجود ایسی نذر عام کے جبکہ کوئی شخص اسلام کے مخالفوں
 میں سے باوصف تحصیل فنون بلاغت کے اور سبزی اور غلبہ چاہنے اپنی آئین کے جو تقلید قبول
 کی ہو متحدی کے مقام میں اور معارضہ کے میدان میں اگر نہیں کہہا ہوتا یہ ہی بڑی دلیل حقیقت آ
 دائمی معجزہ کی ہے اور یہ دونوں ام یعنی عرب کا ایمان لانا باوجود لجاجت طبع کے اور نذاکرنا علمائے
 اسلامیہ کا آفتاب سے زیادہ روشن اور کل گزرے ہوئے سے زیادہ ظاہر اور تحقق ہے پس کیونکر
 باقی رہ سکتا ہے تم میں شک اسے آدو اللہ تعالیٰ سے ڈرو تا کہ تم فلاح پاؤ عرومی و ایضاً معجزۃ
 هذا البنی لا یلیون الا من العقلیات و ادراکات العقل عند اهلها بخلاف معجزتھما فان
 معجزتھما متعلقۃ بالامور الحسیۃ و القہر فیہا عند اهلها و بالجملة لیس المعجزتھما
 جہتۃ قوۃ الامن جہتۃ ان الف العوام بالمحسوسات اکثر من الفہم بالمعقولات لکن لا شک
 ان الف الخواص و نظرہم فی المعجزات المعقولة اقوی من المحسوسۃ فمعجزات الاولین
 اقوی فی نظر العوام و معجزات الاخیر اقوی فی نظر الخواص و اذا ثابت قوۃ معجزۃ
 القرآن بالنسبۃ الی معجزات سائر الانبیاء من وجوۃ شتی فلو لم یتکفہا بعض الظالمین
 طلباء للاتیان بامثال معجزات سائر الانبیاء فاو لئک الذین یستبدلون الخیر بالذی
 هو ادنی و ہم بالاعراض عنہم اجری فاذا عرض عنہم البنی او علق مطلوبہم علی مشیۃ
 اللہ تعالیٰ فلا جر علیہ اذ مثلتم کمثل الذی استقاء بنویر السراج فی رابعۃ النہاس و
 ما کان غرضہم الا التحکم و تعنت علی اللہ تعالیٰ بل انہ تعالیٰ لو اعطاهم مطلوبہم فہم
 لا یؤمنون و لا ینتروں بل کانوا یطلبون ثالثاً و رابعاً و هكذا و انہ لا فائدۃ فلا یفعلوا فاعلم
 فضلاً عن الحکیم علی الاطلاق فارسی و نیز معجزۃ ابن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نیست مگر از عقلیات
 و دریا بیش خرد بہا و تعقل معقولات نزدیک اہل خودست یعنی معقولات را وقتی و اعتباری ہست بر
 ارباب عقول عالمیہ برضات معجزہ ہست آن دو یعنی حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام پس ہر آئینہ معجزات
 آن ہر دو متعلق نامہ امور حسی یعنی گاہائیکہ جو اس ظاہری جون و دیدن و شنیدن و شنیدن و شنیدن
 و سادیدن و ابستگی دارند و تصرف در آن نزدیک اہل آنست و بالجلد بر معجزات آن دو را جہتی در
 قوت نیست مگر ازین جہت کہ انس و الفتن عوام الناس با امور محسوسہ بیشتر مباحثہ از اندیشیدن و

در یافتن عقلیات یعنی از برای آن که نفس را که تصور عقلیات ماست و حمارت بهم نرسانیده باشد
 هنگام تفکر و نقل عقلیات کلفتی بهم می رسد و شقی در میگردد بخلاف حیات که عقل در یابش و قوه مفکره
 را دقتی و صعوبتی پیش نمی آید و لیکن شک نیست که انس و لغت خواص الناس یعنی ارباب هوش و
 اصحاب عقل و نظر آنان در معجزات عقلی استوارتر می باشد از معجزات محسوسه یعنی از بهر آن که ارباب عقل
 در عقلیات بر ترتیب نفااض و عکس و نتائج آن مایه و قهلاً جاری برند و موشگای ما به بیدار می آزند
 که خطای در آن واقع نمی شود حقائق نفس الامر به برکتشاده میگردد پس اصل حال استوارتر پیدا و هوید میشود
 پس معجزات آن دو یعنی معجزات موسوی و عیسوی قوی تر اند در نظر عموم از بهر آنکه در یابش آنان خود
 منتهی می باشد بد ریافتن کارهای که بحس تعلق دارند چو دیدن مردم عصای موسوی را که یکا یک بر پیکر
 مار پیکر بسته نمودار شد پس بصورت اصلی خودش باز آمد و همین سان دیدن مردمان دنیا ساختن
 مسیح علیه السلام که رما در زاد را پس همین چشم دید خود را یا شنیده را از جم غفیر همه استوارتر در راستی
 امکان برده بدل می بریزند و معجزات اخیر یعنی حضرت خاتم الانبیا صلی الله علیه و سلم قوی تر اند در
 فکر و نظر خواص الناس یعنی ارباب عقل زیرا که پس از ترتیب مقدمات و ادراک عمق و نتائج اشکال
 باستواری می آزند و هر گاه بالتحقیق ثابت شده قوی بودن معجزه قرآنی نسبت معجزات همه انبیا
 علیهم السلام بوجه شده متفرقی یعنی بوجه بقای این معجزه و عدم تغییر آن از زمان نزول الی الآن
 و همین سان از باب عقلیات بودنش و جز آن دیگر وجوه که مذکور شده در صورت اگر کفایت از ظالمات
 یعنی کفار ستم روا دارندگان بر نفسها خود باین عقلی دائمی معجزه بسند نکرده معجزات دیگر سیه مانند
 معجزات همه پیغمبران پیشین زمان طلب کرده باشند پس چنین ظالمات آنان باشند که بدل میکنند خوبی
 بتری را بکترین یعنی کترین چیز را خواستاران میشوند و بهترین ملاذ دست می دهند پس چنین کسان را که
 اندر بر و بر تافتن از آمان پس اگر نبی صلی الله علیه و سلم از اینان رو بر تافتند یا مطلوب آمان را بر
 مشیت ایزدی و ارادت او تعالای محول کرده باشند درین جزئی و مضائقه نیست از بهر آنکه مثل آنان
 بچو مثل کسی است که هنگام غم روز روشنی بزد و گردد از جراح و غرض آن ظالمات از چنین بزد و روشنی
 مگر حکم بر خداوند تعالی و لغت یعنی زیان دیگری خواستن بجاری که در آن این زیان خواهد رانیز
 زیان شیطانی و مندرج بود بلکه ایزد تعالی اگر این خواسته ایشان می بخشید باز هم ایان نمی آوردند

و از خواست سست و قانع نمیشدند دوم بار و سوم و چهارم و پنجم سان خواست خود را بدین مانی
 میکشیدند درین صورت فائده مترتب نمیشد پس مرد با خود چنین نمیکند چه جای و از احکیم علی الاطلاق
 مترجم گوید که با اینصاح قول مصنف رحمه الله تعالی بانکه معجزه هذالنبی لاکون الامن العقلی
 شالی فر نمودن باظهار کرب عقلیه و مطالب غامضه تا که زیرست تا که نگرندگان این رساله عجاله را
 سودی بخشد انشاء الله تعالی بناه علی نذر گویم که بر خرد مندان یزدان بخرد که دل با نوار خرد زرخان
 و طبع بلغات قدس تابان دارند روشن تر از خورشید در نیمروز است که خواسته از بخت انبیا و مقصود
 از رسالت رسولان راستی بر کثا همین میباشد که از ناسزا و لایبغی بر کنار بوده نیک اندیشه و
 پاک کردار دستوده گفتار آفریدگار خود را نمازند و نیایش کنند و فرمان برند که از آن گیتی را آراستند
 دیدید آید همه راست ستوده کردار یزدان پرستار مانند بر گاه برسیدن اجل مقدر و معهود این
 خاکی آیشین گذارند بفرزین جهان در پاک مینو جا ویدان جا وید شادمان زیند و این مقصود
 حاصل نشود مگر آنکه حضرت انبیا و رسل علی نبینا و علیهم الصلوٰة والسلام نخستین سبوت فیم و در سلیم
 یعنی است خود را از خشم خداوند شوق العقاب ترسانند که از آن از شرک و کفر و دیگر سیات و قبائح بر کنار
 مانده از ذائل که ناستوده خوبا باشند و نیز ناپسندیده اعمال بدو کر مانند آئینه دل از ترک تو
 شهویه و غضبیه که محرک بسوی از کاب ناستوده کردار و گفتار و ناز است اندیشه میشوند پاک و ایند
 بر جاسه این رذائل زایل فضا کل و شمائل ضعیف بر نشانند که از آن اصدار اعمال حسنه همه آسان
 شود و بعد از ازاله رذائل اخلاق و قبائح اعمال و قوت عاقله کی نظریه و دین علمیه را بر و شونند بر سلطت
 قوت نظریه عقاید حقیقه که از زبان نبی بشنوند بر دل نقش بندند و بواسطت عاقله علی دانسته را بکار کرد
 آرند از حنات و طاعات و چنین آموزش و اقتدای قویین میسر نشود چه به تبعیت فرستادگان هستی خدای
 و تصدیق آبان و راست دانستن آسانی و حی که در آن احکام و اوامر و معارف و دیگر اسرار که از آن
 بنده بخدا و عابد معبود هستی آرا برسد مذکور باشند المحاصل بالا جمال و الاشاره گفته شد و در ^{تفصیلات}
 را صحنه شیشه شماره و کتب طویل الاذیال هم آنچه تا که باید برگزاردن نیارند لیکن در قرآن مجید
 چنین مطالب عالی و مقاصد غامضه در آیات چند علی سبیل الاستیعاب و الاحتمال بروشی در آورده
 شده اند که تا کجا که بر نگانند استخراج لطائف و استنباط رموز و خواص ممکن چنانکه انموذج جابغی بر

دریا سارت پس اگر این عقلی معجزہ نیست دیگر حقیقت و قولہ فلو لہ بلیغہا بعض الظالمین باین
 اصلاح کہ مشترکان قریش پیغمبرہ دستی حسد کہ بودید نبوت حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بسوز
 درونی و حسد جتانی بزبانہ عمی سوختند و باوصف تصدیق خود با باسانی کلام بودن قرآن مجید و بعض
 بقاضاے لغت و سرتابی بر زبان میدادند چنانکہ در سورہ بنی اسرائیل مذکورست و لقد صوفنا فی
 هذا القرآن من کل مثل یعنی ہر آئینہ بگردانیدیم و مکر و وار و کر و یم پر از زیادت توضیح و افزونی
 ہو میدادی درین ہرگونہ مثل فابی الکو الناس الا کفورا پس سر بر تافتند بیشتر مردان مگر کفران و
 ناسپاسی را و قالوا لن نؤمن لک حتی تجف لنا من الارض یبنوعا یعنی و گفتند کہ زمینہا را یا
 نخواہیم آورد تا زمانی کہ بشکافی از بہرما از زیر زمین چشمہ ساری و فعی او یلون لک جنة من نخیل
 و عنب قنجر الہنار خلاصہ تعجبی یعنی یا بودم تر باغی از خرما بن و انگو پس شکافی دروند آن
 نر باروان کردن و شکافتن مرد باہمت و انشو مند بسوی دکن ہمہ چی جنین حاسدان پی بردن میتوان
 کہ پیغمبرہ دستی حسد و غنا و درونی چشم از دیدن جنین تابان فروغ بگوری کشیدہ و جنین کم ہا سبک
 زوال چیز ہا را کہ باغی و نہری بود درمی خواستند پس خواست اینان شایش و قابلیت آن نہاشت
 کہ بشنیدنش گوش فرامی توان داشت پزیرفتن و بکار برستن خود امر دیگرست اُر و او در پی پیغمبرہ
 ان بنی صلعم کا نہیں کہ عقلمیات سے یعنی معجزہ قرآنی عقلی ہے یعنی عقل سے اسکا اعجاز ظاہر ہوتا ہے
 حسی اور محسوس نہیں کہ ان ظاہری حواس سے دریافت ہوا و عقلی ادراکات ہوتے ہیں اون کے
 اہل اور لائقوں کے پاس یعنی اہل عقل اور ارباب دانش کے نزدیک اسکا وقع اور اعتبار ہوتا ہے
 اور بظرافت معجزوں اون دونوں یعنی حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے پس بالتحقیق اون کے معجزے
 تعلق رکھتے ہیں ساتھ کاموں جیسے کے اور تصرف اوین یعنی امور حسیہ میں نزدیک اہل اسکی کے
 ہوتا ہے یعنی حسی کاموں کو وہی آدمی جو صرف محسوس کام سمجھ سکتے ہیں معقول سے اونکو کام نہیں پتا
 ہے پسند کرتے ہیں اور معتبر سمجھتے ہیں اور بالجملة دونوں علیہما السلام کے معجزہ و نکو کوئی صحبت قوت کی
 نہیں مگر یہی جہت کہ عوام الناس کا مالوف ہونا اور مالوف ہونا ساتھ حسی کاموں کے زیادہ ہوتا ہے
 عقلی مطلبوں کے سمجھنے سے لیکن تنگ نہیں آسین کہ خواص الناس یعنی ارباب عقل و اصحاب فہم کی نظر
 عقلی معجزوں میں قوی تر اور استوار تر ہوتی ہے حسی معجزوں سے یعنی عقلی معجزوں میں اہل عقل قوت تر

رکھتے ہیں کہ فیضین اور عکس اور شکلوں قیاس سے نتیجے بنا کر خطا اور صواب میں تمیز کر لین اور ان کو
 اور مافی الواقع کو سمجھ بوجھ کر اپنے دلمین ایسا باندھیں کہ ٹٹ نکلے اور دوسری سمجھ والوں کو اسی طرح
 سمجھا دیں کہ شک اور گمان کا راستہ اونکے دلمین ایسا بند ہو جاوے کہ پھر نہ مکمل سکے اس واسطے
 عقلیات میں انکا تکرہت مستحکم اور ٹیک ہوتا ہے پس اون دنوں علیہما السلام کے معجزے تو عوام
 کی نظر میں زیادہ قوی ہیں اور ان اخیر صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے خواص الناس کے نزدیک تبار
 خواص ان خواص کی عقل میں قوی تر ہیں اور جب بالتحقیق ثابت ہو چکی قوت قرآن کے معجزے کی
 بہ نسبت معجزوں سارے پیغمبروں کے وہوں متفرقہ یعنی بہت سی وہوں سے جیسی زائل
 ہونا اون معجزوں کا اور باقی نہ رہنا اونہیں سے سوائے روایت اور حکایت کے اور نیز حسی کا ثبوت
 سے ہونا اور حال یہ کہ محسوس کام ضعیف ہوتے ہیں عقلی کاموں سے اور سوائے اسکے اور وہ ہیں جو
 مذکور ہو چکے ہیں اور نیز بیان کیجا سکتی ہیں اور موجود اور دائمی ہونا اور عقلی ہونا قرآنی معجزہ کا جو
 خود ظاہر ہے پس اگر بعضے ظالموں یعنی مشرکوں قریش نے جنہوں نے اپنے ہی اوپر خود ظلم کیا ہے انکار
 کرنے نبوت سے کہ اپنے آپکو ذوزخ میں ڈالابست سے محروم رکھا اسی موجود معجزے پر کفایت کی
 اور دوسرے معجزوں مثل معجزوں دوسرے پیغمبروں کے طالب ہوئے یعنی حسی معجزے چاہے پس
 وے آدمی تھے دیسی جو اچھی چیزوں کے بدلے میں بُری چیز لینا چاہیں پس ایسے آدمی لائق ہوتے
 ہیں اس امر کے کہ ان سے سوئہ پیرا جاوے درصورت اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض
 کیا یا انکی خواہش کو معلق اور وابستہ کیا اور ارادہ الہی جل شانہ کے تو اس میں کیا ہرج ہے اور کون
 نقصان اس واسطے کہ انکی مثل ایسے آدمی کو بجز جودن دو پہر چراغ سے روشنی ڈھونڈے اور انکی
 مرض منتہی سوائے تحکم اور لغت کے یعنی اللہ تعالیٰ کے اور حکم چلانا کہ جو جو معجزے وے چاہیں ہی
 مازل کرے اور نیز اپنی پندار اور گمان میں ضرر اور زیان چاہنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا باوجود
 جاننے اپنے ضرر کے یعنی یہ بھی جانتے تھے کہ انکی نبوت سچی ہے درصورت انکار جنم حاصل ہو سکتے
 ہیں مگر یہ بھی اس گمان سے کہ ہماری تکذیب اور ایسی ایسی خواہشوں سے نبوت حضرت خاتم الانبیاء
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ظہور نہیں ہو سکتی بلکہ اگر اللہ تعالیٰ اونکی یہ خواہش قبول فرما کر یہ مطلب اونکا
 دے بھی دیتا تب بھی ایمان نہ لاتے اور اپنے ایسے کاموں سے باز نہ ہتے بلکہ تیسرا چوتھا اور اسی طرح

یعنی پانچواں جتنا اور جہاننگہ گگون سکتے طلب کرتے باوجود یکہ اسمین یعنی انکی مطلب کے دیدینے میں ناندہ
 نہ تھا پس ایسا کام یعنی اس حال میں اونکی خواہش کے موافق کام کرنا تو کوئی عقلمند آدمی ہی نہیں کرتا چاہے
 حکیم مطلق مثل شانہ مترجم کتاب ہے کہ بھادوا وضع کرنے اس قول بولف رحمہ اللہ تعالیٰ کے و مجتہد ہذا لفظی
 لاکہ یوں لاکہ من العقلیات ایک مثال لانا اس مراد سے کہ دانشمند با انصاف کو خوبی دلانیشن ہو جاوے
 کہ قرآن مجید کہ بیشک ایسا عقلی معجزہ ہے جس میں مقاصد عالیہ اور مطالب نامفہمہ ایسے ہیں کہ جھکے دریا
 ہونے سے سعادتمند بنا ہوش آدمی دونوں جہانکی خوبیوں سے آگاہ ہو سکتا ہے اور یہ مطالعات
 غایت درجہ کی رشاق اور خوبی عبارت سے بیان ہوئے ہیں اس طرح سے کہ اس قدر بدایتیں اور
 تعلیمیں کہ طویل الذیل کتاب میں اونکے بیان کیواسطے کافی و دافی نہیں صرف ایک دو آیتوں میں ذکر
 کی گئیں بلکہ بعض جگہ صرف ایک دو کلموں ہی میں چنانکہ بعد ختم اس ترجمہ کے میں مترجم ایک ضمیر
 اور محققہ اسی خاص امر میں یعنی تفسیر بعض آیتوں کی جس سے ہر ایک کو معلوم ہو جاوے کہ بیشک ایک
 ایک قطرے میں لاکھوں دریا سماے ہیں تالیف کر کے اسی رسالہ کا خاتمہ قرار دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ
 اس وقت بہت مختصر بیان سے اس آیت کریمہ کا ترجمہ مع مختصر سے توضیح اور تفسیر کے لکھا ہوں و اللہ
 المستعان فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے آذ الذک الکتاب لاریب فیہ یعنی الاحرف فحول قرآن
 میں سے ہیں حیسن والقلم ووق والقرآن والم والم اور غیرہ انکا بیان بہت طویل ہے تفسیر کی
 کتابوں میں مفصل مذکور یہ مقام تفصیل کا نہیں ہے لیکن بھادوا میں صرف تھوڑی سی عبارت
 شیخ عارف کامل محی الدین بن العزلی قدس اللہ تعالیٰ لہ اسہ کا ترجمہ اسکے باب میں مذکور ہوتا ہے
 اشارہ کیا ان تین حرفوں سے طرف کل وجود کے اس حیثیت سے کہ وہ کل ہے آ اشارہ ہر طرف
 ذات اول الوجود یعنی حضرت موجود حقیقی و موجود تحقیقی جل شانہ کے اور آ اشارہ طرف عقل فعال
 سہی بجزہ کل کے جو اوسط الوجود ہے کہ فیض لیتا ہے حضرت مبداء علی جل شانہ سے اور فیض دیتا
 ہے فتمی کو اور تم اشارہ ہے طرف محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو آخر الوجود ہیں اور انہیں
 کے وجود سے دائرہ تمام اور پورا ہوتا ہے اور متصل ہوتا ہے آخر اس دائرہ کا اپنے اول سے اور
 اسی اتصال سے ختم ہوا دائرہ وجود کا اور فرمایا کہ گردش کی دائرہ نے مانند اپنے ہیات کے
 کہ پیدا کرے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو چھوڑ کر یہ کتاب شک نہیں اسمین ہدی للفقیر

ہدایت ہے واسطے پرہیزگاروں کے الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ و ما
 سر نہ قناہم ینفقون یعنی ایسے متقی جو ایمان لاتے ہیں ساتھ غیب کے یعنی اون کاموں پر جو
 آنکھوں سے پردہ میں ہیں جیسے خداوند تعالیٰ اور نشتے اور قیامت وغیرہ اور سیدہ اور
 شیک پڑھتے ہیں نماز اور اسمین سے کہ جو ہم نے اونکو دی ہیں خرچ کرتے ہیں ترجمہ نام ہوا اب
 توڑے لطیفے سننے چاہئیں مخفی نہ ہے کہ پیغمبروں کے مبعوث ہونے اور رسولوں کے بھیجے جانے سے
 یہی مقصود ہوتا ہے کہ آدمی جو سب غلبہ قوت شہوی یعنی وہ قوت کہ جو چاہتی ہے اور کھینچتی ہے
 دے چیزیں جنکو اس تن کے باقی رہنے اور آفتوں سے بچا رہنے کی واسطے مناسب اور ضروری
 سمجھی ہے اور نیز سبب غلبہ قوت مخفی یعنی اوس قوت کہ جو چاہتی ہے دفع کرنا اور چیزوں کا
 جنکو اس جسمانی بقا کا مخالف اور منافی تصور کرتی ہے اس چند روزہ دنیا کے کاموں اور ناپائیدار
 ہوسوں میں ایسا قبلا اور گرفتار رہتا ہے کہ جب سے ہوش بگڑتا ہے اور جب تک مرنا ہے سو اسے
 لذتوں جسمانی اور تن پروری کے اوسکو اور کام علی الخصوص مہمت اخروی جس سے ہمیشہ کی
 زندگی اور دائمی عیش اور آرام نصیب ہو پسند نہیں آتی اسواسطے اپنے مبداء علی یعنی خداوندگار
 جل شانہ کا خیال ہی اوسکے دل میں اور نہیں آتا آخرت کے مواخذہ اور باز پرس سے اوسکو کچھ خود
 نہو کر ہمیشہ حاصل کرنے میں جسمانی لذتوں اور خام ہوسوں کے ادراطل امیدوں کے رہتا ہے تاکہ
 کہ اجل مقدر سر پر آکھڑی ہوتی ہے زبردستی سے گھسیٹ کر لیجاتی ہے ہمیشہ کی حیات اور حبت
 کی لذت سے محروم اور ناکام جہنم نصیب ہوتا ہے اور کبھی جو اوسکو اس جسمانی کاموں کے لذتوں
 سے کچھ معززیت حاصل ہوتی ہے تو شیطان کے بہکانے اور گمراہوں کی تعلیم سے شرک اور کفر
 اور فسق و فجور میں پڑ کر اوس غفلت سے بدتر مصیبت میں مبتلا ہو کر جاودانی عذاب سے معذب
 رہتا ہے پس خداوند دانا مہربان جل شانہ نے بقصداے اپنی رحمت کا طہ اور عنایت شاملہ کرتے
 ہدایت کا کھولا اور آدمیوں ہی میں سے ایک گروہ جنکو اوس نے پسند کیا معزز فرمایا منفیبات
 اور نبوت پر کہ دوسے طرف ایک خاص گروہ کے بر تقدیر نبوت خاصہ کے یا طرن ساری اولاد کو
 کے بر تقدیر نبوت عامہ اور رسالت کا فز کے جا کہ خدائی پیغام پہنچا دیں اور اونکو ایسی شیک اور
 درست تعلیم کریں کہ جس سے اپنے مبداء علی جل شانہ کو اوسکی کامل صفوں کے ساتھ پہچان کر اسی

پاک ایکلے خدا کو عبادت کریں اور اسکو حکم کو جو دنیا اور آخرت کی خوبی اور حیات ابدی کے فیصل اور دنیا اور آخری کے غذا ہوں اور جہنم کی عقوبتوں سے نجات پانے کی دلیل ہوں بجا لائیں اور جن جن عقیدوں اور کاموں سے اوس نے منع فرمایا ہو اوسکو بچیں اور جیسی کہ اوس توانا خدا کو رسم و رجن و کریم سمجھیں ویسے ہی شدید العقاب ذی لبش ہی جانکر اوسکے مواخذہ سے ترسان و لرزان رہیں اوسکے حکم کے خلاف نہ کریں کہ جس سے دنیا میں نیک نام اور عقبی میں شاکا رہیں بہشت میں ہمیشہ کمال خوشی اور عیش اور آرام کے ساتھ بسر کریں اور چونکہ خداوند جل شانہ نے بہشت میں پہنچنے نضر انسانی کا راستہ عبادت اور نیکیوں کا قرار دیا ہے کہ جس سے نضر انسانی کدورت اور ناپاکی سے پاک ہو کر اوس پاک ہمیشہ کے گہری یعنی بہشت میں رہے کسوا کہ ناپاک کو پاک گہر میں آنے نہیں دیتے اور عبادت اور نیکیوں کا حاصل ہونا وابستہ کیا ساتھ درستی عقیدہ کے جس سے شیطانی خواہے بچ کر شرک اور کفر اور زندقہ اور الحاد میں نہ پڑ جاویں اور اسطرح ٹیک طرح سے جاننے اور با تو کا جکھاض و تہی پس یہ جاننا اگر صرف جاننا اور بتیز کرنا ہو تو اوسکو نظر کتے ہیں جیسے جاننا کہ بیشک خداوند تعالیٰ ایک ہی خدا ہے اوسکے سوا کوئی اور خدا نہیں اور وہ حی قیوم علم حکیم ہے اور علیٰ ہذا القیاس دوسرے عقائد اور جو یہ جاننا اسطرح پر ہو گا اوسکو جانکر جاننے کے موافق کام میں لائیں جیسے جاننا فضیلت صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا کہ انکو مفروض جانکر ناز پڑ پین اور زکوٰۃ دین پس اسکا نام ہے عمل پس یہ قوت ادراکی کہ جس سے نظر پیدا ہو قوت عاقلہ نظریہ کہلاتی ہے اور وہ قوت کہ جسکے ساتھ عمل تعلق رکھتا ہے اوسکو قوت عاقلہ عملیہ کہتے ہیں اور نیز اول کے جاننے کو حکمت نظری کہتے ہیں اور دوسرے کے جاننے کو حکمت عملی اور حکمت نظری عبارت ہے درسیاتی مرتبہ اور اوسط درجہ کے حاصل ہونے سے جو محمود اور پسندیدہ ہے اور کم و بیشی کی دو طرفین ناپسند اور مذموم کمی کی طرف کا نام ہے تقریظ اور بیشی کی طرف کا نام ہے افراط اور اوسط کا نام ہے اخلاق فاضلہ اور بر فضیلت کی دو طرفین ہوتی ہیں اور ایک وسط دونوں طرفین مذموم اور وسط محمود جیسی فضیلت شجاعت کی دو طرفین ہیں ایک تو فرط کی طرف جسکو تصور کہتے ہیں یعنی بجا اور بے محل دلیری کرنا اور دوسری کمی کی جانب جسکا نام جہن اور نامردی ہے یعنی جہان دلیری کرنا عقلاً اور شرعاً پسندیدہ ہو وہاں نادلیہ ہونا اور اوج کے

در میانین درجہ ہے وسط کا یعنی بموقع اور مناسب جگہ جہاں شریعت اور عقل حکم دین دلیری کرنا
 جیسے جمادین پس یہ محمود اور پسندیدہ ہے اور علی ہذا القیاس دوسری فضیلتوں کا حال جب تک تفصیلاً
 بہت طویل ہے بالجملہ دین اور دنیا کی خوبی وابستہ ہے اوپر درست اور صحیح عقیدوں اور پاکیزہ خلائق
 اور اچھے کاموں کے اور ان مقصد و کما حاصل ہونا وابستہ ہے اوپر زائل اور دفع کرنے انکی ضرورت
 کے یعنی دور کرنا وہی اور نادرست عقیدوں اور بُری خصلتوں اور ناپسندیدہ خلقوں اور فسق
 و فجور کا اس خاص مصلحت اور حکمت سے ایزد تعالیٰ رسول بھیجتا ہے نبی مبعوث کرتا ہے اور لوگوں
 آسمانی وحی سے تعلیم کرتا ہے کہ اپنی امت کو آسمانی احکام تعلیم کرے اور انبیاء علیہم السلام میں سے
 بعض کو آسمانی کتاب عطا فرماتا ہے جیسے توریت و انجیل و زبور و فرقان اور دوسری صحیف جو
 دوسرے پیغمبروں پر نازل ہوئے جیسی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جبکہ یہ مقدم بیان ہو چکا
 تو اس آیت کریمہ کی لطافت سنو کہ قولہ تعالیٰ للمتقین متقین جمع ہے کلمہ متقی کی اور متقی کہتے ہیں
 اوسکو کہ جو اپنے پروردگار خداوندگار جل شانہ سے ڈر کر اپنے نفس کا دنیا اور دین کے زیان
 اور نقصان سے محفوظ رہنا چاہے یعنی بُرے عقیدوں شرک اور کفر اور بُرے کاموں فسق
 اور فجور اور بُرے خلقوں جیسے بخل اور نادلیری اور ابلہی اور وہی خیالوں سے اور جب ان
 ردائل سے محفوظ رہنا چاہے گا تو ضرور ہوگا اوسکو اچھے عقیدے سیکھنا نیک کام کرنا اچھی خصلتوں
 اور پسندیدہ خلقوں سے متخلق ہونا پس اس ایک کلمہ میں اشارہ ہو اوطن مطالب عالیہ کے جنکی
 تفصیل اور ایضاح سے طویل الذیل کتاب میں بہری ہوئی ہیں علم کلام اور علم اخلاق اور علم فقہ
 کے پس ایک کلمہ کو دیکھو اور ان مطالب عالیہ کثیرہ کو دیکھو پس یہ معجزہ عقلی نہیں تو کیا ہے اور
 اسکے سوا یونون بالغیب اشارہ ہے اطن حکمت نظری کے اور یقینون الصلوٰۃ اشارہ ہے اطن
 حکمت عملی کے اور خلاصہ اسکا یہ ہوا کہ خداوند بخشنی مطلق نیایش پسندار زانش دوست ہر سلسلے
 گمونیایش اور بندگی کی طرف بلاتا ہے اور پسند کرتا ہے اون بند و نکو جو اسکے آگے سرخاک پر گرتے
 ہیں اور نہایت ادب اور تعظیم سے یہ بندگی ادا کرتے ہیں اس سلسلے فرمایا یقینون الصلوٰۃ اور
 نفرنا یا یصلون باوجودیکہ حرفون میں کہ تھا اور جب نیایش اور عبادت کا ارشاد فرمایا چکا تو ہر
 کی کورماندون اور اہل حاجت کی دستگیری کرو پس یہ کلمہ ہمارے تھنا ہم کیسا عام ہے اس توضیح

سے کہ جنکو جو نعمت اللہ تعالیٰ نے بخشی ہے اوس میں سے دوسروں کو بھی بقدر مناسب کے دے جنکو مال دیا ہے دے زکوٰۃ دین صدقہ دین فرض دین غرض حاجت مند و نکی دستگیری کریں اور پرمیہ بھی اشارہ کیا کہ اپنا شب مال نہ دے مٹالین کہ جس سے خود محتاج ہو کر اگتے پھرین ایسا وسط فرمایا و مانیفنی اوس میں سے کچھ اور جنکو علم دیا ہے دے پڑھا وین جنکو معرفت کا علم بخشا ہے دے معارف آئی سکھا وین جنکو حکومت دی ہے دے حکومت کا نتیجہ یعنی عدل اور انصاف اور زیر دستوں کا آفتون اور ظلموں سے بچانا پس اسی مختصر آیت میں کیسے ارشاد ہیں کہ اگر اذکوا لاکم اہل ہی بیان کروں تو یہ مختصر سا ترجمہ مطول کے برابر ہو جاوے درنیصورت اس مختصر ترجمہ کے دیکھنے والوں کے ممال کا اندیشہ اور محمذ انموند کیواسطے کافی اب دوسرے قول کی توضیح کیجاتی ہے مولف رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں فلو لم یکتفہا بعض الظالمین یعنی اگر نہ کفایت کی ساتہ اس دائمی معجزہ قرآنی کے بعض ظالموں نے۔ یہ اشارہ ہے طرف بعض مشرکوں قریش کے جیسے ابوہریرہ اور ولید وغیرہ کہ باوجود سچا معجزہ جاننے قرآن مجید کے نرون وغیرہ کے معجزے جانتے تھے جنکا سورہ بنی اسرائیل میں مذکور ہے تو کہ تعالیٰ ولقد صدقنا فی حدی القرآن من اکل مثل یعنی بتعمیر ہم نے گردش دی اور پر اسے یعنی مکر کیا اس قرآن میں ہر مثل فابی اکثر الناس الا کفورا پس انکار کیا اکثر آدمیوں نے مگر کفر ان نعمت یعنی ناشکری وقالوا لن نومن لک حتی تغیرنا من الراض ینبوعاً یعنی کہا اونہوں نے کہ ہم تجھ پر ہرگز ایمان نہ لاوین گے یا تا تک کہ تو چیر کر نکال دے ہمارے واسطے ایک منبع اور چشمہ اور تکون لک جنۃ من نخیل وعب ففجر لاناہا خلا لھا تغییرا یعنی یا ہوتیر باغ چھواریں اور انکو رکاپس تو چیر کر بھا دے اوکے بیچ میں نرین چیر کر بھا دینا یہ سچے حاسدوں کم ہمتوں بے عقلوں کے قول کا جو ایسے معجزے عقلی کو جسکے سبب سے ہمیشہ کی سعادت اور جاودانی حاجبل ہو سکے سارے پیغمبروں کے معجزوں سے اعلیٰ تر نہ سمجھے اور محض حسد کی زبردستی سے ایسی ایسی ناپسندیدہ خواہشیں کہیں کیا اعتبار ہے عملی و ثنائت انقول علی سبیل التزل انما نغظ النظر عن المقدمة الثانية والثالثة وتکفی بالمقدمة الاولى فنقول لا شک ان المعجزۃ لا تخص بعض دون فن ولا بشئ دون نئی بل کلا لا یقدس علیہ الفیر فهو معجزۃ اذا کان مقرونا بالتمدی ولا شک ان هذا الشخص ادعی النبوة والی بکلام ادعی امتناع الایمان

بمثله و غیر العرب لما لم یکن من اهل الفن فلا یطام علی اعجازه فلا یكون حججة علیهم فلا
 یكون مبعوثا علیهم لکن حیث ان التمدل ان یقول انه انی بکلا یقصد علیهم جمیع العرب و
 اعترفوا عن آخرهم بأجرهم عن الاشیان بمثله فاعلم منه صدق دعواه و به ثبت نبوته
 علی العرب بخصوصه لتلك المعجزة و اذا ثبت نبوته علی العرب ثبت نبوته علی الامیض و
 الاسود لقوله تعالی و ما ابرسلناک الا کافة للناس و غیره من الآیات الدالة علی وجوب
 انبائه علی العموم ان لا یحتمل الکذب فی کلامه بعد ثبوت نبوته فی الجملة لکن لا یخفی انه
 لو قطع النظر عن المقدّمین الاخرین لا یمكن اثبات النبوة لاحد من الانبیاء علی العموم
 الا بهذا النحو ای الا اذا تحقق نص متواتر بینهم و کان ثبوت انهم المتواتر عن غیره بدلی عن نبوته کل
 فی شکل فارسی سویکی بربیل تنزل یعنی بسند کردن بر مقدمه اولی انیکه قطع نظر کنیم از مقدمه ثانیه و
 ثالثه یعنی دومی مقدمه باین خلاصه که علم بالمعجزة و بدرر نش حاصل میشود و یکس آنکه خود ابراهیم بود
 که معجزة از جنس آن فن گمان برده میشود همچو سایر برون نسبت بمعجزة سووسی و بیرون که تصدیق
 بشنیدن از ابراهیم آن فن که آن معجزة را از آن بودند و انما یند امام مقدمه سووسی این که عادت
 و سنت او تعالی جاری نشده است باینکه معرفت ابراهیم را علم بالمعجزة می شود نه غیر ابراهیم بلکه عام
 است ابراهیم را بعلم خود غیر ابراهیم را باعتراف ابراهیم از عاجز و زبون شدن خود پس ازین دو
 مقدمه قطع نظر کرده صرف بمقدمه اولی یعنی عدم تخصیص معجزة یعنی دون فی کفایت یعنی گوئیم که شک نیست
 که هر آینه معجزة مختص نمی باشد یعنی فی فن دیگر و نه یک چیز نه دیگر چیز بلکه هر چه که بر آن قدرت شده
 باشد غیر مدعی نبوت آنست معجزة هر گاه مقرون بالتقدیری بود یعنی در معرض معارضه و تقدیری در آن
 باشد و شک نیست که آن شخص یعنی حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم مدعی نبوت گردان
 کلامی و دعوی کرد که از دیگران آوردن همچو این کلام مانع است و غیر عرب هر گاه از اهل آن فن نبوت
 یعنی بلغار و صفحار نبودند ازین رو بر معجزیت این معجزة آگاه شدن نمی توانند پس بر امان حجت
 نبود پس برین تقدیر این مدعی نبوت مبعوث نبود بر آنان یعنی بر غیر عرب لیکن استمدلال کننده را
 میرسد چنین گفتن که هر آینه آن مدعی نبوت آورد کلامی که بر آوردن مثل آن کسی از عرب قادرند
 بلکه بر دلسر آمان اقرار و اعتراف کردند بجز و زبونی خود با از آوردن مثل آن پس دانسته

راست بودن دعوی این مدعی نبوت پس این دلیل ثابت شد نبوت او بر عرب بسبب خصوصیت معجزه
 و هرگاه نبوت او بر عرب ثابت شد بر غیر عرب از سفید و سیاه نیز ثابت شد باید دانست که سفید گند
 مرد از باشندگان ملکی که سفید نام باشند چون ایرانیان و فرنگستانیان و اسودکائیکه سیاه نام
 باشند چون حبشیان و زنگیان و هندیان مردان آن سراسر در دنیا باشندگان گوی زمین باشند
 بقره الله تعالی و ما اهل سلتناک الا کافه للنااس یعنی نفرستادیم ما را ای رسول الله مگر برالت
 باز دارند همه کس از اتباع بدین دیگر جز دین اسلام از برای همه مردم - و جز این دیگر آیات قرآنی
 که دلالت کند بر واجب شدن اتباع آن صلی الله علیه و آله و سلم علی العموم از بهر آنکه کذب و احتمال
 نبود در کلام او بعد ثابت شدن نبوت آن مدعی نبوت فی الجمله یعنی در ملکی از ممالک مثلاً در عرب لیکن
 پنهان نخواهد ماند که اگر قطع نظر کرده شود ازین دو مقدمه اخیر ممکن نخواهد بود ثابت کردن عموم نبوت
 برای کسی از انبیا و الایمین روشن که هرگاه متحقق شود نفس متواتر از آن انبیا و خواهد بود ثابت
 شدن نفس متواتر از غیر آن صلی الله علیه و آله و سلم آنگنان نفس متواتر که دلالت کند بر عموم نبوت او
 مشکلست پس شکل خواهد بود عموم نبوت او مترجم گوید که خلاصه این استدلال همین است که هرگاه
 نسبت عرب بسبب عزت آنان بجز خودشان از آوردن کلامی مثل این کلام معجز نبوت رسول الله
 صلی الله علیه و آله و سلم ثابت و از نبی صد و کذب هرگز روا نبود و این نفس متواتر یعنی ما را سلتناک
 مشعر بعموم نبوت و احاطه رسالت آن علیه السلام و السلام بر همه مردم زاد باشندگان گوی زمین را
 بخوبی ثابت پس عموم نبوت اش نیز ثابت و انبیا نیز این دیگر چنین نفس متواتر معقول نسبت پس نبوت
 هر یکی از آنان صرف بر گردی بود که آنان بوجهی معجزه آگاه شده باشند بر گرده دیگر ساری بود
 از بهر آنکه نفس متواتر از نبی از انبیا جز حضرت سید المرسلین صلی الله علیه و آله و سلم معقول نیست و
 چون معقول نیست دیگران چه سان و بکدام دلیل زیر زمان نبوت آنان آمدن توانند علی الخصوص
 اهل اسلام که بنی اسرائیل نیستند و بنا بر این دعوی که حضرت مسیح جسم قبایل بنی اسرائیل سوی
 قوی و دیگر مرسل و معوث نشده عبارت ترجمه انجیل حتی مترجم علماء مسیحیه وارد کنیم در باب دوم آیت
 پنجم انجیل متی آمده است که یسوع یعنی عیسی علیه السلام هرگاه آنان بنی حواریان خود را بر دعوت و هدایت بشود
 نهمیم روانی نیز و آنرا فرمان داده می گفت که شما سوی قومها سه دیگر روید و در شهری از شهرها

سامریان و فلسطینیان داخل نشوید بلکہ بالخصوص نزدیک گو سپندان راہ کم کردگان اسرائیل بردید
و گوئید کہ بادشاہی آسمان یعنی یوم اہجر از نزدیک است۔ پس اگر گفتہ شود کہ عیسی علیہ السلام بہر ہدایت
ہمہ مردم زاد باشندگان روی زمین از جناب ایزدی محکوم بود در نیصورت یعنی بر تقدیر تخصیص
ہدایت بنی اسرائیل و باز ماندن از ہدایت اقوام دیگر معاذ اللہ نافرمانی خدا از عیسی علیہ السلام منصوص
پس بالضرورتیوان گفت کہ نبوت آن علیہ السلام مخصوص بود نہ بعموم و بچنین نبوت و رسالت موسی
علیہ السلام کہ جز ہدایت بنی اسرائیل کاری نداشت تا آنکہ وفات یافت بجلان حضرت خاتم الانبیاء کہ
بالوک ممالک چون نجاشی پادشاہ حبشہ و ہر قتل فرمان فرما سے روم و شام و پر دیز و غیرہ کہ بر آنا
نگاشت و ہدایت نامہ باروان کرد و ہمہ را سوی خدا میخواند پس عموم رسالتش ثابت آرد و
یعنی تیسرا جواب ہم کہین گے برسئل تنزل یعنی ادنی درجہ پر اس تقریر سے کہ ہم دوسرے اور تیسرے
مقدمے سے جو اس سے پہلے مذکور ہوئے کہ معجزہ سے کامچرہ جاننا و صورت سے ہوتا ہے ایک
تو خود عالم در ماہر ہونا اوس فن سے جس فن کی جنس سے یہ معجزہ گمان کیا جاوے جیسی ساحر ہونا
نسبت موسوی معجزوں کے اور طبیب ہونا نسبت عیسوی معجزوں کے اور دوسری صورت
یہ ہے کہ اگرچہ یہ شخص خود اوس فن سے کچھ بھی واقف نہیں مگر اوس فن کے ماہرون اور عالموں
سے سن لیا ہو کہ اونکے فن سے نہیں بیشک معجزہ ہے اور تیسرا مقدمہ یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ
کی عادت نہیں جاری ہوئی کہ معجزہ دیکھنے ظاہر کرنے میں جو پیغمبروں کے ہاتھ جاری ہوتے ہیں
اول ہی قسم پر کفایت کیا وے یعنی اوس فن کے عالموں ہی پر ثابت دوسرے یعنی غیر ماہرون
ثبات نہو۔ پس ان دونوں سے قطع نظر کے صرف پہلے مقدمہ پر یعنی اسپر کہ معجزہ خاص نہیں ہوتا
اور کسی خاص فن کے یعنی ایسا نہیں ہوتا کہ جتنے معجزے پیغمبروں سے صادر ہوں وے طبابت
کے فن سے گمان کئے جاوین یا جادو کی جنس سے سمجھ جاوین اور دوسرے فن کی جنس سے
نمون۔ کفایت کریں پس ہم کہین کہ بالتعمیق معجزہ کسی خاص فن کے ساتھ مخصوص نہیں ہوتا کہ
ایک فن سے ہوند دوسرے فن سے یا ایک چیز سے ہوند دوسری چیز سے بلکہ جسے غیر ایسے معجزوں
قدرت نہرکتا ہو وہ معجزہ ہوتا ہے جب تہدی اور معارضہ کے ساتھ مقرون ہو اور خاک نہیں
کہ بیشک ان مدعی نبوت علی الصلوٰۃ والسلام نے نبوت کا دعویٰ کیا اور ایلا کلام لاکہ کہ جبکہ بات

دعویٰ کیا کہ دوسرا کوئی ایسا کلام نہیں لاسکتا پس غیر عرب یعنی عجم کے رہنے والے چونکہ اس فن
 بلاغت کے آگاہ اور ماہر نہیں اس واسطے اس معجزے کے اعجاز پر مطلع نہیں ہو سکتے پس انکے
 اوپر حجت بھی نہیں ہوئی درینصورت انکی نسبت اب مدعی نبوت غیر مبعوث ہوا یعنی ایسا سمجھا
 جاوے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نبی ان پر نہیں بھیجا لیکن اسوقت استدلال کرنے والے کو یہ
 کہنا پونہ چاہیے کہ جب ایسے مدعی نبوت وہ کلام لائے کہ جسکی مانند لانے پر کوئی بھی قادر نہوا
 سارے عربوں میں سے اور اون سببے اقرار کر لیا اپنے عاجز ہونیکا ایسے کلام کے لانے
 سے پس اس سے اون علیہ السلام کے دعویٰ کا سچا ہونا ثابت ہوا اور عرب پر نبوت انکی ثابت
 ہوگئی بالخصوص اسی معجزہ سے اور جب عرب پر انکی نبوت ثابت ہوگئی تو سب گورون کالون
 پر یعنی ساری زمین کے باشندوں پر ثابت ہوگئی اس قول الہی جلشانہ سے و ما امر سہلنک
 الا کافۃ للناس یعنی ہم نے تمکو اے رسول خدا نہیں بھیجا مگر ساتھ رسالت عامہ کے جو بارگاہ
 ہر کسیکو تابعداری کرنے سے دوسرے دین کے سوا سے دین اسلام کی۔ اور سوا اسکے اور
 آیتین دلالت کرنے والین اور واجب ہونے تابعداری اور اطاعت اون علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے علی سبیل العموم اسواسطے کہ اس کلام میں جھوٹ کا احتمال تو باقی ہی نہیں بعد ثبات ہونے
 اونکی نبوت کے فی الجملہ یعنی ایک گروہ ہی پر سہی یعنی عرب ہی پر بسبب اونکی واقعیت کے فہون
 بلاغت سے مطلب یہ ہے کہ نسبت ایسے مدعی نبوت کے نبوت تو ثابت کسی گروہ پر ہو اور نبی جھوٹ
 نہیں بولتا کوسوسطے کہ خود اونکے نبوت کے صحیفوں میں علی الخصوص تورات میں موجود ہے کہ خدا
 تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو نبی ہم پر جھوٹ بناوے یعنی جو بات کہ اللہ تعالیٰ نے اوس سے نہیں کہی وہ
 اپنی طرف سے بنا کے کہے تو ہم اوسکو مار ڈالیں۔ اور جب یہ مدعی رسالت ماریے نہیں گئے
 تو بیشک ایسے نبی نے جھوٹ بنایا نہیں تو سچ ہے کہ یہ آسمانی کلام وحی ہے اور جب یہ سچی ہی
 ٹھری تو عام ہونا ایسی نبوت کا ساری زمین کے باشندوں پر ثابت اور مستحق ہو گیا۔ اور
 جو ہم قطع نظر کر لیں ان دونوں مقدموں سے یعنی دو طرح سے حاصل ہونا علم بالمعجزہ اور
 جاری ہونے عادت الہی جلشانہ و عم نوالہ کے اور پہلی ہی قسم پر کفایت کرن تو ممکن نہیں
 نبوت علی العموم کا ثابت کرنا کسی پیغمبر کی نسبت ہی مگر اس طرح کہے کہ اوس پیغمبر سے کوئی انصر

صریح متواتر جو دلائل کرے اس امر پر کہ اور کئی نبوت نام ہے نسبت سارے باشندوں
 روسے زمین کے لیکن ایسی نفس متواتر کا کسی نبی سے سوائے حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کیا کثیرا کثیرا کے ثابت کرنا مشکل پس عموم نبوت اور کئی مشکل۔ مترجم کتاب ہے کہ اگر
 تقریر کی توضیح و تبیین اس طرح سے ہے کہ جب ایک گروہ خاص پر کسی نبی کی نبوت ثابت ہو جاتی ہے
 تو وہ نبی سچا نبی مانا جاتا ہے اور اس سے پہلے کلام کا مکلفنا محال سمجھا جاتا ہے اور دشوار
 پہ اگر یہی نبی ظاہر کرے کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو عام مخلوق کی طرح مبعوث اور رسول کیا ہے
 اور یہاں ظہار اس نبی کا متواتر نص سے ثابت ہو جاوے تو بیشک ایسا نبی سب گروہوں کی طرف
 مبعوث اور رسول خدا سمجھا جاوے گا اور جس نبی کے باب میں ایسی نفس متواتر پائی جاوے
 تو وہ نبی ہوگا مبعوث اور خاص اسی گروہ کے جنہیں وہ مبعوث ہوا جیسے عیسیٰ اور موسیٰ علیہما السلام
 کہ انکی نبوت کے باب میں علی العموم ہونے کی نظر اور مثبت کوئی نص ہو جو نہین بلکہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام کی نبوت کے خاص نبی اسرائیل پر منحصر ہونے کی نص متواتر ہے یعنی نص نونی کی کتابین
 چنانکہ انجیل متی اس وقت موجود ہے دو ان باب پانچویں آیت اس عبارت سے ہے ان بارہوں
 یعنی اپنے حواریوں کو بھیجے بیجا اور انہیں حکم دے کے کہ انکی غیر قوموں کی طرف مت جاؤ اور
 سامریوں کے کسی شہر میں داخل مت ہو بلکہ خصوصاً اسرائیل کے گھر کے کہو سے ہوے بڑوں کے
 پاس جاؤ اور چلنے پلٹنے بناوی کرو اور کہو کہ آسمان کی پادشاہت نزدیک آئی۔ اور اس طرح
 حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوائے نبی اسرائیل کے کسی اور قوم کی دعوت نہین کی اس سے چھٹا
 سمجھا جاتا ہے کہ اگر یہ دونوں علیہما السلام نبوت عامہ کے ساتھ مبعوث ہوتے تو بیشک اور قوموں
 ہی خدا کی طرف بلا تے اور جب نہین بلایا تو بیشک وہ نبوت عامہ اور رسالت کا تو پر مبعوث
 اور رسول بنتے اور نہین۔ تو لازم آتا ہے کہ معاذ اللہ ان دونوں علیہما السلام نے اپنی نبوت
 اور رسالت کا کام پورا نہین کیا بلکہ ادھورا کیا خداوند تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری ان سے
 کامل نہین ہوئی اب لازماً ایمان تو یہی ہے کہ کہیں کہ یہ دونوں علیہما السلام خاص گروہ یعنی
 نبی اسرائیل کے رسول تھے اور ان ہی کی طرف مبعوث ہوئے اور ان کو دعوت اور ہدایت کر کے
 جنت الہی جلت انکی اور نیچر پوری کر دی اور اپنے مالک کا حکم پورا پورا بجا لائے درمیت صورت نہین

موسیٰ اور نیر شریعت عیسیٰ چارے نسبت کو وسطے کہ ہم بنی اسرائیل بنین بر خلاف شریعت
 محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہ وے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بموجب نص متواترہ اور لٹناک
 الی آخر آیتہ اور نیز بموجب آیہ هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیتظہر علی
 الدین کلہ یعنی ہبی خداوند تعالیٰ نے اپنا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ ہریت کے
 اور سچے دین کے تاکہ غالب کرے اور سچے دین کو اور پر سارے دینوں کے مبعوث ہونے جنوں
 سارے اہل زمین کے اس واسطے عرب اور یہود اور نصاریٰ اور صابغون اور منہر و دین اور
 حبشیوں اور ترکوں اور دلمیوں وغیرہ قوموں پر تبعیت اور ان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی واجب یہ
 تھا تو اسباب ان کی بجا ہریت اور خیر خواہی اپنے ہم جنسوں یعنی سارے آدمیوں کی زبان پر لیا
 بجا اور تمام فادہ کے تحریر ہوا واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم وهو اللہ الرحمن
 الرحیم صریحاً لایقال انفاق عموم العرب علی العجم عن الاتیان بالمثل غیر معلوم و انفاق
 خصوصاً المسلم غیر نافع انذایام کونہم صادقین فی ہذا الدعوی لانا نقول ان
 بالقبض السابق فان انفاق عموم المسلمین و الاطباء علی العجم غیر معلوم و انفاق من آمن
 غیرہما غیر نافع فارسی یعنی گفتہ نشود کہ انفاق کردن عامہ عرب بر باہر شدن آنان از
 آوردن مثل قرآن معلوم نیست و انفاق کردن خاص مسلمانان عرب سودی نمیدہد از آنکہ بانیان
 آن از دین دعوی و گفتار راستہ گویندگان از بہر آنکہ جو انخواہم گفتہ اولا بفضیل الزام سابق
 باین تقریر کہ انفاق کردن ہمہ ساحران و سراسر طبیبان یا معلوم نیست و انفاق کردن کسیکہ ایمان
 آوردند بآن و سودی نمی دہد۔ و ایضاً کلام جنین کہ این معنی کہ زمان انہما رجحہ موسوی البر
 و البر ساحران از آوردن کاری کہ موسی علیہ السلام آورد یعنی مصداقہ را کہ در ریاسے نیل بر تنگ
 زبون شدند و عاجز آمدند معلوم نیست و ایرہ کہ بود کہ بہ موسی علیہ السلام ایمان آوردند جنین دعوی
 بر زبان دارند کاری بر نیکیا پیدا احتمال دارد کہ سبب ایمان آوردن خود جنین واجبی نایبند
 و ہمین سان دعوی نصاریٰ خالی از شبہ بنودہ است کہ شاید بر بلاعات این کہ باین ہر دو علیہما السلام
 ایمان دارند باین دعوی بر زبان می آرنہ ورنہ ممکن کہ اصل کار دیگرگون ہودہ باشد اورو
 اور کمانہ جاوگ کہ سارے عرب کے باشند و نکال انفاق کہنا کہ بیشک اس زمانے کے سارے صحیح

بلع قرآن مجید کے مثل لانے سے عاجز ہو گئے معلوم نہیں اور عربوں میں سے صرف مسلمانوں کا
 کتنا کچھ نامہ نہیں دیتا یعنی محتمل ہے کہ چونکہ کسی خاص سبب سے ایسا لانے ہوں اور پراسی تہمت
 سے یہ دعویٰ کیا ہو کہ سارے فصیح بلع اسکی مثل لانے سے عاجز ہو گئے تھے اس واسطے کہ ہم ایسے
 دعویٰ کرنے والوں کو اس دعویٰ میں سچا نہیں جانتے اس واسطے یعنی اس سبب کہ دین اسلام کے
 مخالف یہ بات کہہ نہیں سکتے کہ ہم جواب دے سکتے ہیں اونکے ایسے اعتراض سے اول تو بطریق
 فضل اور الزام سابق کے اس تقریر سے کہ متفق ہو جانا سارے ساحروں کا اور ساری طبیوں کا
 اس امر پر کہ وہ عاجز ہوئے تھے لانے سے مثل اون کا مونکے جو اون دونوں علیہما السلام سے
 ظاہر ہوئے تھے سبکو معلوم نہیں اور یہود کا دعویٰ مفید نہیں اسبب ایسا لانے انکے کہ موسیٰ
 علیہ السلام پر اور ایسے ہی دعویٰ نظر نیوں کا جو ایمان لانے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
 وثانیا یکنی اتفاق من یجزم العقل بعدم تو اطمع علی اللذنب وان کان قلیل من السلبان
 منه اذ المقصود حصول العلم بالعجز عن الاتیان بالمثل فاذا اجزمنا بعدم التواطی علی
 الذنب فقد حصل الجزم من خبر المدعی منهم ایضاً یعنی جواب دوم این است کہ کفایت
 میکند مسلمانز اتفاق گردی کہ عقل بالجزم حکم میکند با زوار و متفق نبودن آمان بر کذب و اگرچہ
 این گروه کمتر شمارہ باشند از میان آمان یعنی از جمیع عرب زیرا کہ مقصود حاصل شدن علم است
 بعاجز بودن آمان از آوردن مثل آن یعنی کلامی مقابل قرآن پس ہر گاہ عقل بالجزم حکم میکند
 بر عدم توافق و موافقات بر کذب نسبت این گروه پس حاصل میشود از اربعین از خبر مدعی از آمان
 اردو ترجمہ دوسرے یہ کہ اتفاق کر لینا ایک ایسے گروہ کا کہ جنکی نسبت عقل بالجزم حکم کرتی ہے
 کہ سارے کے سارے جوٹی بات پر متفق نہیں ہو سکتے کافی ہے اور اگرچہ ایک گروہ ہو جو عرب
 مسلمانوں میں سے پس جس حالت میں کہ عقل نے بالجزم حکم کیا اونکے متفق ہونے پر او پر ایک
 جوٹی بات کے پس ثابت ہوا سچا ہونا خبر اس شخص کا جو مدعی یعنی مدعی نبوت ہوا اونہیں سے
 هذا مع اشتغال القرآن علی اکثر من الاخبار عن المغیبات کما لا یجفی علی المذنب فیہ
 ادباً حیویداً کون القرآن من اللہ تعالیٰ التفکر فیہ والنظر فی رموزہ و دقایقہ من
 العلم المرکوزہ والحکم المشتغل علیہا مع النظر فی بیان الشریعۃ المثبتة وحاصل الشریعۃ

تغظیم الله تعالى والثناء عليه والاقتیاد بطاعته وصوره النفس من حب الدنيا والذریغیه
فی سعادۃ الآخرة ولا طریق الی الله تعالى الا من هذا الوجه فارسی واین که مذکور
شده میون دیده ویک جا شده است بر شال بودن قرآن مجید بر بسیاری از مغیبات یعنی خبر دادن
از اعظم امور که بنگام اخبار نشانی از آن پدید میبود بعد از آن بر طریق اصوب و سبیل احسن جلوه
فروش پیدائی شدن بر مجموع قوله تعالى اولعبروا بالانانی الا هن منقصه ما من اطرافضا والله یحکم
لا معقب للحکمه وهو سبج الحساب در پاره سیزدهم در رکوع اخیر سوره رعد یعنی چه نمی بیند
آنان که باز من را میبینیم از سوا ماے آن و ایزد تعالی حکم میکند کسی پس اندازنده نیست و آن
اوراد و تعالی زود حساب است - باید دانست که این خبر دادن است از مفتوح شدن ممالک
عجم از شام و روم و ایران و دیگر اقالیم که بر اسلام کشوده شد زمانی که این آیت نازل شد جز
معدودی از کسانی که با اسلام مشرف شده اند مشرکان همه به بیم جان بودند پس نگاه کلام قرینه
بر تسلط اسلام و انتزاع ممالک وسیع و در دست آوردن بلاد فسیح پدید بود و همین سان دیگر
اخبار بالمغیبات موجود اند ایراد آن در این مختصر بر نرسد آن چنانکه پیش و بشکری که جاویدان در
روزگار درین پژوهش بود پنهان نخواهد ماند و اندیشیدن در مبانی و معانی قرآن مجید و
واشکافتن رموز و دقائق آن و حکمتهای که این آسمانی نامه بر آن مشتعل است با نظر کردن در
شریعت که درین مقدس کتاب جایافته تا سید میکند منزل من الله بودن آنرا و حاصل شریعت
تغظیم خداوند تعالی و ستایش آن یگانه خدا و طاعت کردن بفرمان آن داور دادار و باز
گردانیدن نفس است از دنیا و راغب و خواهش کردن آن در حصول سعادت اخروی است
که جز آن راهی بخدا رسیدن نیست - مترجم گوید که مقصود حضرت مؤلف رحمه الله تعالی همین
که افزودن از بلوغ قرآن مجید باقصی مدارج بلاغت که بلغا غدیان و فصیحی قحطان و سایر
خطبا عرب را از آوردن مثل عاجز و در مانده کرد در قرآن مجید اخبار بالمغیبات یعنی پیشگویی
اند که جز عالم الغیب و الشهاده دانایان و آشکار دیگرے را بیرون از توانستن و خارج
از حیطه قدرت درین آسمانی کتاب موجود آن چنانکه انموذجی از آن مذکور شد معتمد بر
مقصود از رسالت و خواسته از نبوت بود یعنی اعراض و اشکراه از زخارف دنیا و اقبال

در آوردن سوی خداوند تعالی بتکمیل حکمت نظری یعنی درستی عقائد صحیحہ و تہذیب اخلاق
 و تحسین اعمال و خجستگی انحال بحجاب دارای سنی خداوند تعالی نیاست مگر ہما ساز کرده و لبستن و
 برجا آوردن در فرمانا و بازماندن از مافرمودہ دیدہ کشادن و ہنگام دوری گزیدن روان از
 کالبد خاکی مینوی پاک جاگردیدن و جاویدان جاوید در آن ستودہ ایوان فرخندگی سامان آرا
 گزین آمدن بروی کہ گاہی وزینہار بیرون برآمدن از چہن شادمانی کا شائہ جاودانی خانہ
 متصور نبود و بدیدار خدای ہستی و بخشینی با سر و شان پاک و دیگر ستودگان و فرزین رقیبان
 گوی خاک کہ حضرات انبیاء و رسل علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام باشند و معاشرہ صدیقان و
 شہیدان بشادمانی کہ گفتن آن بزبان راست نیامد و جز رسیدگان آن فرزین گاہ دیگری
 بان لہ بردن و بون بود آن در یافتن نتواند شادمانہ جاودانہ زیستن و بجز آن تکمیل این مقصود
 درین خاکی جہان آرامش و آسایش پدید آمدن بصلب قوانین عدالت بار و وضع صنو ابظہر
 آثار مصالح را پدید آمدن و مفسد را پنهان گردیدن و اساس برکنندہ شدن ہمہ و سراسر
 درین خداوندی کتاب معجزہ خطاب میتوان دریافت بروشیکہ مقصودی از مقاصد و مہموی
 از مصائد آن مترکمانہ و بسوی کتابی دیگر کہ از آسمان فرود آید و نیز بسوی پیغمبری از
 پیغمبران کہ عینی از احیان و عصری از اعصار تار و زجرا بر درجہ رسالت و نبوت پاکشاید
 نمازد پس و جہدان این مقاصد درین آسمانی نامہ موند تصدیق ست باین بیان کہ جہان این
 ہمایون نامہ خداوندی گفتار راس المعجزات ست نازل شدہ از فرگاہ حضرت خالق کائنات
 رب الارض و السموات اُردو و اورساتہ اسکے یعنی ساتہ کمال اعجاز قرآن مجید کے شامل ہونا
 قرآن مجید کا اوپر بہت سے اخبار عن الغیبات یعنی اون پیشین گوئیوں کے کہ اول جب کا کوئی تہ
 اور نشان و قرینہ موجود تھا بلکہ کافرون اور منافقون اور مشرکون کے خیال میں بالکل محال
 عقلی اور متنع عادی سمجھ جاتے ہیں قرآن مجید میں مذکور ہیں اور پر ویسے ہی ظہور میں آئے
 جیسے کہ جسوت صرت چند آدمی ایمان لائے تھے کہ جنکی تعداد چالیس مرد و عورت سے زیادہ
 نہ تھی اور وہ بھی ضعیف و بمقابل مشرکون قریش کے کسی شمار میں بھی نہ تھے چہ جای دوسرے
 قبائل عرب کہ بت پرست اور بدوین تھے اور اکثر یہود اور نصاری اور مجوس کج تو ذکر ہی کیا

اور کوئی سامان لڑائی کا اور سر یا غلبہ کا موجود نہ تھا آیت قرآنی نازل ہوئی اور لعیر و الاناناقی
الارض منقضها من اطرافها واللہ یحکم لامعقب حکمہ وهو سریر الحساب یعنی کیا نہیں
دیکھا اور نمون نے کہ ہر آتے ہیں زمین پر جس حال میں کہ ہم کم کرتے جاتے ہیں اور سکوظون سے اور
اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے اور کوئی اس کے حکم کو پیچھے والنے والا نہیں یعنی ہم کیونکر طے کرتے ہیں زمین
مراد یہ کہ زمین کی طنائین کینچکر ہاتھ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کے جانشینوں
رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہاتھ میں دے دیتے ہیں پس موافق اس اخبار عن المغیب یعنی پیشین گوئی
کی صرف کئی برسوں میں سارا عرب کا ملک اور شام اور مصر اور ایران کی سلطنت بر باد ہوئی اور اسلام
کے جو انہر دون نے ایسے ایسے پادشاہوں کے جھکے لشکروں اور خزانوں اور سامانوں کا کچھ شمار اور
حساب بھی تھا باوصف دعویٰ جہاں کشائی اور جوڑے دعویٰ کشور گیر سی اور فرما کر دانی کے حکم
پنڈار اور وہم میں پڑ کر خدا سے غافل تھے اور اپنے آپکو مالکین میں کا وہم کرتے تھے لاٹھیان مار کر
مار ڈالا اور اونکے سارے سامان سلطنت اور اونکے خزانے اور دینے سیکڑوں اور ہزاروں
برسون کے لشکر اسلام کے مجاہدوں حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلی آلہ وصحبہ الصلوٰۃ والسلام کے
پیروں کے نصیب ہوئے اونکے پر دگیان مشکوی شاہی اسلام کے غازیوں کی اوٹھیاں
بنین تاریخی کتابیں نصرانیوں اور اسرائیلیوں کی جو سرسردلی دشمن ہیں اسلام کے اور جرات
رسیدہ اور زبان کشیدہ ہیں اسلامیوں سے موجود ہیں اور غزوات اسلامی جو علماء اسلامیہ
نے بہت صحت اور سند کے ساتھ ہو ہو بے تفاوت اور بدوں کمی بیشی کے لکھے ہیں میںہ ناطق
اور شاہر صادق موجود ہے جسکو شک ہو وہ مخالفوں کی تاریخین اور اہل اسلام کے غزوات اور
جمادات کی کتابیں دیکھ لے کہ ان کتابوں کی ہر سطر علی الخصوص نصرانی گروہ کی تاریخین گواہ ہیں
جھٹلانے والے کو جھٹلا کر علی رؤس الاشہاد یعنی سب کے رو برو بر سر محکمہ عدالت جو ٹون کو جھوٹا اور
سچونکو سچا صاف ظاہر کرتے ہیں دوسری آیت هو الذی اسہل رسولہ بالہدیٰ ودین
الحق لیظہر علی الدین کلہ وکنی بالاللہ شہیداً یعنی وہ خداوند ایسا ہے جس نے بھیجا اپنا رسول
پایت کے ساتھ اور دین کے ساتھ تاکہ ان کو دین کو سب دینوں پر دیکھو جمادات نے یعنی تلواروں اور
نیزوں کے زور سے اور جماداتی یعنی سچی دلیوں اور قطعی برہانوں سے جو قرآن مجید میں موجود ہیں

یہ پاک دین کیا جلد ساری جھوٹی آیتوں اور گمراہی طے ہوئے دینوں پر غالب ہو گیا اور اس پیشین گوئی نے کتنا جلد اور کیا خوب اپنی روشنی دکھائی سارے چھوٹے شیطانی چراغ اس نور کے غلبہ سے بجھ گئے جسکو اللہ تعالیٰ نے پہلی جہم دی تھی اور سعادت اور نیک بختی سے حصہ عنایت کیا تھا لکن اس دین میں داخل ہوتے اور ولی اور قطب نبی اور جو نادان عقل سے بے نصیب تھے اور ان کا جہمی رہنا تقدیر آئی میں تھا و سگراہ رہے الحاصل ساری پیشین گوئی ان قرآن مجید کی ایسی ہی ہیں چنانکہ میں مترجم اس رسالہ کا اپنے دوسرے رسالہ میں جو ابھی جلد انشاء اللہ تعالیٰ بے لاد تفصیل ایسے ایسے اجمالوں کی تالیف کر کے اسی ترجمہ کا ضخیمہ اور لمحفہ قرار دوں گا اس سے زیادہ خوب بالمغیبات صاف ظاہر کر دوں گا کہ جس سے سوائے مردانہ انصاف متجاہل یا بے عقل جاہل کے اور کسی دانشمند با انصاف کو قرآن مجید کے اس المعجزات اور منزل من رب السموات ہونے میں شک نہ ہے آفتاب سے زیادہ روشن اپنی آنکھ سے دیکھ لیں بتوفیق اللہ تعالیٰ و حسن ارادت پیر ایسے اخبار عن المغیبات مومندین جیسے کہ پوشیدہ نہریگا اوپر ڈھونڈنے والے سچے کے اور نیز تائید کرتا ہے اس آسمانی معجزہ قدسی خطاب کے منزل من اللہ ہونے کے اس میں فکر کرنا اور اسکے رمزون اور دقیقوں کو نظر کرنا اور ان علموں اور حکمتوں کا جو اس میں رکھے گئے ہیں اور جنکو یہ آسمانی کتاب احاطہ کر رہی ہے دریافت کرنا اور اسکے سوائے بیان شریعہ اور نوامیس جو اسکے کلمات مقدسہ میں ثابت اور راسخ ہیں اس واسطے کہ حاصل شریعت کا تعظیم آہی جل شانہ اور اسکی ثنا اور حمد اور اسکے حکموں کے فرمان برداری کرنا اور نفس کو باز رکھنا دنیا کی محبت سے اور رغبت دلانا طرہ سعادت اخروی کے اور کوئی سبیل نہیں اللہ تک پہنچنے کی سوائے اس وجہ کے۔ مترجم کہتا ہے کہ مقصود حضرت مولف کا یہ ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ حکیم مطلق ہے اور حکیم کوئی ایسا کام نہیں کرتا کہ حکمت اور مصلحت سے خالی ہو اس نظر سے بنظر دقیق اور فکر عمیق ظاہر ہوا کہ نبوت اور رسالت سے مقصود یہی ہوتا ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نوع انسان میں سے ایک خاص گروہ کو برگزیدہ کر کے درمیان اپنے اور درمیان اپنے بندوں کے واسطے اور وسیلہ قرار دیتا ہے تاکہ یہ خاص برگزیدگی دوسرے بندوں کو جسکی راہنمائی اور ہدایت کے واسطے بھیجے گئے ہوں اور انکی مصلحتوں سے جو دنیا اور دین میں مفید ہوں واقف اور آگاہ کرے

اذکونجات کا راستہ بتا دین اور دوزخ کی آگ سے بچاؤ دین اور جنت کے رہنے والے اذکون
 بتا دین اور یہ کام حاصل نہیں ہوتا بدو ن اسکے کہ پیغمبروں کی تعلیم سے اچھے اخلاق اور فضائل
 جیسے حکمت اور پرہیزگاری اور دین کے کاموں اور اپنے حفظ ناموس اور مال کی واسطے دلیری
 کرنا اور عدالت اور میانہ روی کام میں لانا اور ان فضائل کی ضد و ن سے جنگ اور ذائل کہتے ہیں
 برکنار رہنا یعنی وہی اور بے عقلی کے ناپاک عقیدوں سے بچنا اور فسق و فجور اور دنیا کے یہود
 کاموں اور اوسکی محبت سے جو ساری خطاؤں اور سرسہرگناہوں کی جڑ ہوتی ہے پرہیز کرنا اور
 شراعت اور عبادتوں کے طریقے اور معارف کی رمزین سمجھنا اور ہر کام میں اور ہر حال میں اذکر
 ایک خدا بے مثل اور بے ہمتا کا شناسا ہونا اور کفر اور شرک اور بدکاری اور ناپاک گفتگوؤں سے
 محترز اور محتنب رہنا کہ جس سے بروقت پہنچنے مقدار اجل کے جو ہر جان دار کی واسطے ناگزیری
 اور ضروری ہوتی ہے اس غمگینی گہر سے پاک صاف جانا اور پاک ہشت میں جو پاکوں کے
 واسطے ہمیشہ کا ٹھکانا ٹھرایا گیا ہے ہمیشہ ہمیش خوش رہنا۔ پس یہ سب باتیں قرآن مجید میں ایسے
 کامل بیان اور شامل تقریر سے مذکور ہوئے ہیں کہ اہل عقل اذکو سمجھ کر صاف دل سے ایمان لاتے ہیں
 چنانکہ میں ہیچ نیز غمگین اور ترجمہ اس سالہ کا انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ضمیمہ اور ملحقہ مذکورہ میں چند
 آیتیں قرآن مجید کی ایسی تفسیر اور بیان سے وارد کروں گا جس سے ثابت ہو جاوے کہ قرآن مجید
 میں سے اگر سیقدر آیتیں نازل ہوتیں تو اہل ایمان کی واسطے دنیا اور دین میں کافی اور کافی
 ہوتیں مگر عادت الہی جلتانہ بمقتضائے حکمت بالغہ جبکہ کہنے اور بید سے وہی غیب دان حکیم مطلق
 آگاہ ہے ساتھ کمال تفضیل اور توضیح کے جاری ہوتی ہے کہ جس سے بندے تفضیل و اجمال و ابہام
 و تصریح مکرر کر سکر سمجھ لیں اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی محبت بخوبی تمام ہو جاوے اور جو اپنی بدبختی
 اور شیطان بعین کے بہکانے اور دوسرے گمراہوں کے اغوا اور گمراہ کرنے سے نا مین اون کو
 بروقت سزا و جزا اور پش ہونے اعمال کے کوئی عذر اور حجت باقی نہ رہی اور اسکے سوا چند آیتوں
 کی رمزین اور دقائق اسرار بھی بیان ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ عو لمی ہذا ان النسبۃ الی
 المعجزۃ الی جعل ہذا اللہ الی اصلا کاساس الاسلام فارسی این ہمہ کہ گفتمہ شد نسبت
 آن معجزہ است کہ این نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام آنرا بنیان قرار داد بہر کاخ اسلام یعنی قرآن مجید

اورو اور یہ کلام نسبت اوس حجرہ کے ہے جسکو ان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اصل اور
 بنیاد ٹھہرایا واسطے اسلام کی عمارت کے عہدی و اما سائر معجزاتہ و خواصق عبادتہ میتا و
 حیاضغیرا و کبیرا فہی اکثر ان تخصی حتی ضبطها بعض علمائنا الاعلام فی اسرہیۃ آفات
 و اسرہیاتہ و اسرہین و بعضہم ضبطوا خصوص المعجزات فی الف لا انفص و کادان یبلغ
 بعضہا حد التواتر کانشقاق القمر و تسبیح الحمصی فی بیداء و اجراء الماء من اصابعہ و
 تکلم الحیوانات معہ و نظلمہا بحضرتہ و اشیاع جمیع کثیر بطعام قلیل الی غیر ذلک
 الا ان الانصاف ان شیعاً منہا لا یبلغ حد التواتر بحجت قطعن بها النفس و لعل السرفی
 عدم انضباطہا من قدام ماء الاحباب عدم اعتنائہم بها لوجود القرآن العظیم سنہم
 و تفریبہ یوماً یوماً فلا یلتفتون معہ الی ماہود و نہ فی نظرہم فان الاحباب کلہم
 فصحاء العرب و کلہم امنوا باعجاز القرآن لعلمہم بمرور الفصاحة و دقائق البلاغۃ فکل آیت
 لہم برہان متین و کل سورۃ فی نظرہم ثبانت مبین و کل قصۃ و حکایۃ عندہم بیضاء
 للناظرین فکانوا یعتنون فی احوال القرآن و اہتمام الوحی بہ غایۃ الاہتمام کما نقل ان کاتب
 الوحی منہم جمع کثیر و لا یشرکون الی انہ سیالی اقوام من الاعاجم و غیرہا غیر متکلمین
 الاعجاز القرآن فلو ضبطوا غیرہ من المعجزات لکان النفع لہم مع انہ لا یلون ضبط سائر
 معجزاتہ بالفحص من ضبط معجزات سائر الانبیاء کما استطلع علیہ اذا سائر مشترک فی عدم
 بلوغہ حد التواتر فان ضابط معجزات عیسی علیہ السلام لا یكون الا التین و زلزلۃ
 و لم یسبق من الیہود فی زمان نجات نصی من یحصل من خبرہم العلم بالنسبۃ الی
 معجزات موسی علیہ السلام و غیرہما من الانبیاء حالہم معلوم منہا فارسی اما سائر
 معجزات و خواصق عبادتہ انحضرت صلعم صادرہ زمان وفات شریف و ہم جن حیات مبارک کو کوئی
 بشکام و کلا فی زمان پس آن بیش از آن اندرکہ احصار و شمار کردہ شونذنا انیکہ بعضی از علماء نامتوا
 نادر چار ہزار و چار صد و چہل فضاہل کردند و برخی خصوص معجزات را در یک زار بی کم ازین بخیر ضبط
 آورده اند و نیمی ازین معجزات قریب سہ ہزار رسیدہ اند ہیچو دو پارہ شدن ماہ و تسبیح خواندن
 سنگریزہ در دست مبارک آنحضرت صلواتہ اللہ و سلامہ علیہ و روان شدن آب از انگشتان

آن والاخبار و گفتار کردن جانوران با آن علیه الصلوة والسلام و دادخواستن جانوران از آن
قدسی رتبت و سیر کردن جماعتی کثیر را بطعامی تلیل و جز ازین مگر انصاف اینست که چیزی از آن بحد
تواتر نرسید بر روشیکه نفس با آن طماننت پدید آید و شاید سر پنهان دراز نماند در منضبط نشدنا
معجزات از قدر ما اصحاب رسول اللہ صلعم و رضی اللہ عنہم توجه نداشتن آنان بان معجزات باشد
سبب موجود بودن در میان آنان معجزه قرآن مجید و نازل شدن آن روز بروز پس آن بزرگان
التفات نداشتند سوی آنچه کلمه از آن یعنی کلمه قرآن مجید بوده اند در نظر آنان پس هر آینه معجزات
والامقام سر اسر و بالتام فصیحان عرب بودند و ایمان آوردند با عجاز قرآن مجید بسبب آگاه بودن
خودشان از رموز فصاحت و دقائق بلاغت پس هر آینه از بهر آنان بر بانی بود همه استوار بر سر
سوره در نظر آنان ثقیان همین یعنی چون معجزه موسی علیه السلام که چو بکی اثر دها بیکر شد و هر قصه و
حکایت نزدیک آنان یدر بیضای بود از بهر نگرددگان یعنی ویدی معجزه موسی علیه السلام پس التام
داشتند در کار قرآن مجید و منضبط ماندن و حی التمام کلی و توجه وافی آنچه آن که منقول است که
از میان اصحاب کرام نویسندگان بسیار بودند و آگاه نبودند ازین که نزدیک است که عجیبان و
دیگران جز این عجیبان تادریا بندگان اعجاز قرآن مجید خواهند بود پس اگر افزون از قرآن مجید
دیگر معجزات را هم منضبط میکردند همانا سود بار تر آمدی از بهر آنان یعنی انجام و با این همه منضبط شدند
همه معجزات آنحضرت صلعم کم نیست از منضبط شدن معجزات همه انبیاء علیهم السلام آنچنانکه توی
بر آن آگاه خواهی شد زیرا که همه آن معجزات مشترک اند در زار رسیدن بحد تواتر یعنی آنچنانکه معجزات
سر اسر انبیاء علی نبیاء و علیهم الصلوة والسلام بحد تواتر رسیده اند همچنین معجزه حضرت خاتم الانبیاء
صلعم بحد تواتر رسیده معجزه اعلی السام المعجزات یعنی قرآن مجید که از حد تواتر فراز تر آمده
خود میان سبب پس هر آینه منضبط کنندگان معجزات حضرت عیسی علیه السلام نخواهند آمد مگر در آیه
کس و ازیهود در زمان بخت نصر چنین کسی باقی نماند که از و حاصل شود علم نسبت معجزات موسی
و جز این هر دو علیهما السلام دیگر انبیاء را حال معلومست ازین هر دو - مترجم گوید غفر له اللہ تعالی
که آنچه مولف رحمه اللہ می فرماید بقوله اذالسائر مشترک فی عدم بلوغ حد التواتر یعنی معجزات انبیاء
پیشین و نیز معجزات حضرت خاتم النبیین صلعم سوا سے معجزه قرآن مجید بهتر مشترک اند در زار رسیدن

بحد تو تار گفتار است که بر دوش مساحت و مجاراة یعنی ارغاء عنان منکران که بر دوش مناظره است
 برآمده و رز نه معجزات حضرت موسی و عیسی و نیز دیگر انبیاء علیهما السلام نسبتی ندارند با دیگر معجزات
 رسول اللہ صلعم که علاوه معجزه قرآن مجید بوده باشند باین ایضاح که معجزات موسوی را که کتاب
 توراة بسین آن تواند شد بسینی و نگارنده پدیدیت باین ایضاح که این کتاب موجود زبان مکه
 علماء مسیحیه تراجم آن بالنسبه مختلفه متعدد چون عربی و فارسی دارد و کمال وثوق و تصحیح خودشان
 شایع کرده اند و ریافته نسبیگر در که در کدام زمان بعد از موسی علیه السلام مدون شده زیرا که در فصل
 سی و چهارم از کتاب سفر توریته موسی این عبارت است پس موسی بنده خداوند در آنجا بن زمین
 مواب موافق قول خداوند وفات کرد و او را اوز زمین مواب در برابر بیت یعور دفن کرد و چنگر
 از مقبره او تا بامروز واقف نیست انتهی عبارت ترجمه فارسی توریث مطبوعه سنه یک هزار و هشت
 صد و چهل و پنج مسیحی ترجمه کرده دلهم کلن قیس پس از کلمه تا بامروز صان سستبظ میشود که این
 کتاب پس از بسیار گذشتن روزگار آن روزگار و در اعصار و اواد مدون شده نام مدون
 محض نامعلوم و در ذکر بیان معجزات نام راوی هر چند بمجول الماسم و مجول الحال مجول العدالت بود اصلا و
 زینهار مذکور نیست زینیر هر گاه بعد وفات موسی علیه السلام بنی اسرائیل از دین برگشته بت پرست
 شدند و مورد غضب الهی آمدند نشان توریث از میان آنان گم شد و بعد از روزگار
 دراز در سال هیزدهم از زمان سلطنت یوشیاه پادشاه اسرائیل از فرزندان خدا یعنی او ز شلیم که در آن
 بتان نماده بود دند کتابی یافته شد و گاهی بیان کرد که این توریث است چنانکه در ترجمه فارسی
 توریث مذکوره بالا در فصل سبت دوم از آیت ششم یا یازدهم مذکور است لمخصاً عبارت ترجمه
 مذکوره بنده سند آرم و حلقیاه کا بن بزرگ بشافان کاتب گفت که کتاب توراة را در خانه خدا
 یا منتم و حلقیاه آن کتاب را بشافان داد که آنرا خواند و شافان کاتب نقل کرده بلکه گفت که
 حلقیاه کا بن کتابی را بمن داده است و شافان آنرا در حضور ملک خواند و واقع شد که بحد
 شنیدن ملک کلام توراة لباس خود را درید و علی هذا القیاس حال معجزات عیسوی زیرا که
 آنجا جیل آنان پس از قرون و اواد نوشته شده پس معجزاتی که باخبار احواد هم مذکور نشده باشند
 و حال کتب آنها چنین بود با معجزاتی که رسانید معتبره و رواة ثقة بیان نقل را کفیل شده باشند هر چند

بیشتری ازان بجد تو اترن رسیدہ باشند چہ نسبت باشد کہ در عدم بلوغ بجد تو اتر بپایہ اشترک برسند و این
اجمال کہ لویا و ملیجا گفتہ شد قابل فزونی بکشاد و مقتضی زیادت تفسیل است اما محل ذکر آن نیست زیرا کہ
اختصار تر جہ مقصود اہمست بنا علیہ بذہم برین قدر کتفا کردہ شد اُردو و لیکن اور سب معجزات اور
خوارق عادات آنحضرت صلعم کی جو زمان و فوات اور زمان حیات اور وقت کم سنی اور زیادہ عمری کے
ظہور میں آئے وہ اس سے زیادہ ہیں کہ گئے جاوین حتی کہ ہمارے بعض نامور عالمون جہم اللہ تعالیٰ
نے چار ہزار چار سو چالیس معجزے تحریر اور ضبط کئے ہیں اور بعضوں نے خاص معجزے یعنی بڑے بڑے
ضبط کئے ہیں ایک ہزار نہ کہ اور نزدیک ہوئے ہیں کہ بعض ان معجزوں میں سے تو اتر کی حد تک پہنچ
جاوین جیسے کہ شق القمر کا معجزہ اور کنگرہ کا تسبیح پڑھنا یا تہ میں آنحضرت صلعم کی اور پانی کا جاری
ہونا اور سبب حشیدہ فیض الہی کی از گلیوں سے اور گفتگو کرنا جانوروں کا آنحضرت صلعم سے اور فریاد کرنا
اور داد چاہنا جانوروں کا اور سرور کائنات سے اور تھوڑا سا کہانا ملا کر سیر کر دینا بہت سے آدمیوں کا
اور سوا اسکے اور معجزات جو اون خاتم النبیین صلعم سے ظہور میں آئے مگر انصاف یہ ہے کہ کوئی معجزہ
ان معجزوں میں سے یعنی سوا سے معجزہ قرآنی کے تو اتر کی حد تک نہیں پہنچا ایسا کہ جس سے نفس کو
طمانیت حاصل ہو اور شاید بہیض ضبط ہونے میں معجزوں کے قدیم صحابوں رسول اللہ صلعم سے
یہ ہو کہ دے بسبب ہونے اسلئے معجزہ قرآنی کے جو اون میں تھا وجہ اور التفات نکرتے تھے طرف دوسرے
معجزوں کے اور چونکہ وزیر و زبایات قرآنی نازل ہوتی تھیں یعنی ہر آیت ہر ایک عجیب معجزہ تھی واسطے
التفات نکرتے تھے طرف ادنیٰ ادنیٰ معجزوں کے جو اونکی نظر میں مقابل ایسے اسلئے معجزہ دائمی موجود کے
کسی پایہ میں نہ تھی یہ تحقیق سارے صحاب رسول اللہ صلعم عرب کی زبان نفع تھی اور قرآن ہی کا معجزہ
دیکھا کر ایمان لائے تھے کہ واسطے کہ وہ جانتے تھے فصاحت کی رمزین اور بلاغت کے دقیقے پس ہر آیت
اونکے واسطے ایک مضبوط اور مستحکم برہان تھی اور ہر سورہ ایک ظاہر ثعبان تھی یعنی ہر سورہ کو معجزہ ہو
میں ایسا جانتے تھے کہ موسیٰ علیہ السلام نے عصا کا معجزہ دکھلایا ہے جو اتر دیا کی صورت بن گئی تھی اور ہر
قصہ اور حکایت قرآنی اونکے نزدیک بیضا لناطرن تھا یعنی مثل یہ بیضا جو دوسرے معجزہ تھا حضرت
موسیٰ علیہ السلام کا پس وہ یعنی صحاب والا مقام رضاء نہایت اہتمام اور رعایت توجہ رکھتے تھے
قرآن مجید کے کام میں اور وحی کے مضبوط رہنے میں جیسے کہ مستقول ہے کہ انہیں سے وحی کے کہنے کا

بہت سے تھے اور انکو خبر تھی کہ عجم کے رہنے والے اور سوائے انکے اعجاز کے جاننے والے آویگے پس اگر
 سوائے قرآن مجید کے اور معجزے ہی منضبط ہو جاتے تو بیشک بہت مفید ہوتے واسطے انکے یعنی نبی
 والوں قرآنی اعجاز کے اور باوجود اسکے دوسرے معجزوں رسول اللہ صلعم کا منضبط ہونا کم نہیں
 ہونے سے سارے پیغمبروں کے معجزوں سے پس بالتحقیق منضبط کرنے والے یعنی بیان کرنے والے
 اور لکھنے والے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کے نہیں مگر دو باتیں اور یہود میں سے تو
 زمانہ بخت نصر میں کوئی ایسا باقی نہ رہا کہ جس سے حاصل ہو علم معجزات موسیٰ کا یعنی احبار اور علمارانکے
 مقتول اور مفقود ہو گئے اس حال میں معجزے کون بیان کرے جیسے کہ ابھی جلد مطلع ہوگا تو اس سے پس
 اس وقت سارے معجزے یعنی معجزے سب پیغمبروں کے اور نیز معجزے رسول اللہ صلعم کے سوائے
 قرآن مجید کی حد تو ترک نہ ہو چکے ہیں نہ ترک کیا یعنی جیسے وہ معجزے تو ترک کی حد تک نہ پہنچے ایسے
 ہی یہ معجزہ ہی اور حال دوسرے پیغمبروں کا معلوم ہے اون دنوں علیہا السلام سے یعنی جب ان کے
 معجزے تو ترک کی حد تک نہیں پہنچتے باوجود قریب ہونے زمانے کے پس اون بعد زمانے کے پیغمبروں
 کے معجزے حد تو ترک کیوں نہ ہو چکے ہیں۔ مترجم کہتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو بخشے کہ یہ زمانا مولف رحمانہ تھا
 گا کہ دونوں یعنی سارے معجزے سب پیغمبروں کے اور سوائے قرآن مجید کے دوسرے معجزے حضرت
 تمام الانبیاء صلعم کے شریک ہیں حد تو ترک نہ ہو چکے ہیں نہ بطور مساحت اور مجازات کے ہیں یعنی
 ڈیہیلی باگ چھوڑنا منظر کا اور نہیں تو ایسے معجزے کہ جنکا کوئی راوی معلوم نہ ہو اور معجزوں کی کتاب کا
 مولف اور مدون مجہول ہو اور یہ کتابیں قرون اولیٰ اور ثانی کے بعد لکھی گئی ہوں کیوں کہ
 مترجم کہہ سکتے ہیں ساتھ ان معجزوں کے کہ جسکے راوی ثقہ اور اسنادین موجود اور کتابوں کے
 مدون اور مولف معلوم الاسما اور معلوم الصفات اور معلوم العدل ہوں یعنی معجزات رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے راوی اور کتابیں کہ اگرچہ اکثر انہیں تو ترک کی حد تک نہ پہنچنے ہوں مگر بقا
 اسناد معتبرہ اور راویوں ثقہ کے فی الجملہ اطمینان بلکہ کلی اطمینان کے لائق ہیں اب اس امر کا کہ لکھی گئی
 کے معجزوں کی کتابیں جنکے ترجمے سچی عالموں نے متعدد اور مختلف زبانوں میں اپنے نزدیک بہت تحقیق
 اور تصحیح کے ساتھ چھاپ کر شایع اور مشہور کئے ہیں اصلاً اطمینان کے قابل نہیں ہو سکتے کہ واسطے کہ بڑی
 معتبر انکے نزدیک تو ریت ہے جو انکے عقیدے میں انجیل کے ہمایہ ہے اسکا حال یہ ہے کہ سفر سنتی

توریت دسویں باب کی پانچویں آیت یہ ہے پس موسیٰ بندہ خداوند در آجنا بزمن مواب موافق قول خداوند
وفات کرد و اور در زمین مواب در برابر بیت یحور دفن کرد و پچیس از مقبرہ او تا با مروز واقع نیست
فارسی ترجمہ توریت مطبوعہ سنیک ہزار و ہشت صد و چہل و پنج مسیحی در دار السلطنت ادن برع ترجمہ
کردہ ولیم کلنفس۔ پس امر وز کے لفظ سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہ کتاب اس زمانے میں لکھی گئی
کہ حضرت موسیٰ کے مقبرہ کا کوئی نشان بھی باقی نہ رہا تھا اور یہی نام نہیں ہوتا مگر جب کہ بہت سے زمانے
گذر جاوین پس اس زمانہ تک کہ کو یاد رہتا ہے۔ اور اسکے سوا جب بنی اسرائیل سب کے دین موسیٰ
سے پھر کر بت پرست بن گئے تھے اور بیت المقدس میں تب رکھ دئے تھے اور توریت کا ذکر بھی یاد نہ رہا
تھا اور سوقت کسی تہخانہ سے ایک کتاب ہاتھ آئی اور ایک کاہن نے کہا کہ یہ توریت ہے چنانچہ اسی ترجمہ
توریت میں کتاب دومی بلوک کی بائیسویں فصل میں مذکور ہے کہ اٹھارہویں سال سلطنت ایشیاہ بادشاہ
بنی اسرائیل کے اور شلیمین سے جو تہخانہ بن گیا تھا ایک کتاب ہاتھ لگی یعنی تورات آہشم و حلقیہ کاہن بن
بشاقان کا بت گفٹ کہ کتاب تورات را در خانہ خداوند یافتم و حلقیہ آن کتاب را بشاقان داد و کا اور
خواند پس شاقان کا تب بلک نقل کردہ گفٹ کہ حلقیہ کاہن کتابی را بمن دادہ است و شاقان آن را در حضور
ملک خواند ملک بجز دشمنیدن لباس خود در دیدن جب توریت کا حال یہ ہو کہ سبب بت پرستی بنی اسرائیل
کے گم ہو جاوے اور قرون اور زمانوں کے بعد پائی جاوے اور صرف ایک کاہن کتاب ہو کہ کتاب بت پرستی
ہے تو اسکے مندرجون اور مجزون کا جو اوسمیں مذکور ہوں کیا اعتبار اور ایسے ہی نظر نیو کلی کتاب میں
جنہیں مہجرات عیسوی مذکور ہیں قرون کے بعد تالیف ہوئے ہیں یہ امر خود ان ہی کی تاریخی کتابوں سے
ثابت ہے بخلاف مہجرات محمدی صلعم کہ جسکی معتبر کتابیں علم حدیث اور سیر کی معتبر اسنادوں سے
موجود ہیں اور یہ بیان ایک قدر تفصیل چاہتا ہے مگر یہ مختصر ترجمہ اور کا محل اور مقام نہیں اسوا
میں مترجم انشاء اللہ تعالیٰ اپنے دوسرے رسالہ میں جسکو اسکا ضمیمہ اور ملحقہ قرار دینگا ایسا واضح و
بالتفصیل بائند لکھو گا کہ بانصاف سمجھ داریں نہ کرینگے عربی کا ایقان قد حاصل کم العلم
مہجرات السائر من القرآن المعلوم عند کہ کونہ من عند اللہ تعالیٰ فقد حاصل کم الفرق
بین سائر مہجراتہ ومہجرات السائر بالعلم فی الثاني دون الاول لانا نقول لانا لم یجد مہجرات موسیٰ
وعیسیٰ علیہما السلام قال بہما الیہود والنصارى وهما اللذان لہ یومنا نبینا علیہ السلام

بل انما قلنا بمعجزات موسیٰ وعیسیٰ اللذین نکالنا بنبوۃ نبینا وکم بینهما من الفرق فارسی
 وگفته نشود که هرگز نمیشه حاصل شد شمار علم معجزات همه انبیاء سابقین از قرآن مجید که پوشش از بر خدا تعالی
 معلوم شماسست یعنی بنص قرآنی همچون معجزات موسیٰ از انقلاب عصا بصورت ثنبان مبین و معجزه
 بیضار الناظرین و تفریق و تلفیق بحر و معدن اجراد و قتل و دوم و ضفادع و جز آن که نصاً و تصریحاً در
 قرآن مجید مذکور اند و علی بن ابی القیاس معجزات عیسوی از ابراهیم و ابرص و احیاء موتی و جز دیگر معجزات
 که مخصوص قرآنی اند پس حاصل شد شمار فرق و تمیز در میان سائر معجزات آن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم یعنی مجد تو اتر نار سعیدن آنها خود با اعتراض شماسست در میان معجزات سائر انبیاء و علیهم السلام که
 مذکور فی القرآن اند از هر آنکه علم جازم و تصدیق واقعی در ثانی یعنی معجزات سائر انبیاء اخبار خداوند
 تعالیٰ و من الصدوق من انشد قیامی معجزات اول یعنی سائر معجزات رسول اللہ صلعم سوآ قرآن مجید
 که علم قابل اطمینان نفس بان یافته میشود از هر آنکه جو ابائی توایم گفت که با معجزات آن عیسوی و موسیٰ که بیود
 و نصاری نسبت آمان ذکر میکنند که بر نبی اظا تمه الانبیاء صلعم ایان نداشتند و از بعثت آنحضرت بشارتی
 نداده اند و خبری ننگساده اند آنگاه نیستیم ما نا قائل و معتزق استیم معجزات آن موسیٰ و عیسیٰ علیهما السلام
 که ایان داشتند به نبی صلی اللہ علیہ وسلم و بشر بودند بقدم مبارک آن سید المرسلین صلعم پس بنگر که
 چهار فرق است در میان آن هر دو معاد کلام چنین است که در قرآن مجید از حال عیسیٰ آخنانکه اخبار است
 از ابراهیم و ابرص و احیاء موتی چنین اخبار است از نیک عیسیٰ علی السلام بشارت رسان آمد که پس از نبی صلی
 خواهد آمد که نامش احمد خواهد بود و در کتب مذہبی نصاری بکلمه فارقلیط که معنی مجوس است از آن تعبیر رفت و در
 در اسما و آن زمان مروج بود آخنانکه در تورات بسا مواضع شایع است و رواج است پس اگر صاحب این معجزات
 مخصوصه قرآنی آن عیسیٰ علیہ السلام است که بشر شد بقوله بشر بر رسول یاتی بن بعدی اسمہ احمد یعنی خواهد
 آمد پس از من پیغمبری که نامش احمد است پس مسلم بحال تصدیق میکند و با یانش می پذیریم برین تقدیر نیز
 نبی مصلح است و معجزات عیسیٰ علیہ السلام مذکوره قرآنی مؤمن به است والا فلا و بین سان در باره سوگند
 گفتار در احوال است آرد و او از کجا جا و سے یعنی بیود و نصاری اعتراضاتین که مکتے یہ بان که
 تلو اهل اسلام علم جازم حاصل معجزون سارے انبیاء سابقین کا خود قرآن مجید سے جسکا خداوند تعالیٰ
 کی بارگاہ سے ہونا تمہارا معلوم یقین ہے پس حاصل ہوا ہلکو فرق در میان سب معجزون اپنے نبی کے

اور معجزوں سب انبیاء کے اس واسطے کہ اول یعنی سب معجزوں سارے پیغمبروں کی نسبت ہجو علم جازم تھی
 قرآنی حاصل ہے نسبت دوسرے یعنی نسبت سارے معجزوں نبی تمہارے کے کہ سوائے قرآن مجید کے
 اور نکاحہ تو اتر تک نہ پونچھا خود تمہارے بیان اور اقرار سے ثابت ہے اس واسطے کہ ہم جو اب تک کہتے
 ہیں کہ یہود اور نصاریٰ کے عیسیٰ و موسیٰ کے معجزے ہجو ہرگز معلوم نہیں جن موسیٰ اور عیسیٰ کی نسبت
 یہود اور نصاریٰ بیان کرتے ہیں کہ دوسے ہمارے نبی صلعم پر ایمان نہیں لائے اور کسی نے اون دونوں
 میں سے ہمارے پیغمبر صلعم کی بعثت اور نبوت کی کہیں بشارت نہیں دی مان ہم اون موسیٰ اور عیسیٰ
 کے معجزوں کے قائل ہیں کہ جو ایمان لائے ہمارے نبی پر یعنی اون صلعم کی نبوت کو تصدیق کر کے سبیل
 اخبار عن المغیبات یعنی پیشین گوئیوں کی پروردگار کے الہام باوحی سے بشارت دیتے رہے پس کتنا فرق
 ہے درمیان ان دونوں کے۔ مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہ ہے کہ قرآن مجید جیسی کہ حکایت
 واقع ہوئی حضرت عیسیٰ بن مریم کے اس قول اللہ تعالیٰ کے دابر ہی مالکہ والا برص تا آخر یعنی کہا عیسیٰ
 بن مریم نے کہ میں تمہاری دیتا ہوں اندھے مادرزاد کو اور کوڑھی کو اور میں زندہ کرتا ہوں مردہ
 کو اللہ سبحانہ کے حکم اور اذن سے ویسے ہی اوس علیہ السلام کے دوسرے قول کی حکایت ہے۔ مبدشا
 یاتی من بعدی اسمہ احمد یعنی کہا عیسیٰ نے بشارت دینے والا ساتھ اوس پیغمبر کے جو میرے بعد آوے گا
 اور نام اوس کا ہوگا احمد۔ اور کلمہ فارغیٹ جیسے خاص معنی محمد بن بائبل یعنی نصرانیوں کی مذہب کی کتابوں
 میں مذکور ہے کہ سوائے کہ نامو تک ترجمہ کرنا اوس زمانے میں جاری تھا چنانکہ توریت میں بہت جگہ ایسی
 ہے واقع ہوا ہے اور اسی سے منازعت اور گفتگو کا دروازہ کھلا اس صورت میں ہمیں معلوم ہوا کہ
 یہ معجزے ہیں ایسے عیسیٰ کے جو اس قول کے قائل اور کہنے والے تھے اور جب نصرانی کہتے ہیں کہ اون
 حضرت عیسیٰ نے ایسا ذکر نہیں کیا تو ہم بالیقین جانتے ہیں کہ یہ عیسیٰ اور عیسیٰ ہیں بنا علیہ ہماری نسبت
 ایسا اعتراض نہیں کر سکتا اور یہ بیان بہت تفصیل سے خمیمہ لموحہ میں مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔
 عربی لایقان کہ اختلاف فی ذاتہما انما اختلاف فی حال من احوالہما لانا نقول ان
 اختلاف فی هذا الحال سبب الاختلاف فی الحال الآخر فلوا دعینا ان اختلاف الحال
 یستلزم اختلاف الذات لکان الامر کما ذکرنا بل نقول ان موسیٰ مثلا اذا کان مؤمنا
 محمد علیہ السلام فلہ ثبوت حال آخر وهو کونہ ذات معجزات باہرات واذا العریکن لہ

الحال الاول فلا يكون له الحال الثاني ومن ههنا علم ان اليهود والنصارى في دعواهما النبوة
 لهما من المبينين كما من المصدقين وبالجملة لا خبر متواتر عندهما على معجزات احد من
 الانبياء وغيره من الاخبار لا يفيد العلم **فارسى** وگفته نخواهد شد انكده اختلاف نيست در ذات آن
 هر دو يعنى موسى و عيسى هر اين نيست كه اختلاف ست در حال از احوال آمان يعنى ازين كه شما ميگوئيد كه
 آن هر دو ايمان آورند بنبي شما و ما ميگوئيم كه ايمان نياوردند و بشارت ندادند از بشت نبي شما پس
 اين اختلاف ست در يك حال از احوال آمان و از اختلاف يك حال اختلاف لازم نمي آيد در ذات تا شما
 گوئيد كه موسى يهودي ديگر بوده باشد آنكه موسى و مصدق نشد بنبي ما و موسى كه مصدق آمد بنبي ديگر
 است پس معجزات مذكوره في القرآن معجزات موسى است نه معجزات موسى يهود و همين سان در باره
 عيسى ميگوئيد كه عيسى مومن و مصدق نبي ما ديگر ست و عيسى نصرانيان كه نسبت او ميگويند كه مصدق و
 بشتر نشد ديگر ست كه معجزاتش آنگي نداريم و اين معجزات مذكوره قرآن از معجزات عيسى است پس
 ما حصل گفتار شما چنين بود كه اختلاف حالي از احوال مستلزم اختلاف في الذات ست و اين خود خلاف
 نفس الامر - زيرا كه جوابا خواهم گفت كه بر آئينه اختلاف دريخال سبب ست مر اختلاف در حال ديگر پس
 اگر دعوى ميگوييم كه اختلاف حال مستلزم ميشود اختلاف في الذات را بر آئينه همچنانكه ذكرش كردى مى بود
 بلكه اين ميگوئيم كه موسى مثلا هر گاه او را يك حال بود يعنى حال ايمان داشتش بنبوت محمد عليه الصلوة والسلام
 مر او را حال ديگر هم ثابت ست يعنى ظهور معجزات با برات از و آنچه تا نكده در قرآن مجيد نكده را نكده ليكن هر گاه
 او را حسب قول تو حالي اول نيست يعنى ايمان نداشتن بنبوت محمد صلى الله عليه وآله وسلم پس او را حال ثاني
 هم نيست يعنى ظهور معجزات از و سه و از همين جا دانسته گشت كه يهود و نصارى در دعوى نبوت آن هر دو
 يعنى موسى و عيسى ثابت كنندگان هستند و از تصديق كنندگان نيستند يعنى از بهر آنكه خبر متواتر نيست
 مر آنان را بر معجزات كسى از غير ابراهيم و جز از تو اتر علم مفيد نيست مترجم گويد يعنى خالي از دوشق نيست يا در
 نبوت نبي ما صلح صدور معجزات را حى دانند و بر تو اترى كه درباره اعجاز قرآن مجيد بوده است بسند
 ناكرده بر نبوت ديگر معجزات محمدى على صاحبها الصلوة والسلام تو اتر پشوه هستند و ميگويند كه بدون
 خبر متواتر كه اين معجزه از معجزات ثابت نميشود و بر نبوت اين معجزات خبر متواتر نيست پس معجزات ديگر
 كه ثابت نشدند متواتر قابل اعتبار نيستند پس نبوت آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم كه مفرغ ست بلكه

نیز غیر ثابت از بهر آنکه هر گاه اصل خود موجود نباشد وجود فرع چگونه تصور شود و خود مشهور است اذ الکلین
 لسان المال فلیف یدیم پس بجا با گفته شود که نزدیک شما خبری متواتر منجز از صد و در معجزه از معجزات از
 کلامی نبی خواه موسی بود خواه عیسی بود نیست بنا بر علیه معجزات آنان غیر ثابت و محض معلوم اند پس
 نبوت را که تفرع بر آن است حال همچنین با گفته شود که نبوت معجزات باز بسته منجز متواتر نیست باخبار
 آحاد هم ثابت میشوند پس همه معجزات نبی اصل هم ثابت و این هر دو دلیل الزامی بر سبیل که نقص اند و
 بطریق حل میتوان گفت که هر گاه بهر نبوت نبوت تعداد معجزات بعد وی محمود و مثلاً دو یا سه یا هزار
 و همین سان اعداد دیگر شرط نیست از بهر آنکه اگر تعداد محمود در میان بودی در تقریر عددی دون
 عددی ترجیح بلامرج لازم آمدی یا تسلسل کشیده بر عددی متوقف نشدی مثلاً کسی گوید که تعداد
 معجزات مثبت نبوت نبی دویمی باشد که شاهد عدلین و دو گواه راست گفتار نسبتین دعوی پیدا شوند
 و دیگری گوید که سه باید تا از کثرت خبر در الغرض هر کسی عدد محمود را در تعداد معجزات برگزیند که از آن
 نبوت نبوت هویدا شود آنچه که کم ازین عدد محمود بوده باشد مثبت نبوت و مصدق دعوی مدعی نبوت
 نتواند شد پس در نیت صورت اگر یک عدد محمود کرده کی را بی اقامت دلیل برگزیند و اعداد دیگر برگزیند
 دیگر از این پایه اعتبار اندازند ترجیح بلامرج یعنی فزونی بی فزاینده لازم آید که خلاف تخمین نزدست
 یا دلیل هم ملحوظ شود پس تقاضی دلائل مسقط دعوی هر مدعی تواند شد و اگر عددی محمود افزون از یک
 برگزیده نگردد و تسلسل اعداد معجزات لازم آید و این خود محال پس بالفرض و بنا برین خود درست در پایه
 زمان میدهد که عدد محمود ملحوظ و منظور نیست هر چه از امور معجزه خواهد یک بود خواه افزون هویدا
 کردن تواند که دیگری غیر از مدعی نبوت چنین کردن نمیتواند آنست معجزه بنا بر علی هذا گوئیم که معجزه
 قرآنی که در وجود و بقای و نیز تواتر جز آن کسی را شک نیست بهر نبوت نبوت نبی ماصلم کافی و ودانی
 است و تصدیق چنین معجزه با هر تصدیق معجزات دیگر انبیا علیهم به از هزار تواتر ثابت پس حاصل
 اینست که اهل انسلام آنچه آنکه صدق و مؤمن اند نبوت و رسالت نبی خودشان صلی الله علیه و آله و سلم
 همین سان مصدق اند نبوت و معجزات انبیا و دیگر که تذکره آنان در قرآن مجید موجود است مگر میبود
 نصاری که نبوت معجزات باز بسته باخبار متواتره دانند و معجزات را ملایم دینی و اساس نبوت می نمایند
 از نیکه خبری متواتر پیش خود ندارند از تصدیق نبوت نبی خواه عیسی علیه السلام بود خواه دیگری بر کنار اند

اورو کمانین باریگا کہ اس تمہاری تقریر سے ثابت ہوتا ہے کہ اختلاف نینین او ملکی ذات میں
 سوا اسکے نینین کہ اختلاف ہے صرف ایک حال میں حالو نینین سے یعنی تم کہتے ہو کہ موسیٰ اور علیہ علیہ
 لایکے تمہارے نبی پر اور یہود و نصاریٰ کہتے ہیں کہ وہ ایمان نینین لائے یعنی تمہارے نبی کی پشت
 اور نبوت کی خبر نینین دی پس یہ اختلاف ہوا ایک حال کا حالو نینین سے اور اختلاف ایک حال کا مستوی
 نینین ہوتا اختلاف ذات کا اس واسطے کہ ہم جو ابا کہہ سکتے ہیں کہ بیشک اختلاف اس حال میں سبب ہوا
 اختلاف کا دوسرے حال میں پس اگر ہم دعویٰ کرتے کہ اختلاف حال سے لازم آتا ہے اختلاف ذات کا تو
 ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ موسیٰ اور عیسیٰ مثلاً جبکہ ہوں مؤمن اور صدق
 نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو اون کی نسبت دوسرا حال بھی ثابت ہے یعنی صاحب
 معجزات باہرات ہوتا جو قرآن مجید میں اون کے سحر سے مذکور ہیں اور جب اون کے واسطے اول حال یعنی ایمان
 بہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت نینین تو دوسرا حال بھی ثابت نینین اور اس سے جانا جاتا ہے کہ یہود
 اور نصاریٰ دعویٰ نبوت میں جو دوسرے پیغمبروں کی نسبت کرتے ہیں صرف ثابت کرنے والے یعنی
 محض مدعی بے دلیل ہیں مصدق نینین یا جگہ کوئی خبر متواتر نینین اون کے نزدیک اور پیغمبروں کی کسی
 نبی کے بھی اور جو خبر متواتر نینین وہ مفید علم بھی نینین مترجم کہتا ہے کہ توضیح اس بیان کی یہ ہے
 کہ دوشق سے خالی نینین یا تو یہ کہ یہود و نصاریٰ اس معجزے سے موجود قرآن کو کافی معجزہ خیال نہ کر کے
 دوسرے معجزوں کے جو معجزہ خبر متواتر سے ثابت ہوا ہوا طالب ہونگے ایسے کہ اگر ہم خبر متواتر سے سارے
 معجزے ثابت کر دیں تو نبوت نبوت لازم آوے اور جو نینین تو نینین تو اس صورت سے ہم کہتے ہیں
 کہ جب ثبوت نبوت منحصر ہوا اور پر ثبوت معجزوں کے اور معجزوں کے ثبوت کا مدار ہو دوسرے خبر متواتر پر اور
 خبر متواتر در باب معجزوں دوسرے پیغمبروں کے یہود اور نصرانیوں کے پاس نینین تو ان کے نزدیک
 کسی نبی کی نبوت بھی ثابت نینین خواہ عیسیٰ ہوں خواہ موسیٰ خواہ کوئی اور نبی پس اس سے صحت
 معلوم ہوا کہ یہ دونوں فرقے در باب نبوت دوسرے نبیوں کے بھی صرف مدعی ہیں بے دلیل صدر
 نینین اس واسطے کہ خود ان کے قول سے تصدیق کا مدار ہے خبر متواتر اور خبر متواتر معدوم پس نبوت
 ہر نبی کی ان کے نزدیک بلا تصدیق یا یوں کہیں کہ خبر متواتر مدار نینین ثبوت معجزات کے تو اس تقریر
 پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرآن مجید کے سوا بھی سبب معجزے ثابت مثل معجزوں دوسرے پیغمبروں کے

اور در صورت ثبوت معجزوں کے نبوت بخوبی ثابت یہ تو دلیل ہے الزامی برسبیل نقض اب برسبیل
 حل کہتا ہوں کہ جب نبوت نبوت کیواسطہ من نفس معجزہ درکار ہے کوئی عدد معین جیسے دو تین
 چار پانچ سو یا ہزار شرط نہیں بلکہ جو ایسا کام کہ سوائے مدعی نبوت کے دوسرے شخص نہ لاسکے وہ معجزہ
 ثابت کرنے والا نبوت کا واسطہ مدعی نبوت کے یہ معجزہ خواہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ پس اس امر کو اگر
 تسلیم کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب قرآن مجید دائمی راس المعجزات ہے اور معجزات میں عدد کی شرط
 نہیں تو ہجو حاجت نہیں طرف ثابت کرنے دوسرے معجزہ کے بغیر تو تاریخاً آحاد اور اگر عدد شرط کیا جاوے
 مثلاً کہیں کہ پانچ معجزہ و کما طور ثابت نبوت کا ہوتا ہے اس سے کہ مثبت نہیں ہو سکتا تو اس صورت
 میں یا تو ترجیح بالمرجح لازم آوے گی یا تسلسل اور ایک حد میں یہ نہ تھا نا معجزہ کی تعداد کا یعنی ایک
 شخص مثلاً کہہ کہ پانچ معجزہ و کما صا اور ہونا ثبوت نبوت میں ناگزیری ہے اور دوسرے کہہ کہ دس
 معجزہ و کما تیر لکھ کہ پچیس معجزہ و کما اور اسطرح کہہ چلے جاویں پس ان کہنے والوں میں سے ایک
 قول بے دلیل معتبر سمجھ لیں تو ترجیح بالمرجح لازم آوے اور جو کہ یکا بھی قول قبول کریں تو نبوت
 جو وابستہ ہوتی ہے اوپر معجزوں کے کیونکر ثابت ہو اور جو ہر ایک کہنے والے سے دلیل طلب
 کیجائے درباب تعیین عدد معجزوں کے تو دلائل متعارض سے تعداد ساقط اور سقوط تعداد سے
 معجزے غیر معتبر اور غیر معتبر ہونے معجزوں سے نبوت کا ثابت کرنا دشوار بلکہ محال پس اس سے صاف
 ثابت ہوا کہ معجزہ کی تعداد اور اونکے اعتبار اور عدم اعتبار میں عدد معجزوں کو دخل نہیں یہ تہاتر
 سابقان جس کا اس مقام میں زیر کرنا مناسب تصور ہوا باقی کلام بالاشباع انشاء اللہ تعالیٰ ہمارے
 دوسرے رسالہ سبب بضمیر ملحقہ میں آویگا علمی والمسئلۃ لا بد لہا من العلم فہذا اذا کان
 الخبر قرنیۃ تدل علی صدقہ فہو ایضاً ما یفید العلم فلو کان لہدین الطائفتین من جنس
 انبار الکاہن خبر محفوظ لہذا القرنیۃ التي تدل علی ثبوت معجزاتہا لایان ما خیر فی الایمان بما لا یان لہذا
 فی الایمان بہما ایضاً بعد ما اعتمادہا علی العلم فی الایمان بہما بخلاف طائفۃ المسلمین فانہم
 آمنوا بہما بسبب القرآن ولذا اجزموا بمعجزاتہما بہ فامنا بہ الخبر للتواتر وهو القرآن لا
 الخبر الواحد حتی یتجاوز الی النقص عن القرنیۃ لکن امانا بہما حال انہما متہمین بالثبوت
 المتواتر فی القرآن لا بالفتنات التي وصف بها لہود والنصارے واما من قال بہ ہاتان

الطالقتان فلم تؤمن به بل سخن ننگه حیث که بوهان لنا علیه وایمان الامم البرهان و
 هذا کلام وقع فی البین فارسی این مسئله است که از دانستن اش که بر نیست آری به خبری سکه
 قرینه بود که دلالت کند بر صدق آن خبر پس آن خبر نیز افاده علم می کند یعنی نخستین خبر باور شدن می
 تواند پس اگر بهر این دو طائفه یعنی یهود و نصاری از جنس اخبار آحاد خبری بود که شتمل بود بر قرینه
 که دلالت کند بر ثبوت معجزات آن هر دو پس آن خبر نیز مفید علم می تواند شد برین تقدیر این هر دو
 فرقه در ایان آوردن بان هر دو یعنی حضرت موسی و عیسی علی نبینا وعلیها الصلواة والسلام مواخذه
 کرده شدگان نخواهند بود ورنه یعنی اگر خبر آنان مخوف بالقریزه نبود پس این هر دو فرقه در باره ایان
 آوردن بان هر دو مواخذه تو انند شد بسبب معتمد و موثق نبون علم آنان در باره ایان آوردن بان
 هر دو بخلاف طائفه اهل اسلام از بهر آنکه اینان ایان آوردند بان هر دو یعنی موسی و عیسی بسبب آن
 و همین سان تصدیق کردند بجزرات آن هر دو بسبب قرآن پس ایان آوردیم بایان هر دو علیها السلام
 بجزر متواتر که قرآن مجید است فی خبر آحاد و محتاج شویم بسوی پژوهش کردن قرینه لیکن ایان آورده
 ایم بان هر دو در حالیکه آنان موصوف باشند بصفتیکه در ذکر آنان در قرآن مجید مذکور اند و اثر
 آنکه عیسی علیه السلام در قرآن مجید موصوف است بجز و دانش که رسولی پس از من می آید که نامش احمد بود
 پس معجزه احوای دوتی و ابرار ابرص و آنکه و همین سان بجزرات دیگر که نسبت آن علیه السلام مذکور اند
 بهر چنین عیسی موصوف بصفتی که تا تسلیم میکنیم و بان ایان داریم و همچنین بهر موسی که موصوف است
 بصفتی اخبار و تشبیه از رسالت پیغمبر ما محمد صلعم بجزرات انقلاب عصا بنحسان و انفلاق بحر و نیز دیگر معجزاتی
 که از آن رسول خدا مبعوث الی نبی اسرائیل بهویدائی رسید تصدیق ما مقرر اند و تصدیق ما
 همکار نیستند بجزرات آن موسی و عیسی که موصوف دانند یهود و نصاری آن هر دو را بان صفاتی یعنی
 بجزر ندان و بشارت ناکشادن آنان از قدوم سرور دنیا و دین و رسالت حضرت سید المرسلین صلعم بر
 ایان نداریم با اهل اسلام چنین عیسی و موسی بلکه انکار میکنیم ما این هر دو را از بهر آنکه بر بانی نیست براس
 دایران و ایان نبود مگر با بریان و این گفتار است که واقع شده در میان ما و شما مترجم گوید و یزدان بن بیان
 که مخلص کلام همین است که بسبب اختلاف صفت موصوف مختلف میشود مثلاً زید کاتب دیگر است و زید
 غیر کاتب و دیگر بنا علی زید موسی و عیسی که بشران و مجزبان انداز رسالت سید المرسلین محمد رسول الله

سلم و دیگر اذو غیر مبشران حسب وہم ہیود و نصاری دیگر پس ما فرقہ اسلام ایمان می آریم بمبشران و
 تصدیق میکنیم معجزات همین مبشران را و نمی شناسیم و نمی دانیم ماموسی و عیسی غیر مبشران را یعنی
 تصدیق داشته باشیم ما معجزات چنین غیر مبشران بنا برین اعتراض ہیود و نصاری بر ما وارد
 نمی شود اورد و یہ ایک مسئلہ ہے کہ جب کا جاننا ضروری اور ناگزیری ہے اور وہ یہ ہے کہ
 ہاں جب کسی خبر کی واسطے ایک ایسا قرینہ ہووے کہ جو اس خبر کے صادق ہونے پر دلالت کرے
 تو ایسی خبر ہی فائدہ دیتی ہے تصدیق اور علم کا پس ان دونوں فرقوں ہیود اور نصاری کے
 پاس اخبار آحاد میں سے کوئی ایسی خبر ہو جو ایسے قرینہ پر مشتمل ہو کہ دلالت کرے اور پر ثبوت معجزوں
 ان دونوں یعنی موسی اور عیسی علیہما السلام کی پس یہ دونوں فرقے ایمان لانے میں اور ان
 دونوں علیہما السلام کے مواخذہ نہیں کئے جاویں گے کہ واسطے کہ خبریں انکی جن سے انہوں نے
 ان دونوں کے معجزوں کی نسبت تصدیق حاصل کی ہے ایسے قرینہ پر مشتمل ہیں اور جو نہیں
 یعنی اگر انکی خبریں جو اخبار آحاد کے قبیل اور جنس سے ہیں کسی قرینہ مصدقہ پر مشتمل نہیں تو بیک
 قابل مواخذہ کے ہو سکتے ہیں کہ بدون موجود ہونے کسی مصدقہ قرینہ کے صرف خبر آحاد پر بھروسا
 کر کے ایمان لائے اور غیر ثابت معجزوں کی صرف اپنے زعم اور ہزار پر تصدیق کر لی اور انکا علم اور
 تصدیق موقوف اور مستند نہوا کسی قرینہ مصدقہ پر بلکہ انکے ایمان کی بنا ہوئی اور خبر آحاد کے جو محض
 ہوتی ہے صدق اور کذب کے اور کسی قرینہ مصدقہ معقول نے ایسی خبر آحاد کی توثیق اور تصدیق
 نہیں کی بظلمات فرقہ اہل اسلام کے کہ یہ ایمان لائے اور یہ موسی و عیسی کے سبب خبر قرآنی کے
 اور ایسے ہی انہوں نے تصدیق کر لی ان دونوں کے معجزوں کی قرآن مجید سے پس ایمان انکا
 اور موسی اور عیسی علیہما السلام کے اور تصدیق انکی نسبت انکے معجزوں کے سبب خبر متواتر یعنی
 قرآن مجید کے ہے نہ سبب اخبار آحاد کے تاکہ محتاج ہوں طرف ڈھونڈنے کسی قرینہ مصدقہ کے
 یعنی جب خبر متواتر سے ہلکا انکی نبوت اور معجزوں کے صادر ہونے سے خبر حاصل ہوئی تو ہلکا کسی
 قرینہ مصدقہ کی جستجو کی طرف حاجت باقی نہی لیکن ہم ایمان لائے ہیں ان دونوں علیہما السلام پر
 اوس حال میں کہ یہ دونوں موصوفوں ہوں ان مصفیوں سے جو خبر قرآن مجید میں انکی نسبت ذکر
 کیگی یعنی نسبت عیسی علیہ السلام کے قرآن مجید میں خبر دیگی کہ وہ اشاعت دیتے تھے کہ میرے بعد

ایک رسول آویگا جنکا نام احمد ہوگا اور ایسے ہی موسیٰ علیہ السلام نے ہمارے نبی صلعم کی رسالت
 کی بشارت دی اور اونکی تصدیق اور تابعداری کے باب میں اپنی امت کو تاکید کی پس ایسی صفیوں
 کے ساتھ موصوفوں کے ہم مومن ہیں اور اونسے جو معجزے صادر ہوئے جیسے کہ عصا کا سانپ بنجانا اور
 مودیل کو لکڑی چیر ڈالنا اور بنی اسرائیل کے عبور کے واسطے بارہ راستے بنا دینا اور علی بن ابی طالب
 دوسرے معجزے بلکہ تسعہ آیات کہنے میں جیسے معجزہ بندگوان اور جوجون اور غون وغیرہ کا قرآن
 مجید میں انکا ذکر ہے اور ایسے ہی بے باپ کے پیدا ہونا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت کنواری پاک
 دامن مریم سے بوساطت روح القدس کے اور زندہ کرنا اونکا مردے کو اور بنگا کرنا اونکا فانیج
 دلے اور برسن والے کو اور سوا گنما کرنا اونکا مادر زاد اندھے کو اور علی بن ابی طالب دوسرے معجزے
 اور اون کلمہ اللہ پاک سے صادر ہوئے ہم بوجوب سچے خبر قرآنی کی تصدیق کرتے ہیں نہ اون
 موسیٰ اور عیسیٰ کی جنگو یہود اور نصاریٰ دوسری صفیوں سے موصوف گمان کرتے ہیں
 یعنی وہم کرتے ہیں کہ ان دونوں نے ہمارے رسول اللہ صلعم کی رسالت سے خبر نہیں دی
 بلکہ ہم ایسے موسیٰ اور عیسیٰ اور اونکے معجزوں کی تصدیق نہیں کرتے اسواسطے ہمارے پاس ایسے
 موسیٰ اور عیسیٰ کے باہم کوئی برہان نہیں اور برہان بغیر بیان نہیں اور یہ ایک کلام تباہ
 در میان میں آگیا۔ مترجم کہتا ہے کہ لمحض یہ ہے کہ سبب اختلاف صفیوں کے موصوف مختلف
 ہو جاتا ہے جیسے کہ زید کا تباہ اور ہوتا ہے اور زید غیر کا تباہ اور اسواسطے موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام
 جو ہمارے رسول اللہ صلعم کے بشر ہیں اور ہیں اور جنگو یہود اور نصاریٰ غیر بشر گمان کرتے
 ہیں اور ہیں اور ہم بشر موسیٰ کے اور برہان رکھتے ہیں اور ان نبی کے معجزوں کی تصدیق
 کرتے ہیں غیر بشر موسیٰ اور عیسیٰ کو ہم نہیں جانتے اون کے معجزوں کی تصدیق کیونکہ مشورہ اسواسطے
 کہ ہر چیز کی ذات کے جاننے پر وابستہ ہوتا ہے اوسے حال کا جاننا اسواسطے نظر نہیں اور یہود
 کا اعتراض ہم پر نہیں ہو سکتا سہمی واما اثبات النبوة بسائر معجزات غیر القرآن فلما كانت
 المسئلة مما اوجب بقاء العلم والیقین ولا یتنی بالظن فلا بد من الاعتقاد بالآخبار الفیئدة
 العلم خبر الواحد اذا كان محضوفاً بالقرينة خبر المتواتر وهو اما متواتر لفظاً ومعنی ولا
 خبر لک اذا اخبیر جماعة تقبل زیداً لکن من وجوه شتی فاخبار احد ہم باہ قتلہ فلان

والآخر بانه قله الآخر هكذا فحصل الجزم من خبرهم بمقتولية نزيه وان شك في القائل
 وكذا اخبار جماعة بحكايات مختلفة عن شجاعة احداهن وعن جودها فلا شك انه يحصل العلم
 بشجاعة وجودها وان شك في كل واحدة من الحكايات فبغيرها قارسي ولكن
 ثابت كردن ديگر به معجزات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم سواي قرآن مجيد بسبب آنچه كه مستدرك
 موجب علم يقين و شتر تصديق و منتج اذعان باشد بان يعني اخبار آحاد و شمله بر قرآن مصدق مثبتة
 كه مفيد علم يقيني ميگردد و صرف ظن كافي نيمايشد پس ناگزيرست اخبار منيده علم راعته و موثق بودن
 يعني بر قرآن مصدق تا با احتمال آن ظن را مرتبه يقين بهره شود پس خبر يك كس يا دو كس عدل و امثال
 آنان هر گاه افاده علم كنند قابل استدلال و شايان محبت آردون نيمايشند اما خبر كيه معقول و شتر
 بود بر قرينه و خبر متواتر خواه متواتر بود باللفظ و المعنى يا متواتر بود صرف از روى معنى همانا مفيد
 علم و منتج تصديق شدن ميتواند و مثال اخير يعنى متواتر صرف از روى معنى همچو خبر دادن جماعتى بقول
 و كشته شدن زيد بوجوه مختلفه متعدد و مثلا خبر ديديكه كه زيد را فلانى كشته است و ديگرى گويد كه او را
 كسى ديگر سواي آن فلان قتل آرد و همچنين سان يعنى سويى گويد كه او را فلان كس ديگر كشته است
 پس حاصل مى شود جزم و يقين ب كشته شدن زيد هر چند شك واقع شود در تاثل يعنى جمع علميه و متفق عليه
 مقتوليت زيد نيمايشد پس ناگزير تصديق بان بهره ميشود و اختلاف آنان در تعيين قاتل ميزيل چنين
 تصديق كه مقتوليت زيد بود نمى گردد و همچنين هر گاه جماعتى بحكايات مختلفه از شجاعت كسى و سخاى آن
 كس خبر دهند پس ديديك و بيگان بوجوه شجاعت و سخا وجود آن مجزئنه علم و تصديق حاصل ميشود هر چند
 در هر حكايه خاص از حكايات مذكوره آنان شك واقع شود يعنى قد جمع عاير و متفق عليه آنان
 شجاع و جواد بودن مجزئنه ميباشد كه بالاتفاق همين و بخبر از آن ميباشند باختلاف ايمان در تعيين
 خاص از صوره و در شجاعت وجود پس دين امر زائد بر نفس اصل خبر باليعنى شجاعت وجود زائده است
 اختلاف كردن آنان در امر زائد در اصل و شجاعت وجود از آن يقين و ثبوت گمان نميكنند - ترجمه
 گويد كه در ما نحن فيه و محوث عنه چنين گفته شود كه اتفاق جماعت كثره بر صده و در معجزات ديگر سوا معجزه
 قرآنى كه خود هنوز موجود است بر دشمنيكه جاحدى هر گاه نيز دري تميز و قوت در بابت با صفت انصاف
 بگره خورد داشته باشد مجال انگار و يا راى جود ندارد در عين گفته است كه همانا معجزات كثره از حضرت

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظاہر ہو پیدا شدہ نہیں نفس صدور معجزات بعلم جازم ثابت چند
 در مواقع صدور بسبب عدم توازن شک واقع شود و نفس صدور معجزات مثبت رسالت پس مرعاض
 اُرو و لیکن سوا سے قرآن مجید کے جو معجزہ موجود اور متواتر ہے دوسرے معجزہ کوئی بابت جو حضرت
 خاتم الانبیاء صلعم سے صادر ہوئے ثابت کرنا اسی وجہ سے جسکا یہ مسئلہ کہ ذکر کیا گیا موجب اور مثبت
 ہوا اور علم اور تصدیق بخشی یعنی خبر احاد شتمل اور پرقرینہ مصدقہ کہ اور یہہ قرینہ مصدقہ ابھی ذکر کیا
 انشاء اللہ تعالیٰ اور صرف ظن پر کفایت نہیں کیجاتی پس ضروری ہے اعتماد کرنا اور پران خبروں کے
 جو مفید ہوں علم کے پس خبر واحد اور ایسے ہی خبر دوم و عادل کے جب مفید یقین کی نہیں ہوتی یعنی
 اوس سے یقین اور تصدیق حاصل نہیں ہوتی اسواسطے اوس سے استدلال اور حجت لانا بھی صحیح نہیں
 ہوتا لیکن وہ خبر کہ جو علم کے مفید اور تصدیق کی نتیجہ ہو خبر احاد ہوتی ہے جبکہ قرینہ مصدقہ پر شتمل ہو
 یعنی اول خبروں کے ساتھ ایسا قرینہ موجود ہو جس سے دلین تصدیق آوے اور دوسری خبر متواتر
 خواہ لفظاً اور معنی متواتر ہو خواہ صرف معنی اور اخیر یعنی متواتر معنوی کی مثال ایسی ہے کہ ایک
 جماعت کہے اور خبر دے کہ بیشک زید مارا گیا مگر مختلف و جمہوی سے مثلاً ایک خبر تو کہے کہ زید کو فلان
 آدمی نے مار ڈالا اور دوسرا کہے کہ نہیں فلان دوسرے نے مار ڈالا اور اسیطرح ہر ایک دوسرے
 کو قائل بیان کرے پس ان خبروں کی خبر سے زید کی مقتولیت کا علم بالجزم و بالیقین حاصل ہوتا ہے
 اگرچہ قائل کے باب میں شک واقع ہو اور ایسے ہی ایک جماعت مختلف حکایتوں سے کسی شخص کی شجاعت
 اور سخاوت سے خبر دے پس بیشک اوس خبر عنہ کی شجاعت اور شجاعت کی نسبت علم جازم اور تصدیق
 حاصل ہوگی اگرچہ خاص ہر حکایت کی نسبت شک پیدا ہو۔ مترجم کتابہ کہ بسبب حصول علم جازم اور
 تصدیق کا یہ ہوتا ہے کہ پہلی مثال میں زید کے مقتول ہونے میں سب متفق اگرچہ ہر ایک خبر قائل
 اوسکا جدا بیان کرتا ہو پس متفق علیہ یعنی اصل مقتولیت جسپر وہ جماعت متفق ہے بالتصدیق اور قائل
 کی تعیین ایک زائد ہے اوس سے کچھ مطلب نہیں اسواسطے کہ اگر اس زائد میں شک پڑے تو اصل
 کو یعنی زید کی مقتولیت کو تصدیق سے علیحدہ نہیں کرتے اور دوسری مثال میں اصل اور مایہ اخبار
 نفس شجاعت اور سخاوت خبر عنہ کی ہوتی ہے جون اوس میں ان خبر کوئی جماعت متفق میں اسواسطے
 کہ ایک تو کما اختلاف اس تصدیق کو زائل اور مہرہ نہیں کرتا اب ہمارے کلام جس سے بحث اور گفتگو ہے

یعنی سو اسے قرآن مجید کے جسکے معجزیت ہر شخص عاقل یا انصاف پر اظہار من الشمس ہے اور اب تک اس کے اعجاز
 میں کچھ کمی اور نقصان واقع نہیں ہوا اور معجزوں کے باب میں جو حضرت خاتم الانبیاء رحمہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وآلہ وسلم سے ظاہر ہوئے جماعت کثیر متفق ہے اگرچہ وقوع کی صورتوں میں مختلف ہوں ہیں اصل
 یعنی صدور معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عجوبی ثابت اور صدق اور علم بآزم معلوم اور
 جو سبب خبر اتحاد مواقع صدور میں یعنی کیفیت میں اختلاف واقع ہو تو یہ اختلاف اصل صدور معجزات
 کا محل اور خارج نہیں پس جب اصل صدور معجزات ثابت رسالت ثابت اور یہی ہے مطلوب عقلی
 ولنا علی اثبات نبوة هذا النبي من الاخبار اكل واحد من الاقسام الثلاثة اذ انظر بعين الانصاف
 فاما الخبر المحفوظ بالقرينة فاقول هذا النبي قد اخبر في كتابه - باختصاص كل نبي من الانبياء
 السالفة معجزات كثيرة من غير فن الكلام وجعلها وسيلة لاثبات نبوة مثلا اخبر عن
 بان له تسع آيات الى فرعون وملائه ومثله عن عيسى وهكذا والقول بحکم باستبعاد ادلائم
 النبوة من هذا الشخص مع اطمعنا لا المحجة لنفسه مع عدم امکان صدور المعجزة عنه
 فنقول لا شك في وجود بعض اخبار الاحاد عند المسلمين في معجزة هذا النبي واذا ضابطه
 ما مضى من الاستبعاد فينبغي العلم بعد التحلية والانصاف فارسي وبرت ثابت کردن معجزات از
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما خبر ما اند موجود کہ ہر یکے از ان ازین سہ گانہ اقسام اند یعنی یکے اخبار
 آحاد و شتمل بر قرینہ مصدقہ و ویحی خبر متواتر لفظاً و معنی سوی خبر متواتر معنی ہر گاہ نگاہیتہ آید ببدیدہ
 انصاف لیکن خبرے محفوظ و شتملہ قرینہ پس برایش چنین گویم کہ این نبی صلعم خبر دادہ در کتاب خود
 یعنی قرآن مجید کہ بر آن حضرت صلعم نازل شد بخصوص بودن ہر پیغمبری از پیغمبران پیشین بمعجزات
 کثیرہ غیر از فن کلام یعنی غیر از معجزہ فصاحت و بلاغت گفتار کہ معجزہ منقسمہ بہین حضرت صلعم است و قرار
 آزاد سیدہ بر ثابت کردن رسالت و نبوت خودش شلاً خبر داد از حال موسی کہ از آن علیہ السلام نہ
 معجزہ با برہ سوی فرعون و گروہ او ہونیدائی رسید و ہمین سان از عیسی علیہ السلام یعنی احیاء
 موتی و ابراء ابرص و آکہ و جز آن و ہمین سان از دیگر پیغمبران یعنی از معجزات داؤد و سلیمان
 علیہما السلام بر کتاب او پندانکہ در قرآن مفصل مذکور اند برین تقدیر عقل ہمہ مستعد میدانند توانش
 نداشتن چنین مدعی نبوت صلعم با صدور معجزات با وجود دعوی نبوت بر زبان داشتن و بہر خود

وجود معجزه بیان کردن پس میگوئیم که شک نیست در موجود بودن بعضی اخبار آحاد نزدیک اهل اسلام در
 ذکر معجزات ابن بنی صلعم پس برگاه قرینه این امر با این اخبار آحاد پیوندمیده و منضم شود مفید علم
 حجازم شود بعد تخلیه و انصاف مترجم گوید که ایضاح بیان چنین که برگاه بنی ماصلی الله علیه وآله وسلم
 کتابی معجزه ثبت رسالت و نبوت خودش پیش کرد و دعوی نبوت خودش بر زبان آورد و درین کتاب
 کتاب خود موجود است که از انبیا معجزات صادر میشود صدقه نبوت در رسالت آنان وارد میشود
 انبیا معجزات آنان برگشته گشت برین تقدیر خالی از دو حال نیست یا بنی صلعم تصدیق و اثبات
 دعوی نبوت خودش معجزات نمود یا نمود پس اگر نمودند و مطلوب حاجتینت بدر از کشیدن سلسله گفتار
 و اگر نمود و از اصدا رسا آن زبون آمد در نیصورت باشندگان ملک عرب که مبعوث فیهم بودند ایان
 آوردند یا نیاوردند ثانی یعنی ایان نیاوردن آنان خود بدیهی البطلان است از برائے آنکه خود
 بموافق و مخالف اطهر من الشمس است که بعد دعوی نبوت تا زمان وفات شریف الوف باشندگان
 عرب و دیگر اقوام ایان آوردند بان استواری که به تیه جهادات و غزوات و قتل و اعدام اهل شرک
 و سیئات از جان و مال دریغ نکردند و جنبی بکار نیاوردند و هرگاه ایان آوردن الوف مردم
 لایسما شرکان عرب که لجاج بر طباع آنان غالب میباشد علی الخصوص مشرقریش که بتجریک حسد و عناد
 که بان خلاصه موجودات صلعم بیشتری از آنان در محاربه و مقاتله جان دادند و انجام کار با سعاد
 و خردمندان آن گروه بایان مشرف شده بقاتله با اعدا دین بنیان اسلام را بچنان استواری استوار
 کردند که بنیان مرصوص را مصلق آمد مبرهن و همه هویدا است پس ثابت شد ظهور معجزاتی که تمام عرب با
 بمنزله ایان آوردند عقل سلیم در غایت مرتبه استبعاد و استعجاب بعید و غریب می دانند که مدعی نبوت
 خود فرمایند که نشان نبوت ظهور معجزات است و گوید که من هم معجز آوردم و فرموده ام و با از اصد
 معجزات زبون آید و با وصف ظهور معجزه و زبونی از اصدا معجزات الوف مردم با و ایان
 آرند و در راه و از جان و مال دریغ ندارند و از اعدا دین و مار و هلاک برآرند پس چنین قرینه
 صدقه آن اخبار آحاد را که در باره و دیگر معجزات سوا می معجزه قرآنی مصدق و موید اند نیز خبر
 را نازل منزل تواتر آورد و قوله بعد التخلیه و الانصاف یعنی چنین استبعاد بر کسی کشوده میگردد
 که ادایم باطله و مواجس عاطله را از میان برآورد و در میان نفس خودش و فکر دست عقل سلیم تخلیه روان

و انصاف رار ہروش پیش گید و دنگری بکار د آرو و اور ہارے پاس اخبار آحاد میں سے
 واسطے ثابت کرنے نبوت ان بنی صلعم کے تینوں قسم کی خبریں ہیں یعنی ایک تو خبر آحاد جو قرینہ صدقہ
 پر شامل ہوا اور دوسری خبر متواتر لفظاً اور معنی تیسری خبر متواتر صرف معنی پس خبر آحاد جو قرینہ صدقہ
 پر شامل ہے یہ ہے کہ ان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کتاب میں یعنی آسمانی کتاب جو ان صلی اللہ
 علیہ وسلم پر نازل ہوئی خبر دی کہ ہر بنی انبیاء میں سے جو اگلے زمانے میں تھے بہت سے معجزوں کے
 ساتھ متخص اور مخصوص تھے سوائے معجزہ کلام یعنی معجزہ کمال بلاغت اور فصاحت کے اور ان بنی صلعم
 نے اس معجزہ کلامی یعنی قرآن مجید کو اپنی نبوت کے ثابت کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ قرار دیا مثلاً موسیٰ کی
 نبوت سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام نے تو معجزے غالب دکھائے فرعون اور اسکے گروہ کو یعنی سچا
 کی صورت دکھانا اپنے عصا کو اور ایسے ہی خون اور جوؤں اور ٹڈیوں کا اور آخر و ذیل کاشق کرنا نیز
 عصا کے مارنے سے اور سوا اسکے دوسرے معجزے اور ایسے عیسیٰ کے حال سے خبر دی کہ اوس علیہ السلام
 نے مردہ کو زندہ کیا فالج والے اور ابھوں اور اندھے مادر زاد کو اچھا کیا اور اسکے سوا دوسرے معجزے
 اونکے اور ایسے ہی یعنی دوسرے پیغمبروں جیسے داؤد اور سلیمان علیہما السلام کے معجزے آسمانی
 کتاب میں مذکور ہیں اب عقل سلیم نہایت بعید سمجھتی ہے کہ یہ بنی صلعم خود بیان کریں کہ نبوت کو
 واسطے معجزوں کو ظاہر کرنا ضرور ہے اور آپ ہی نبوت کا دعویٰ کرے اور بیان کرے کہ میں ہی معجزوں
 کے ساتھ مبعوث ہوا ہوں اور پر اوس سے معجزوں کا ظاہر ہونا ناممکن ہو یہ بات تو درست عقل گز
 اہل علم میں کرتی ہیں ہم کہتے ہیں کہ در باب معجزوں ان بنی صلعم اہل اسلام کے پاس اخبار آحاد موجود ہیں
 بیشک ولا ریب اور جب ان اخبار آحاد کے ساتھ استبعاد کا قرینہ لگا دیا جاوے تو مفید تصدیق اور علم
 جازم کے ہوتے ہیں بعد تخلیہ و رانصاف کے یعنی جب عقل سلیم کو وہ ہوں اور تصدیق ہاتھ سے چھوڑا کر
 درمیان اوسکے اور درمیان نفس کے تخلیہ کیا جاوے اور انصاف کا راستہ پیش نظر ہو۔ مترجم
 کتابچے کے مؤلف رح کا یہ کلام ایک ایسی قوی برہان ہے کہ منکر نبوت کو ملزم کر سکتی ہے اس اصباح
 سے کہ جب مدعی نبوت دوسرے نبیوں کے معجزے بیان کرے اور یہ بھی کہے کہ معجزوں کا ظاہر ہونا
 نبوت کا مصدق ہوتا ہے اور آپ ہی نبوت کا دعویٰ کرے اور کہے کہ میں ہی معجزوں کے ساتھ
 مبعوث ہوا ہوں اور معجزہ دکھانے سے محض عاجز ہو پس یہ امر دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ مبعوث

نفیم یعنی جس گروہ میں وہ نبی صلعم معوث ہوا ہو معجزے دیکھ کر ایمان لاوین یا نہیں پس اگر پہلے شق
 ہے یعنی باشندگان ملک عرب معجزے دیکھ کر ایمان لائے تو مدعا ثابت یعنی ظاہر ہونا معجزہ و کما ایسے
 مدعی نبوت صلعم سے اور دوسرے شق یعنی ایمان نہ لانا معوث نفیم کا سبب نہ دیکھنے معجزہ و ن کے
 خود ظاہر البطلان کے واسطے کہ تاریخ کتب میں اسلامی دین کے دشمنوں کے خود موجود ہیں کہ چند
 روز میں لاکھوں آدمی ایمان لائے ایسی مضبوطی اور استواری سے کہ رسول اللہ صلعم کی محبت اور
 خدا کی راہ میں اپنی جان و مال سے دریغ نہ کیا اور توڑے وقت میں باوصف کمی سامان کے
 اور قلت آدمیوں کے روم اور مصر اور ایران کی سلطنت چھین لی اور اب تک یہ سلطنت سلاطین
 اسلامیہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اب تیسری شق وہی اور باقی ہے اور وہ یہ ہے کہ لاکھوں آدمی
 عرب کے بدون دیکھنے کسی معجزہ و سبب بردست کے صرف مدعی نبوت کے کہنے سے ایمان آکا اور
 جہادات اور غزوات میں اپنی جانوں اور مالوں کو بیچ بیچا اور شکر کون اور مخالفوں دین کو برباد
 کر ڈالا تو یہ شق عقل سلیم کے نزدیک بعید ہے علی الخصوص بوا دید حال عرب کے کہ جبکی طبیعتو نفیم کج
 اور سختی ہوتی ہے خصوصاً مشرکان قریش جو ان مدعی نبوت کے سبب حسدا و رشک کے دلی دشمن
 تھے یہاں تک کہ بہتوں نے لڑائیاں کر کے اپنی جان دی پس عقل درست ہرگز جو تیز نہیں کرتی کہ
 بغیر دیکھنے معجزوں کے اور وہ بھی بہت ظاہر کر جیسے قرآنی معجزہ کہ اب تک ویسا ہی ہے جیسا کہ برتو
 ظہور کے تھا ایمان لائے ہوں پس یہ تو مزینہ مصدقہ اون اخبار آحاد کو منزلہ اخبار متواترہ کے
 پہونچتا ہے پس وہمون اور دشمنی سے چوٹنا اور انصاف کو مد نظر کرنا شرط ہے اور دراصل
 اور فی نفس الامر ہدایت الہی جل شانہ عزمی و اما الخبر المتواتر لفظاً فنقول لا شك في كون القرآن
 صادراً منده جازياً على لسانه عندنا وعند غيرنا اما عندنا فظاهر و اما عند غيرنا فلان المتواتر
 عن المسلمين قاطبة بحيث لا يتحمل اتفاقهم على الكذب فيه فيحصل العزم به للتغير جزماً لا بد انبه
 شك ثم اقول كما انهم اتفقوا على هذا الخبر كذلك اتفقوا على صدق المعجزه منه في الجملة
 و انكل يقولون بها من دون تفاوت بينهما فاذا حصل العلم من خبرهم الاول فلا وجه لان
 لا يحصل العلم من خبرهم الاخير اذ لا تفاوت في الخبرين نعم ذهن الغير لما كان مشوباً بالاشبهه
 فلا يجوزم بالاخير مع جزمه بالاول فليبه بالخليه فارسي اما مستواتر لفظاً پس گویم کہ درصاً

شدن قرآن مجید از آن نبی صلعم و جاری بودن آن بر زبان آن علیه الصلوٰة والسلام شکی و گمانی نیست
یعنی همه کس بیکان میدانند که از زبان وحی تر جانش خبر بیان یا منت و این امر نزدیک ما خود ظاهر است
لیکن نزدیک غیر ما یعنی مخالفان دین اسلام پس بسبب تواتر خبر از اهل اسلام همه آنان بروشکی است
ندارد که چنین گروه کثیر همه و سراسر آنان بر کذب متفق شوند پس ازین ره غیر ما را نیز علم بالجزم باین امر
حاصل میشود چنان علم جازم که نزدیک آن نمی آید شکی از شکوک پس گوئیم که آنان یعنی سراسر و سربلای اسلام
آنچنانکه اتفاق کردند برین خبر یعنی صدور قرآن مجید و جریان آن از زبان آنحضرت صلعم همین سان
اتفاق کردند بر صدور شدن معجزه فی الجمله و همه و سراسر اهل اسلام قائل اند بان بدون تفاوت در بیان
آن و در بیان اول صدور قرآن مجید از زبان آنحضرت و در وی معجزه بودنش پس هرگاه از خبر اول آنان
علم حاصل شد یعنی بعد و در جریان قرآن از زبان آن صلعم پس وحی نیست بجاصل نشدن علم بالمعجز
از خبر دومی آنان از برای آنکه در سیاق هر دو خبر تفاوتی نیست که از آن یکی را راست و دومی را کذب
تصور کرده آید آری هرگاه ذهن و فکر غیر اهل اسلام باشهبات آمیخته است پسین خبر یعنی معجزه بودن
قرآن مجید جزم و باور میکنند با آنکه بواحد کثرت قائلان که اتفاق آنان بر کذب احتمال ندارد نخستین خبر
یعنی صدور و جریان قرآن را باور میکنند پس بایسته و ناگزیر است بروی تخلیه یعنی ربانیدن اش نفس خود را
از شبهه مترجم گوید که استدلال مؤلف رحمه الله تعالی با ثبات معجزه بودن قرآن مجید مخبر متواتر اهل
اسلام نسبت آن کسان است که لفظ بلاغت آگاه نیستند از بهر آنکه آگاهان فن بلاغت بدریابش مراعات
مقتضیات مقام و احتواء اسرار ضمیمه که از هر کله اش بانگ تامل بر کشاده میگردد در دانستن اعجازش مخبر
بر چند همه متواتر لفظاً و معنی بود نیاز ندارد خود آشکارا بنگرند که اعجازش موجود است و هرگاه خود همه
عیان بود حکایت را در آن چه بار و اخبار را بهوید که درش چه کار و گذشت از اعجاز بلاغت آنان که
بمقاصد عالی رسالت که تندیب اخلاق و حسن معاملات و اخلاص طاعات و سودا کردن عبادات و تقابل
و توجه باطن نوی حضرت مبداء علی جلشان بود و افزون ازین مبادی این امور که ترکیب نفوس از
رذائل و تحلیه آن بالفضائل و ازالذم نگار سیات از مرآت ضمیر و دل بدوری کشیدن از فساد
دنیا می دون که مقدمات آن مقاصد عالی بود راه برده باشند اعجاز این آسمانی کتاب قدسی
خطاب همه بودی تر در یا بزند که در بیشتر مواقع در آیتی یا دوسه آیه اینهمه مقاصد حمیه و آرب عالی

برکنشاده است معجزیت این جاویدی معجزه آشکارا تر از خورشید در نیم روزی بنگرند درین صورت
 چنین را زور یا بان گشاده درون را سوی خبر متواتر چه احتیاج بهانا یا بجزان ازین هر دو روش
 محتاج اند بسوی تو اتر اخبار ثبت اعجاز این قدسی کتاب و کلمه فی الجمله در قول مصنف رحم صدور المعجزه
 فی الجمله شعر بعین معنی است که گویی از خرد مندان اعجازش بودید کمال بلاغت که از دائره مقدرت
 بشر خارج است دریافته اند و گروہی دیگر بودید احتواری و اشتمال این خداوندی کتاب مقاصد عالیہ
 مذکورہ را و گروہی بوجہ دیگر پی باین راہ برده اند الغرض ہمہ و سراسر در باب خرد با سعادت کیزان
 والا بمقتضای ارادت ازلی و مشیت لم یزلی خودش آنان را در روز زائل نیک و روزان و سعادت
 اند و زمان مقدر کرده است در معجزہ بودن قرآن مجید متفق اند و اہل ملطن ارباب تصوف اعجازش باین
 راہ دریافته اند کہ بهانا ایزدی گفتار طبری بطبی و ارمو یعنی ظاہر معنی اش شریع و نوامیس و طرق عبادات جسمانی
 امورست و باطن و فحادی آن بشوارق معارف و بوارق لطائف تابش گاہ روان افروز پس اعجازش
 ازین روہم ہویدا و اندو در تفسیر آن دلاویز گفتار با کہ جان بفریبید و بشیندن آن دل از سپکری
 خواستہ دینی آرزو و ہا بر شکبند بر زبان و در نامہ رسانند و این ہنگام مصداق این بیت ہمین دینی
 معجزہ آسمانی کتاب راست در دل می نشیند سخوری می فرماید بیت بہار عارض جانش دل و جان
 تازہ میدارد و بزرگ اصحاب صورت را ہوار باب معنی را و و دانش گشایان ہمہ وجوہ را فرہم و نیز
 ہر کیے را جدا گانہ و نیز بیہیستن سراسر وجوہ و رہبر و شماسے اعجاز معجزیت آن راہ بردند نظیرین فرمود
 صدور المعجزہ فی الجملہ یعنی معجز بودنش متفق علیہ و مجمع علیہ است و وجوہ آن بعدت و کثرت این بود
 گفتاری کہ خامہ را بی خواستہ از زبان چکبند نامہ اش پندیدہ در نور خودش کشید و اللہ علیہ السلام
 آرو و لیکن دوسری قسم اثبات معجزہ رسول اللہ صلعم کی خبر متواتر لفظاً یعنی خبرین سب معجزہ دینی
 اسمین لفظاً اور معنی متفق ہون پس ہم کہتہ ہیں کہ شک نہیں ہمارے ہونے میں قرآن مجید کے نبی صلعم
 سے اور جباری ہونے میں اوسکی زبان سے آنحضرت صلعم کی ہمارے نزدیک اور ہمارے سوا اور
 کہ نزدیک ہی لیکن ہمارے نزدیک تو خود ظاہر ہے اور ہمارے سوا اورون کے نزدیک بوسیلہ
 خبر متواتر کے سارے اور تمام مسلمانوں سے جسکی نسبت جوٹ پر متفق ہو جائیگا احتمال ہی نہیں ہو سکتا
 یعنی شتر قاور غبار لاکھوں بلکہ کروڑوں آدمی کا ایک جوٹ بات پر اتفاق کر لینا احتمال کے قابل نہیں

چہ جیسے علم جازم کہ وہ خود محال عادی ہے پس اس سبب یعنی موجود ہونے خبر متواتر کے ہمارے غیر
 کو بھی ایسا علم جازم حاصل ہوتا ہے جس کے پاس شک آنہیں سکتا پھر میں کتاب ہوں کہ سب اہل اسلام
 سراسر اور سب جیسے کہ اس صادر ہونے اور جاری ہونے پر قرآن مجید کے رسول اللہ صلعم کی زبان
 سے متفق ہیں ایسے ہی متفق ہیں اور صادر ہونے معجزہ کے فی الجملہ اور اون دونوں باتوں کے
 قائل ہوں تفاوت اور فرق درمیان ان دونوں کے یعنی اہل اسلام سراسر اور سب جیسے کہ
 متفق ہیں اس امر پر کہ بیشک قرآن مجید خدا کا کلام رسول اللہ صلعم کی زبان سے صادر ہوا ویسا
 ہی بے تفاوت اور بلا فرق بالاتفاق قائل ہیں کہ رسول اللہ صلعم سے معجزے صادر ہوئے ہیں
 یعنی قرآن مجید اور دوسرے معجزے معنی نر ہے کہ فی الجملہ سے مراد یہ ہے کہ سوائے قرآن مجید کے
 باقی معجزوں کے باب میں حجم غیر کا اتفاق اگرچہ کسی خاص معجزہ کی نسبت اتفاق ہو مگر اصل صدور
 معجزات میں متفق ہیں کہ بیشک و یگانہ حضرت خاتم الانبیاء صلعم سے معجزے صادر ہوئے ہیں۔ پس جب
 حاصل ہوا علم جازم اونکی پہلی خبر یعنی صدور اور جریان کلام از دی جلشانہ کی پس کوئی ایسی وجہ
 نہیں کہ جس سے اونکی اخیر خبر یعنی قرآن شریف کے معجزہ ہونیکا علم جازم حاصل ہونو کواسطے کہ ایک
 خبر متواتر کو تصدیق کرنا اور دوسری متواتر خبر کو نہ ماننا اور اس سے علم جازم ہونا تر جمع بلا مرجح
 ہے اسواسطے کہ دونوں خبریں کچھ بھی تو تفاوت نہیں ہاں ہمارے غیر کا ذہن اور فکر اگر شبہوں
 سے بہرا ہوا ہو تو واسکو لازم ہے تخلیہ یعنی اپنے ذہن کو شبہوں سے چھوڑنا اور دھون اور صلوات
 عناد سے پاک رکھنا۔ مترجم کتاب ہے کہ مصنف صاحب رح کا استدلال یعنی برہان اور حجت لانا براد
 ثبات کرنے معجزے قرآنی کے سبب خبر متواتر لفظاً اور معنی کے لجاما اور نسبت اون لوگوں کے
 ہے جو فن بلاغت سے آگاہ نہیں اور نہیں تو فن بلاغت کے کامل ہاں خود بے وسالت خبر متواتر کے
 مقصدیات بلاغت کے مراعات سے جو اس آسانی کتاب میں غایت در حد یہ ہے ایسے کہ انسان کی عقل
 اوسکے تمام اور کمال کے جان لینے سے عاجز اور در ماندہ ہے اور نیز کلمات کی نظر سے کہ ہر ایک کلمہ کا
 اسرار مخفیہ پر مشتمل ہے جو توڑے سے تامل اور فکر سے خود کلمہ لجا تا ہے پس انکے نزدیک ہوسید کمال بلاغت
 کے جب اس مقدس کتاب کا معجز ہونا خود ظاہر اور موجود ہے در نہ صورت ایسے کا ملو کو اگر انصاف
 کا راستہ نہ ہو لین خبر کی طرف خواہ متواتر ہو خواہ خبر آحاد کیا حاجت ہے خود مشہور ہے عیان راجح

اور ان کا ملون کے سوا وہ ارباب فہم اور اصحاب خرد جو رسالت کے مقاصد عالیہ اور تار ب
 کلیہ سے بخوبی آگاہ ہیں یعنی جانتے ہیں کہ رسالت سے مقصد یہی ہونا ہے کہ ایک پاکیزہ نفس کامل
 انسان اللہ تعالیٰ کی جناب سے ایک امت کی یا سب امتوں کی تعلیم کے واسطے مقرر اور برگزیدہ
 ہو کر آوے اور انکو یعنی مبعوث فہم کو بری فحورن اور ناپاک عادتوں سے اور بد معاملوں
 سے پاک صاف کرے اچھے اخلاق سے مہذب ہونا اور حسن معاملات کام میں لانا اور گناہ اور شرک
 اور کفر اور فسق و فجور سے بچ کر اچھے عقیدے اور نیک خصلتیں سیکھنا اور کام میں لانا اور دنیا و
 اس کے زخارف سے کراہت کرنا اور آخرت کی رغبت رکھنا اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف متوجہ
 ہونا اور اسکے سوا ایسی ایسی باتیں اور ایسے ایسے کام تعلیم کرے کہ جن سے دنیا میں بآرام نیک نام اور
 آخرت میں بہشت کی نعمتوں اور ابدی حیات سے شاد کام رہیں اور کسبھی اوکو غم اور طلال اور
 موت سے بچ اور دکھ نہ پہنچے پس یہ مقاصد عالیہ کہی گئی آیتوں قرآنین بلکہ بعضی جگہ صرف ایک
 آیت میں ایسی خوبی سے بیان ہوئے ہیں کہ جن سے نیک سمجھہ بالانصاف آدمی جسکا دل تعصب کی
 کدورت سے پاک صاف ہو بالیقین جان سکتا ہے کہ بیشک یہ خداوندی وحی دائمی معجزہ ہے انسان
 کی قدرت اور طاقت سے بالکل باہر چنانکہ میں مترجم اس سالہ کے ختم ہونیکے بعد ضمیمہ اور حلقہ کے
 کئی آیتوں کی تفسیر سے یہ بات اظہر من الشمس آنگہوں والوں کو دکھا دو گھا انشاء اللہ تعالیٰ پس
 کامل عقول اور روشن طبیعتوں کو اسکے اعجاز کے دریافت کرنے میں خبروں متواتر اور خبروں آحاد
 کی طرف ہرگز ہرگز احتیاج نہیں اور سوا اسکے ارباب معارف نے بغوا سے اس حدیث کے کہ ہرگز آیتوں
 کی واسطے بطن اور ظہر ہے یعنی سوا سے معانی ظاہری کے ان ہی کلمات میں معرفت اور حقیقت کے
 اسرار ایسے چھپے ہوئے ہیں کہ جس سے راہ خدا کا طالب کامل عارف بن سکتا ہے ظاہر کلام تو بہکو شریعہ اور
 نوا میں اور عبادتوں جسمانی کا راستہ بتاتا ہے اور باطن اور سکا وہ اسرار اور خواہ مض تعلیم کرنا
 ہے کہ جس سے عقل کو روشنی اور روح کو خوشی حاصل ہو کر اس جہان ناپائیدار کی ہوسوں اور خواہشوں
 سے جوڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف کینچتا ہے چنانکہ تفسیر عارف کامل حضرت نجی الدین بن العزنی رحمہ
 صاف موجود ہے اور سوا اسکے اور تفسیرین اہل معارف کی اس مطلب کے کفیل اور قرآن مجید کے
 دائمی اور ظاہر معجزہ ہونیکے دلیل ہیں اور جب اس قسم کی تفسیرین مطالعہ میں آتی ہیں تو بے شک

اس مشہور بیت فارسی کا مصداق یہی مقدس کلام مجہدین آتا ہے شاعر رحمۃ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
 ہمارے حاضر حسرت دل و جان تازہ میدارو بزرگ اصحاب صورت را ہوا رباب معنی را ہی قرآن
 مجید یعنی رنگ ظاہری کلام سے اور باب شرائع کو تعلیمات قدسیہ سرور ابدی اور حیات دائمی کتبنا
 ہے اور پوسے جو اسی رنگ کے ساتھ ہے نفس ناطقہ کو معرفت کی لذت میں غرق کر کے زندگانی
 جاویدی عطا کرتا ہے حاصل کلام حضرت مولف رسالہ کالفظ فی الجملہ سے یہ ہے کہ وجوہ اعجاز اور
 دلائل معجزیت کی متعدد دلکین نفس معجزیت اور اصل اعجاز واسطے خاص و عام کے منجبر متواتر لفظی
 اور معنوی ثابت اور مستحق اور سب کاملون اہل اسلام بلکہ عموماً مسلمانوں کا متفق علیہ ہے یہ تہوڑا
 سا کلام قلم سے بے خواستہ ٹپک پڑا یہیہ احباب کیا گیا کہ اس ترجمہ کے دیکھنے والوں کو اس سے زیادہ
 ہوئے بعون اللہ تعالیٰ وہو المستعان عملی اما الخبر المتواتر معنی فنقول ان المعجزات الکبریٰ
 التي ضبطها الاصحاب باسنادھا المختلفة اربعة آلاف واربعمائة واربعون والذکر
 منضبط باسناد متعددہ کا دان سیلغ اسناد بعضھا حد التواتر فحصل من تلک الاخبار
 المختلفة العلم بالقدس المشترك منها وهو کون هذا الشخص ذامعجزاً فی الجملة وذلك
 کاف فی ثبوت نبوة وان لم یعلم خصوص المعجزه اذ لا دخل للخصوصية فی اثباته لان الجزم
 بالمعجزه اذا الفهم بدعوى النبوة جزماً بثبوت النبوة وان لم یعلم خصوص المعجزه وبالجملة
 لا یفید الخبر بکماله خبر شياً من العلم الا اذا کان محفوظاً بالقرینة او کان متواتراً لفظاً ومعنیاً
 والجميع متفق فی الاخبار بمعجزات هذا النبي واذا احتل عدم افادة العلم من خصوص کل من
 الثلاثة فلعلمک بانضمام الثلاثة بعضها الی بعض فانه یفید العلم جزماً فارسی اما خبر متواتر معنی
 پس میگوئیم کہ معجزات و کرامات یعنی خارق عاداتیکہ از حضرت خاتم الانبیاء صلعم در معرض تحدی و
 معارضه ہویدائی رسید و آنرا معجزه نام اقتاد کہ عاجز کرد و زبون کرد و متحد یا زانو خارق عادات
 دیگر کہ در غیر معرض معارضه و مقام تحدی بہ پیدائی در آمده و آنرا بنام کرامات تعبیرت چار ہزار
 و چار صد و چهل اندان قدر بہ کہ اصحاب تدوین باسناد مختلفہ در حیز ضبط آورده اند و ہناد
 بیشتر ی از مینا قریب است کہ مجد تو اتر رسید پس ازین اخبار مختلفہ قدر مشترک فیہ یعنی انچہ کہ ہم معجزات
 در آن مشترک اند صاحب معجزہ بودن ابن شخص یعنی رسول خدا سید الانبیاء صلعم است پس با این

مشترک فیہ علم جازم حاصل میشود در چند خصوص معجزه دانسته نگردد از بهر آنکه خصوصیت را در معجزیت معجزه
داخل نیست که بان ثابت شود از بهر آن که علم جازم بصدور معجزه هر گاه با دعوی نبوت منضم و مقرون
شود ثبوت نبوت را مسترد و منقح میکند در چند خصوص معجزه دریا نماند و در باجماع نفس خبر ازین حدیث
که خبرست مفید علم بجزی نمیشود و علم جازم حاصل نمیشود صرف از نفس خبر گر وقتیکه آن خبر محض و نقل
بود بر قرینہ مصدقہ یا آن خبر متواتر بود خواه متواتر لفظاً و معنی یا صرف متواتر معنی و این بر سه مؤلفات
متحقق اند در اخبار معجزات این بنی صلح یعنی لغتی را قرینہ مصدقہ با خبر پیوندیده علم جازم می بخشد و حتی
در دیگر اتواتر لفظی و برخی دیگر اتواتر معنی آنچنانکه اندکی پیش ازین برگزیده آمد و هر گاه احتمال فائده
ندادن هر یک ازین ثلثه مذکورہ بجایگانگی و انفراده بدل رسد پس لازم گیریم سه را به پیوند دادن
با چهارگرو و یکجا کردن یکے با دیگری تا فائده کند علم جازم را ابرو و لیکن خبر متواتر معنی پس من کما یون
که تحقیق معجزه و اور کر استین که جنکو اصحاب نے مختلفہ سندون سے جمع کیا ہے چار ہزار چار سو چالیس
ہیں اور اکثر ان معجزون اور کر اتونین سے متعدد سندون سے منضبط ہیں ایسے کہ قریب ہے کہ
بعضو کئی سندین تواتر کی حد تک پہنچ جاوین پس ایسی مختلف خبرون سے ایک قدر مشترک کی نسبت علم
جازم حاصل ہو جاوے اور قدر مشترک عبارت ہے ایک ایسے امر سے جو ساری خبر و کما حاصل مقصود
ہو جیسے اس جگہ صاحب معجزہ ہونا ان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافی اجملا اور یہی امر کافی ہوتا ہے نبوت
کے ثابت ہو جانے کے بابین اگرچہ خصوص معجزہ نجانا جاوے اسوا سطلے کہ معجزہ کی معجزیت میں خصوصیت
کو تو دخل ہی نہیں یعنی کسی قسم اور کسی فن سے ہو مگر دوسرے آدمی سوا سے دعوی نبوت کے وہ کام
لانہ سکین او سکی مانند لانے سے سب عاجز ہوں جیسے کہ اس سے پہلے ذکر کیا گیا اسوا سطلے کہ معجزے
کے علم جازم کے ساتھ جب نبوت کا دعویٰ مجاوسے تو نبوت کے ثابت ہو جانیکا پہل دیتا ہے اگرچہ
بالخصوصیت وہ معجزہ جانا نجاوے اور باجماع خبر اس حدیث سے کہ خبر ہے علم باجماع کے مفید نہیں ہوتی
مگر استوث کہ قرینہ مصدقہ پر مشتمل ہو یا متواتر ہو لفظاً اور معنی اور یہ سب متحقق ہیں معجزوں کی خبرون
کے جو ان بنی صلح کے معجزون سے دی گئیں اور جب احتمال ہو علم جازم کے حاصل ہونے کا ہر وہ
سے ان تینوں میں سے تو لازم ہے ان تینوں کو جمع کر لیا یعنی ایک کو ساتھ دوسرے کے ایک جگہ کر لیا
تاکہ ان تینوں کے مجموعے سے علم باجماع حاصل ہو سکتی و ہذا بخلاف معجزات ساؤ الا نبیاء فان

اخبار معجزه انچه رسولمان تاکنون محفوظ با بقدرینه لا غیر فانظر ایها العاقل بعین الانصاف اذ
 لا یفتی لک علی الله حجة بل قد تعرجة الله علیک فی احد نبوة هذا البنی فانک اذا اردت
 النظر فی اصل المعجزة فعلیک بالنظر الی القرآن العظیم کما بدنا اعجاز الی یوم القیامة و اذا
 اردت النظر الی امثال سائر المعجزات فعلیک بالنظر الی کتب الاصحاب المدونة لبیان
 المعجزات فان احتمال الهزل والهدیان لا یتصور بهذا المقدر خصوصاً عن الاعلام وعلیة
 بتحصیل یقین من الیقینین والنظر الی الاخبار بمعجزات سائر الانبیاء اذ لیس فیها الا بضم
 الحکایات فرجاً لا یفیدنا فضلاً عن العلم کلیم یتدرک الداقل الیقین بالشیخ فارسی و این
 بخلاف معجزات همه بنمیران پیشین روزگار است پس هر آینه معجزات آمان اگر تسلیم هم کرده شوند نیز این
 نیست که آن معجزات صرف شمل بر قرآن مصدق خواهند بود نه جز آن یعنی نه باخبار سواتره لفظاً و نه
 متواتره معنی پس بنگر ای شهید مدیده انصاف و چشم داد پسندنا باقی نماند ترا بر خدا تعالی حجتی بلکه
 حجت خداوندی بر تو تمام شد در باره ثبوت نبوت این بنی صلعم پس هر گاه خواسته باشی دیده کن
 سوی معجزات پس بر تو ناگزیر است نگرستن سوی قرآن مجید آنچنانکه بیان کردیم معجزه بودن و فرج
 بر کشودن آن تا یوم البقره است تا خبر روز و بر گاه اراده کنی نگرستن سوی همه معجزات دیگر یعنی
 معجزاتی که سوا ی قرآن مجید هم از آن سید المرسلین صلعم هویدائی رسیده پس بر خود دیگر خواندن
 کتب اصحاب پس هر آینه احتمال نزل و پزیران یعنی باین اندازه برزه گفتاری کردن و بشوریه
 سری گفتار کشادن باین اندازه تبصروخی گنجینه و صا از ناموران و فرازین ربثان پس لازم گیر
 بیک یقین از دو یقین یعنی یک یقین معجزات رسول الله صلعم که در کتب مصنفه مشهوران بالصدق
 و ناموران گرامی بایه شناختگان با شمار و انساب خودشان با همه تصریح بقید از مننه و استناد بنا سوا
 دیگر از کابر دین اسلام مذکور اند و یقین ثانی بعکس و نقیض یقین اول پس ازین دو یقین هر یقینی را
 که خواسته باشی برگزین و نظر کنشای سوی اخبار معجزات همه بنمیران دیگر که نبوده است در آن جز حکایات
 که با هنگام مفید ظن هم نبشوند حصول علم جازم خود و از تر و افردن تر از آنست یعنی هر گاه چنین
 افسانه افاده کن که فردترین پایه علم باشد نمیکند علم جازم که در رتبه تقصوی و درجه علیاست
 خود چه سان حاصل شود پس مرد و مرد شهید اول مگویند را بکنند یقین را شک و گمان مترجم گوید که

قول حضرت مصنف رسالہ رحمان اخبار معجز اتم و سلم را معنی چنین خیزد کہ اول کتب انبیاء پیشین کہ احبار
 نصاریٰ بترجم السنہ متعددہ چون عربی و فارسی و اردو و از عربانی زبان ترجمہ کردہ باشاخت آن
 در ممالک ہند در بذل جہد تصوری نکرده اند و آن ہمہ را با بیسمل نام گزارند ازین رو کہ نلم مدونان اصل
 و تصنیف و زبان تدوین آن بوجہ من الوجوہ معلوم نیست بلکہ جا بجا از کتب ہمہ عقین تفہمی در آید کہ تدوین
 و تالیف آن صحف پس از مدو در اعصار مستندہ و انقضاض از مدو طویلہ صورت بست نظر بر این قابلیت آن
 ندارد کہ تسلیم کردہ شوند از بہر آنکہ اگر بر حکایات و سلسلہ اسفانہ حاضر بہمین نظر کہ در کتابی مرقوم
 ہر چند نام مصنف و زبان تصنیف ہم قطع نظر از استاد دریافتہ نگردد و قابل قبول و واجب التسلیم دانستہ
 شود منافسانا سے مندرجہ کتاب قصہ حاتم طائی و انسانہ امیر حمزہ و الف لیلہ و بوستان خیال را
 ہمہ راست و سلسلہ بہ پیدائی کشیدہ و بوقوع در آمدہ بی کاست ندانستن از چہرہ و بود و بلکہ ترجیح بلا
 مرجح آید چون ہر دو در مجہول الحال و نامعلوم الاسم بودن مدونان و دانستہ نشدن تطبیق و تکرار
 باصل حال محلی عمدہ برابر اند و برین تقدیر با بیسمل را کہ در میزان نامعتبری با کتب اسفانہ مذکورہ سیدہ
 تسادی اندیز رفتن و واجب الادعان دانستن و مذکورہ کتب اسفانہ را باور نکردن بر چہ بنا بود
 پس یا ہر دو را بتصدیق و اخذ عان برسجد و یا ہر دو را از پایہ اعتبار بردارند درین صورت بکتب
 سیر اسلامیہ کہ مدونان مشہورین بالصدق و العدالتہ با سناد موثقہ و اعتماد کامل نگارن ہستند و
 ضعف راوی یا قوت آن آشکارا بر گزار دند و علاوہ برین بزرگان دیگران مندرجات را تنقید کردند
 و سہ از ما سہ کہ سہواً از مدونان کتب بہ تحریر در آمدہ باشد جدا نمودند با ظہار ضعف یا موضوع بود
 آن روایت آنچنان کہ از کتب احادیث و صحف سیز نگردگان بانصاف این معنی آشکارا تر میکشاید
 پس برین معتدات و مستندات بتنفید رسیدہ دیدہ ناگشادان و از مندرجات آن چشم بر بستہ معجز
 سرور پیغمبران را شکوک فیہا لگمان بردن و بچنین رشتہ پندار و باطل و ہم گرواب انکار رسالت
 و جہود نبوت انحضرت خاتم الانبیاء صلعم افتادن و خود را بدریای مرگ نیز ابدی شقاوت غرق
 کردن راست اندیشی را خواستہ بنودہ است ایزد تعالیٰ ہمہ را دیدہ راست بین عطا کند کہ رہ
 بجای بر ند اللہم آمین اُردو و اور بیہ یعنی رسول اللہ صلعم کے مجرے دوسرے پیغمبروں کے
 معجزوں کے برضلاف بین اسواسطے کہ بالتحقیق اگر انکے معجزوں کی خبرین تسلیم ہی کر لیا وین پس

سوا اسکے نہیں کہ یہ خبریں صرف مشتمل ہونگی اور پرزینہ کے یعنی اعتبار کرنا ایسی خبر و مکالمہ صرف اسی وجہ سے ہوگا کہ ایک قرینہ سچ ہونے کا موجود ہے اور بس یعنی نہ اخبار متواتر لفظاً نہ متواتر معنی میں اسے ہوشیار دانشمند انصاف کی آنکھ سے دیکھتا کہ تیری حجت اللہ سبحانہ و تعالیٰ پر باقی نبی بلکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حجت ان بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ثبوت نبوت کے باب میں تجھ پر ثابت ہوگئی پس اگر اصل معجزہ کو دیکھنا چاہے تو قرآن مجید کو دیکھ لے جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ اولیٰ معجزیت قیامت تک باقی ہے اور جو اسکے سوا دوسرے معجزے آنحضرت صلعم کے دیکھنا اور دیکھ کر ناجاہے تو کتا بین اصحاب تصنیف کے جو معجزات کے بیان میں موجود ہیں دیکھ لے کہ یہ ہودہ گوئی اور بیکار باتیں بنانے کا احتمال نہیں خصوصاً ایسے نامور عالموں سے پر تجھ لازم ہے دو یقینوں میں سے ایک یقین یعنی یا تو یقین سچ کا یا جھوٹ کا اور پہ نظر کرنا طرف خبروں معجزوں اور دوسرے پیغمبروں علیہم السلام کے سوا سطلے کہ اول خبروں میں سوا حکایتوں کے اور کچھ نہیں پس اکثر اوقات ایسی حکایتیں ظن اور گمان کی بھی مفید نہیں یقین اور علم جزئی تو اس سے بڑھ کر ہے پس عقلمند آدمی کیونکر جھوٹ سکتا ہے یقین کو ساتھ شک کے مترجم کہتا ہے کہ مصنف رحر کا یہ قول فان اخبار معجزاتہم لوسلم کے معنی یہ ہیں کہ کتابیں معجزوں اگلے پیغمبروں کی ہلکوسچی عالموں نے بہت کوشش اور اپنے زعم میں کمال تصحیح کے ساتھ عربی اور فارسی اور اردو زبان میں ترجمہ کیا اور سارے ہندوستان میں پہلائی ہیں قبول کرنے اور مان لینے کے قابل ہرگز نہیں کہ سوا سطلے کہ اصل کتابوں کے جتنکے یہ ترجمے ہیں مصنفوں کے نام بھی مذکور نہیں کہ کس نے اور کس نے مانے میں تصنیف فرمائیں بلکہ تورات کے ملحقات سے ہی سمجھا جاتا ہے کہ حضرت موسیٰ کے زمانے کے بعد جب مدین گذر گئیں یہاں تک کہ کوئی آدمی انکے مقبرہ کا بھی نشان نہ دے سکا تھا ہوئیں اور ایسے ہی اناجیل اس صورت میں ان کتابوں کو ایسے مجہول مصنفوں اور نامعلوم زمانوں کی تصنیف کی ہوئیں گو کیونکر مان لین خود انصاف فرمائیں اس صورت میں ایسی معتبر کتابیں قبول اور تسلیم کے لائق ہیں جتنکے مصنف علم اور زہد اور تقویٰ اور دینداری اور خدا شناسی میں مشہور ہوں اور انہوں نے معتبر سندوں سے راوی اول تک یہ سلسلہ پہنچایا ہو اور پھر تصنیف اور تالیف کے بعد دوسرے نامور عالموں بر سیر گاروں نے انکے مندرجات کو کمال

دقت اور رغایت تحقیق اور انصاف سے پرکھ کر جس روایت کا کوئی راوی ضعیف یا باہواوکی روایت کو ضعیف کہہ دیا ہو اور جس روایت کا پتہ پتہ یا باہوا اپنے اون قاعدوں اور قانون سے جو واسطے پرکھنے کو ملے کہرے حدیثوں اور محقق اور مشہور روایتوں کے ٹرائی میں برحلاف پایا کہہ سکے باب میں بیان کر دیا کہ یہ موضوع ہے یعنی بنائی ہوئی ہے اب دیکھنا چاہئے کہ مصنف اور مروی ایسی کتابوں کے کیسے سچے اور کیسے امور میں بہرین کہتا ہوں کہ نظر کمال تحقیق علماء اسلامی نے ایک فن خاص ایجاد کیا یعنی اسرار الرجال کہ جس میں راویوں کے نام اور القاب اور اون کے سارے حال کے مضبوط حافظے والے تھے یا کہہ ہی ہو میں پڑ جاتے تھے مذکور میں یہاں تک کہ جب کہ کسی کو دریافت کیا کہ یہ راوی کسی حدیث کو اپنے پاس لکھ کر لکھتا تھا تو اس خیال سے کہ شاید اسکے حافظہ میں ضعف ہو گا او کسی روایت کو ضعیف سمجھا اور اسکے سوا جب تک کسی روایت کو دوسرے راویوں کی روایتوں سے مضبوط نہ کر لیا نا ناب دیکھنا چاہئے اہل اسلام کی احتیاط اور کمال کوشش کو بنا علیہ ایسی مستبر کتابوں کی نسبت یقین نہ لانا اور انکے مندرجہ مذکورہ مشہورہ اور مشکوک گمان کرنا بلکہ بے دلیل اور بے حجت انکار کرنا کو نئے انصاف کا مقتضا ہے اور کو کسی ٹھیک سمجھ کا نتیجہ ہے انصاف تو یہ ہے کہ جمہول مصنفوں کی کتابوں کو چھوڑ دین اور جو صرف اسی بہرہ سے پرکھ اگلے زمانوں کی کتاب میں ہیں ہر چند انکی تصنیف کا زمانہ محض جمہول ہو اور مصنف کا حال تو برکت نام بھی معلوم نہ ہو انکے مندرجات کو یقین کے قابل سمجھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ اس لحاظ اور ایسی سمجھ سے جتنی کہانیاں کہ حاتم طائی اور امیر حمزہ اور بوستان خیال اور الف لیلہ و کلید و منہ آؤ انکے سوا بقدر کہ ہندوون نے دہرنگی بنائے ہیں چونکہ قصوں اور کہانیوں کی کتابوں میں موجود ہیں بے شک واجب التسلیم اور ضروری الیقین ہو سکتے ہیں اور نہیں تو ان دونوں قسم کی کتابوں میں سے جبکہ مضمون مندرجہ کے مطالب ساتھ اصل حال اور نفس الامر اور واقعہ کی صفات اور سچی دلیلوں سے پائی جاوے ایک قسم یعنی کہانیوں کی کتابوں کو صرف ایک کپ اور یک سمجھا اور دوسری بعینہ ایسی کتابوں کو جبکہ بیشک اور بے گمان ایسا ہی حال ہو الہامی کتابیں کہنا اور انکے مندرجات کو مہر بہر سمجھا جانا اور بیشک اور شہدہ کو اون سے دور سمجھنا کس ہو شیماری اور عاقبت اندیشی اور دنیاداری کا اثر ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ لے سکودرست فہم اور نیک سمجھہ بخشے اور سیدنا

راسته و کما و سه آیین عمری فالحمد لله الذی هدانا لهذا وما كنا لنهتدی لولا ان هدانا الله
 فارسی پس همه ستایش مر خدا را که راه راست بنمود ما را بسوی این و بنودیم ما که راه یا بیم بود
 آن اگر ما را راه نمودی او تعالی جلش آن در و بسبب تعریفین بین ایسه خدا تعالی که او حسن است
 بعین سید با رسته و کما یاطرف اسکے اور ہم نمتے کہ سید با رسته یا وین اگر الله تعالی جلوسید با
 رسته نہ بتانا عمری هذا اما اردنا اید ادا طلبا للاختصاص اذ فیہ الکفایة لاهل الانصاف
 ومن اراد الاطلاع علی تفصیل الادلة فیها فعليه بمطالعة مطولات الاصحاب فارسی این
 آنچه که ما آورده نش درین نامه درخواستیم به پڑوش و جستجوی کوتاها گفتاری از بهر اینکه بسندست
 داد پسندناز او هر کس که آگش خواستار بود که رهبر ما و فرود ما را بر کشاده و بزنگافته دریا بر پس
 بر خود گیر دنگاه کشادن بر درازیده نامهای دیگر اصحاب یعنی دیگر نامه های که در آن رهبر ما
 بسین پیغمبری حضرت خاتم الانبیا صلعم بدلائل که خود پسند و مورد دیده در با انصاف بر دل خود
 نگار بند و باشکارترین برگذارش بر سروده و بهویدایمی همه بر کشاده و و مانوده اند بگرد که همیشه
 ترو آشکارا پیش آگش آرد گاه اگر نیز دانی خواست بر راه یافتن اش روایمی یافته باشد همانا
 بر راه آید و بر بهنجار کج گام فرسان شود پس آنگاه بکشاید او را آنچه بکشاید و یزدان والا است بر بیک
 توانا و به پنهان شده رازها و انا و بسوی او است باز گردیدن همه هستی دران از فرزین و
 فرودین جهان و دست یگانہ خدای هستی و با فریش آرنده فزای و پستی میکند بر چه میخواهد
 وحی بخشد بر کرامی خواهد مترجم گوید یزدانش بیام ز او بردانش پز و بان باخرد که دانش در گوهر
 و طبعی با همز دارند به پنهانی مانا که این گزیده نامه خردی گفتار است گفتار آرا بر سزیده نگار است
 دانش را در ما بر کشا نویسه گران را که مناظران باشند آموز گاری سوے راسته بهنجار الزام
 خصم را بهنگامه در اثبات نبوت و بهوید کردن سروری رسالت حضرت فزاین رتبت **ع** سرور
 مرسلان پاک گم و جز خداوند از همه برتر و اولین نقش خامه هستی و سر آغاز نامه هستی **ع** مصطفی
 برگزیده یزدان و کسب گنهای راز نمان و پاک گفتار پاک شرکدار و برگزین کرده جهان دادار
 پاک گوهر محمد عزیزی و یکی و با شمی و مطلبی و که از مقدسش فزوزان بود و طیب از مقدسش در خزان
 از خدایش و رود و جوییدان و تا جهانت و هست و بود جهان و اولاد انشی خرد گستر فزانه تا بان

گوہر گفٹار آرای دانش نگار ہنر سرمایہ برکشادہ گفٹار کہ خدای جہانش گزیدہ مزدار زانش فرماید
 راز پاک میفرد با بر بخش برکشادہ نگارش بست و سخن بفرزادگی برکشادہ یزدانش فرودمان دانش
 و بر راستی خواستار ان بر فرزند بده کنش منعی نہادہ داد گفٹار آرای دادہ خوش بیانی را در پٹا
 ہرکشادہ ہر ہر سرودہ اش شایستگی آن دارد کہ خرد پتر و مان بردل نگارش بندند و فرزندگان
 دادمش کار نامہ خردش پسندند مانا اثر ن اشارات در حجاب عبارات پنهان داشتہ
 و شکر ن اسرار را ہویدا کردنش سر بر افراشتہ باز کشادہ ن بر بستہ ہائیش بے آنکہ راز در پٹا
 نغفہ راز ہا برکشادہ کشادہ اش گرد و لغتی بد شواری بودہ بنا برین خرد کشای پردہ آرزو
 اسرار آن برکشادہ انیک کہ ایزدی توفیق بکارم بود بفرز مان والا سردری کہ نام نامی
 اش در رو گاہ ہمین ترجمہ برنگاشتم برکشادہ ترجمہ را با فرزایش انچہ در ہنگام نگار بستن
 ترجمہ بردلم سخت ہویدا کنی لغتی از راز ہا بر شمر دم و زوداہ پیش آمدن گزیری کار با آغاز
 بیابان بردم اگر چہ دل منخواست کہ ز نیرہ گفٹار در باز کشادہ مقصود لغتی بیش ازین برکشادہ
 آید اما موافقی و عوائقی کہ باز کشادہ نش را ہنگام نیست ازین کارم باز داشت اکنون اگر خواستہ
 توانا خداوند دانا خداست رسالہ دیگر کہ بعنیمہ و ملحقہ اش نام برگزاردم برکشادہ تر بزنگارم کہ یادگار
 ماند دانش خداوند دانش خوش کنند خرد خدیوانش پسندند یزدان کار ساز برین ستودہ
 کارم پیشیدہ مزدار زانش فرماید و بکلید آسانی فیض در ہاے بستہ کاریم برکشادہ تخمین
 با و بکت حضرت سید المرسلین مصداق و ما اسرسلناک الا رحمة للعالمین اللهم صل علیہ
 و علی آلہ وصحبہ اجمعین و سلم الی یوم الدین و آخذ و عوانا ان الحمد لله رب العالمین
 و العاقبة للفقین اُرو و اور یہ ہے جبکہ ہم نے ارادہ کیا تھا بامرِ محقق لانے کے اس واسطے
 کہ اسقدر بیان میں کفایت ہے انصاف و الوتکو اور جو کوئی ارادہ رکھتا ہو مطلع ہوئیگا تفصیلی
 دلیلوں سے پس وہ شخص لازم کہ ہاے اپنے اور پر مطالعہ کرنا بڑی بڑی لغتی چوڑی کتابوں کا
 جو اصحاب تصنیف یعنی اہل اسلام کے زبردست پر نیز گار عالموں نے ایسے بیانون میں تصنیف
 کی ہیں اور ان کتابوں میں ایسی پاک و صاف عقلی اور نقلی دلیلیں لائے ہیں کہ جنکو عقل پسند
 کرتی ہے اور انکو والاشیک سمجھ اس پاک بن مضبوط شریعت کی سچائی اپنے دل اور سر کی آنکو سمجھ

آفتاب سے زیادہ روشن دیکھ لے امید ہے کہ سچے دین کے مطالب اور سید بارستہ ڈھونڈنے والے سچے دار بے تعصب کو اون کتابوں کا مطالعہ کرنا اللہ کا سچا بندہ بنا سکتا ہے اگر خداوند تعالیٰ جلتانہ نے اوسکی ہدایت چاہی ہو اسواسطے کہ اوسی نادرسطق نیگا نہ برحق کی قدرت کے ماتہینہ میں سب کام اور اوسکے ارادت ازلی کے بغیر کوئی کام ظہور میں نہیں آتا وہی ہے سبکا مالک اور وہی ہے اکیلا خدا کوئی اوسکا شریک نہیں اور محمد رسول اللہ اوسکے پیغمبر ہیں برگزیدہ دروہ بیجو اونپر اور سلام۔ آب اہل دانش ارباب دین کی خدمت میں مترجم خاکسار گنہگار عرض کرتا ہے کہ یہ مختصر رسالہ جسکا میں نے ترجمہ کیا اگرچہ دیکھنے میں بہت مختصر ہے جو نو رتوں سے زیادہ نہیں مصنف کامل عالم مدیم المقتیل فاضل مفقود البدریل رحمہ اللہ تعالیٰ نے جو مناظرہ کے فن میں باکمال ہیں اور رشانت عبارت اور ادای معانی اور بیان میں اونکو ایک ملکہ بریع حاصل ہے اس ایک کوزہ میں مطالب عالیہ کے دریا بہر دئے ہیں۔ سبحان اللہ یہ بھی ایک ظاہر سچا نشان ہے دین اسلامی کی سچائی کا اور سب دینونپر زبردست اور غالب ہونے کا اس تصریح سے کہ جس دین میں ایک ایک عالم ایسے ایسے رسالے مختصر تصنیف کر کے دین کے مخالفوں کو کھلا ہوا الزام دیکر بیٹو اور بے صر نہ گفتگو کرنے سے بستہ زبان اور برد و ختہ لب اور باکل مہبوت کر دئے اور سچے دین داروں کو صاف دکھلا دے کہ اسلامی شریعت کیسی سچی ہے جسکے سارے قانون اور سب باتیں یکجہی سمجھ والونکو دین اور دنیا کی خوبیوں سے آگاہ کرتی ہے اور دونوں جہان کی خوبیاں بخشی ہیں اور حقیقت میں یہ رسالہ ایک معجزہ ہے حضرت خاتم الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہ جنگی شریعت کے عالم معجزہ کے بیان کرنے میں معجزہ دکھاتے ہیں اپنی خوش بیانی اور عقلی دلیلوں کے لانے سے بیشک اور بے گمان مصنف صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کرامت کی ہے مگر انکی سچ بیانی زیادہ اوسوقت کملی کہ جب اس سالہ کی شرح بہت تفصیل اور توضیح سے لکھی جاوے اسواسطے اگرچہ دل چاہتا تھا کہ عبارت کے تحت میں مطالب عالیہ بیان کئے جاوین مگر مختصر ترجمہ کی کفالت جو مجہ مترجم بیچ میدان خاکسار نے کی تھی اوسمیں اختصار کلام سطح نظر تھا اسواسطے اب بارادت آئی جلتانہ اسی طرز خاص سے یعنی اول عربی عبارت اور اوسکے تحت میں فارسی ترجمہ اور اس ترجمہ کے تحت میں اردو ترجمہ ایک جدا گانہ رسالہ لکھونگا اور اس نوالیف جدا گانہ رسالہ کا نام ضمیمہ یا ملحفت

رکھو گا انشاء اللہ تعالیٰ اور اس رسالہ میں بیاہر نکات کہ بعثت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے
 شرک اور کفر اور قبیح رسوم اور غایت فسق اور فجور نے روی زمین کے ملکوں کو جنکا حال معلوم ہے
 گمیر لیا تھا خدا سے ہر بان نے اپنے بندوں کی ہریت کیواسطے خاتم الانبیاء بھیجا جسے توحید اور
 تہجد اور آلہی جلثانہ پیلائے اور کفر اور شرک اور زنا پاک رسوم شیطانی کا مٹو مٹو بالکل مٹا دیا اور ان
 خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خود مکمل تھے اپنے اصحاب اختیار اور اپنے آل پاک اور پانچ سار
 پیروؤں کو کامل بنا دیا اس واسطے اس رسالہ میں جسکی تالیف کا باعث و توفیق اور اعانت آلہی جلثانہ
 کے وعدہ کرتا ہوں اول اس وقت کے گروہوں کی ضلالت اور گمراہی تاریخی کتابوں سے ذکر کر کے
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل عالیہ اور مکارم اخلاق جس سے انکا خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ
 ہونا مدلل اور برہنہ ہو سکے معلوم ہو جاوے اور انکے سرآمد معجزہ یعنی قرآن مجید کے اعجاز کی دلیلین
 اور انکے باب میں پیشین گوئیوں انبیاء سابقین علیہم السلام کی ہیود اور نصاریوں کی کتابوں
 سے ذکر کر کے انکے اصحاب کبار اور آل اطہار اور اصحاب معارف و شعائر رضی اللہ تعالیٰ عنہم
 کے بالا جمال والا اختصار مدارج عالیہ اور مناقب رفیعہ بیان کئے جاوینگے جنوں اللہ تعالیٰ وہو
 المستعان تعز و ترجمۃ! ہسآلۃ بعون اللہ تعالیٰ بمرکۃ صاحب الرسآلۃ اللہم صل علیہ و
 علی آلہ وصحبہ اجمعین وسلم

تقلم بیچ رقم کترین محمد علی الکرآبادی



آخری درج شدہ تاریخ سر یہ کتاب متہ تعار
لی گئی تھی، مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کچھ نکتے

جہاد منہ سے کیا جاتا ہے

۱۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۲۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۳۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۴۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۵۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۶۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۷۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۸۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۹۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۱۰۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۱۱۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۱۲۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۱۳۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۱۴۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۱۵۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۱۶۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۱۷۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۱۸۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۱۹۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

۲۰۔ اگر ایک شخص کو کسی اور شخص سے کوئی جہاد منہ سے نہیں ہے

